

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب التوحید

نشان پست نشان

یعنی

اس دور و دور عالی کی بکارت کا کما حقہ منفع ہر لمحہ کی قیمتی مدد پر

مصنفہ
ریخت والدہ و شیریں

بکارت کی مدد کا کما حقہ و اعظم منفع ہر لمحہ کی قیمتی مدد پر

حیرت آرد و نہ کہچہ اجاڑے ملک کی سانی و فانی کی

کار و داراں کارخانہ و ملایا ہوئے

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۷

۱۸

[illegible]

یہ کتاب دسویں مئی اگر یہ ستر ہزار اس کی انگریزی کتاب وہ ان بٹوں وادی ہے
کا قلم درج ہو چکا۔ اسے سند اس کی کہ اب فراہم ایڈوانسٹی کا حصہ دوم بھیجا جائے گا
ہو تاکہ کلید لکھ سکے و کامیابی۔ نہ تھی۔ لیکن یہ ستر ہزار کے ساتھ فراہم کر دی گئی

یا دوسری طرح اس کتاب کی یہ چیز اور اسی کی یہ اس نام پر دوسری مرتب ہوئی ہوگی
 ہے کہ جو ۱۸۹۹ء میں اس کتاب کا بارڈر لیس کیا گیا اور اس کے بعد آئندہ ۱۹۰۰ء کا
 اس کے ساتھ اور بارڈر لیس کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کے ساتھ

[illegible]

مافی زبانا اسر گنار، کھانہ میں ہوتا ہے اور کچھ نفع دینا، انہیں الفاظ کو دیکھا
و اسباب سے پہلے ہو کر جو کہ اس کے ساتھ کہ اور دشمن کا دل دوسری میں لکھ دیا
جس کے ہیں اور وہ جس کی ہے

[illegible][illegible]

وصالِ نریمنی نشانِ نشان

دیباچہ

ایک طوائفی تار مود ہے۔ جو دنیا کے ہر ایک اندھ کے سچ سے گدہ بنتی ہے۔ اور ایک طوائفی ار مود ہے۔ جو تمام پیمانہ برگوں۔ دلوں۔ بکھڑوں اور ہنوں کی۔ تکیوں اور تعلیم و لغت کے سچ سے گدہ بنتی ہے۔ جس کا دنیا کی تاریخ میں ذکر آتا ہے۔ اور یہاں مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کے سچ سے گدہ بنتی ہے جسکی طاقت عظیم اور باخراہ تاسست ہوئی ہے۔ اور جو کچھ اور ہنوں نے کیا ان سے جو ہر اور ہنوں سے جدا کیے وہ مالکل قانون عالم کے منطبق ہوتے۔ اور جو کچھ ایک کر گیا ہے وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

یہی طوائفی ڈوہ آں سب لوگوں کی زندگی میں داہل ہو جا چکی ہے۔ جو ساری دنیا کی مسرت و فرت کے ایام میں یہی مامودی کو مردی سے اور کردی و طاعت کرنے بایاں صحت و نیا مائی سے اور بے آرامی کو کامل امن ان ہر قسم کی اداس کو بڑاں اور اداس سے مدیل کر دیا ہے۔

ہر ایک شخص اسے دانتے دیا نہ کر دیا ہے۔ یہاں سے اوزار بنا سے جس اور رلاتے ہیں۔ حال ایک طاقت ہے جس سے ہم تمیز کرتے ہیں۔ بگو کہ جہاں آتشیں ہیں۔ ہمرگی سے ہمرگی ہتی ہے اور ہمرگی کی ہمرگی کیماست کشتیں ہوتی ہیں۔ حال میں روحانیت کو جس قدر نظر ہو۔ اسی قدر لطف ہو اور اسے کام میں

اس طاققت اور فطر کا کمال

مہمب

اس باب کا مقصد یہ دینا ہے تمام حوادث بہتری کے لئے ہیں۔ ابھی دہیں ہیں
 راسی پر ہوتا ہے۔ اور باب ماسہ سرتا کی ہوئے والا اسے زعم میں حد وقت دہر ہے حالانکہ
 ایک کا دوسرے سے روتی اور اعلیٰ کا ساق فرق ہے۔ مگر کھر سی دونوں راستی فرما
 اور پہلے۔ کما ہے اسے حیالات کا منتہر ہے۔ اور یہ حالات ہر ایک کی زندگی کا
 حیرت انگیز نامہ ہے۔ لیکن اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیا اس زندگی کی مردی یا
 نامردی اس یاد کہہ۔ کا خیالی یا ماکھی پیدا ہے۔
 عوام کی ہر مانع کا منتہر سب ماقول کو اسی بنا دیکھنا اور اس کے صحیح رہنا
 کو بہتر کرنا ہے۔ حالانکہ اکی ہوئے والا ہی دسا دیکھو لہر سے دیکھتا ہے۔ ایک
 کی تہہ فرستتے ہوئے۔ اور دوسرے کا اوجک مادی سے تارک ہے۔
 بہر ایک است۔ لئے دسا اسے اندر داتا ہے۔ اس کی عمارت کا منتہر اس کے خیال
 ہے۔ ظاہر ہو گیا ہے بہتر نتائج کا منتہر اسے اس کے جہم فرستتے اسے لئے بہتر
 تیار کرتا ہے۔ اور جس حد تک یہ اسی بہتر بنا کر رہا ہے۔ یہ مابہر دینا کے لئے ہوتا
 ہے۔ حالانکہ ساری اسی محدود خیالی سے اسے لئے دور تیار کرنا ہے۔ اور جس حد تک
 یہ دور تیار کرنا ہے۔ اسی حد تک سب الہی مالوں کے لئے مابہر میں اسکو مدد دیتا ہے
 اس میں اور جہم ہوتا بہتر نتائج کے منتہر کا اور ساری کی حاجت کا مادہ ہے
 بہر گز یہ کہہ اسے لئے بہتر یا فتنہ تیار کر رہے ہیں اور جس حد تک اسے
 لئے ایک دوسری عمارت تیار کرتے ہیں۔ یہ مابہر دسا کے واسطے تیار کر رہے
 ہیں مابہر ہوتا ہے۔

مضبوط ہونا ہے۔ یہ روحانیت قائلوں کے مسلک ہے۔ اور یہ صفت کے اقصیٰ درجہ پر ہے۔

ہر ایک کے لئے عالم شہود میں لائے ہوئے پہلے برہ غیب میں تیار کی جاتی ہے، اللہ حقیقی قالب میں لائے ہوئے پہلے اسکا خاکہ تصویر میں کھینچا جاتا ہے۔ اورادی ہوئے ہوئے پہلے روحانی ہوتی ہے برہ مند عالم شہود مبادل ہے معلوم کی نوعیت اصل قالب کا بچہ ہستیہ علت سے لگتا ہے۔ مصنف کا انداز ہے کہ درمیانی روحانی اور خیالی طاقت کے واقعات عظیم اور طے قوا نہیں رہیں، ایسی سادگی اور روحانی کے ساتھ تناٹو حاش کہ پھر بھی اس کو سمجھ سکے۔ پس اسکی میں قضا ہے کہ سادگی اور دعا ٹی کے ساتھ تناٹے جائیں کہ سب لوگ اسکو سمجھ سکیں۔ اور اداں کو ایسی روحانہ زندگی میں داخل کر سکیں اور اسکو ناقص میل ایسا سانسکیں جیسا کہ یہ چاہتے ہیں۔ یہ امر کہ اس طرح یہ ایسی زندگی کا ڈھانچہ ساز کر سکتے ہیں۔ محض خواہش و خیال ہی نہیں بلکہ حقیقی علم کا معاملہ ہے۔

عام عالم کے بیچ میں روحانی طاقت دور رہی ہے۔ ایساں کے اندر ہر اور اپنی رسانی مری کام کر رہی ہے۔ اس مری کے ساتھ ہزاری سید اکبر یا اور اس سے مالا مالا قرآن اور طاقوں کے ساتھ ہوا وقت حاصل کر رہے ہیں۔ لوگ ان کے ساتھ بلکہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ اور یا کہ نہ سے ان کے ساتھ سادہ سادہ میں آسکتے ہیں یہی کامیابی کا ہے۔ یہی چیز ہے۔ اور بالکل ہوئے اور ان طاقتوں کے حصول کا نام ہے جو خواہ میر ہی ہیں دینی نہیں۔

حق اللہ والہ شریں

تو اس سے کہہ دیجئے کہ ایسی ملاحت کا ہوا لاری ہے جو اس تمام حواس کی مانی ہے۔ اور ہر ان کی طرف سے ہر سوائے ہوشے تو اس کے گھٹ سے گھٹ ہے۔ اسے مانی کی رعایت کی روح و دیاں کو جس حد کا اس اور اس کی مانی کی ملاحت ہو وہاں کہ آپ اس کو پتی محبت کا نور سے روکا رہا ہے۔ دماغی طور پر وہ سزا حال سے یاد کرو۔ اور سب تک سہارا عظم و سلی و ات کی سب فی ہر مانی ہو۔ سرکانت سے آگیا ہی موی کے سلطان نام رکھ کر کو دروازہ ہے۔

تہ خدا سے یا باں روح سے۔ سب تک تمام عالم کو اس کی ذات سے مہر و کما ہے۔ اور سب کچھ اسی سے اور اسی سے ہے۔ اور اس کے کچھ ہی نہیں۔ تہ چہ عالم پریم ہم آ کی ذات سے رہا ہے۔ اور اس کے کچھ ہی نہیں۔ اور اس کے کچھ ہی نہیں۔ وہ چہاں ہی رہا کی روح۔ بلکہ چہاں ہی مانی رہا کی ہے۔ اس سے ہی ای زلیفیت حاصل کی ہے۔ اور یہ ہی رہا کی اسی سے حاصل رہا ہے ہیں۔ ہم خدا کی سب سے تہیہ لیے والے ہیں۔ اور کو پہانا اس بات میں اصلاح ہے کہ ہم ختم روح پر۔ حال کو تہ۔ یہ یا باں روح ہے۔ جس میں ہم اور تمام دیگر لوگ کا سہا مل ہیں۔ ہم دماغی حاصل خدا کی رہا کی اور ان کی رہا کی کی مانی ہے۔ انکے ہی ہے اور اسی طرح یہ سمجھیں ہیں۔ ان کا اختلاف مانی ہے۔ یہ ہیں بلکہ ڈگری میں ہے۔

ایسی ۱۔ ہر درجہ کی مخلوق کے الہاں موجود ہیں۔ جو مادر کو لے ہیں کہ ہیں اسی سے تہ خدا سے مانی سہاؤ کے طور پر ملی ہے۔ اور بھلا سہاؤ گ ہی ہیں جس کا احساس ہے کہ چہاں ہی سہی خدا کی سہی ہے۔ یہ سال ہے۔ اس طرح خدا اور انیسواں ایک ہی ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہے۔ کہ کون سے ہاں تہ ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا کو کا قول صحیح ہے۔ لہذا یہ کہہ سہی طور پر مانی ہے۔

اور اول کا یہ مال کہ اگر خدا سے ہے۔ لہذا یہ کہہ سہی مانی روح ہے چہاں سے سب اپنے ہیں تو سہی چہاں ہی رہا ہاں ہر کچھ تہ سہاؤ کے اس سے مانی ختم ہے۔ یہ مانی سہاؤ کے لیے تو اتر لکل رہا ہے۔ اور ہم اگر چہاں ہی رہا ہاں کھینچ سہاؤ کے مانی رہا کی ہے۔ یہ یا باں جیتہ رہا ہے۔ لہذا یہ کہہ سہی ہے۔ یہ ہیں چہاں اس سے مانی روح کا درجہ۔ یہاں رہا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ہے۔

ہم محض لہ مادہ ہی اسے آس کو مانی مہاڈ۔ اور اعلیٰ خدمات اور اعلیٰ
سے نا اسما کہہ سکتے ہیں۔ مہیا کہ ہم میں سے بہت لوگ کہتے ہیں اور میں
اسی ذات میں اعلیٰ کو ظہور دیتا ہوں۔ یہ کوہ مارو کر کہتے ہیں۔ مہیم دانستہ اپنے
آپ کو اس کے اعلیٰ سے دور کہہ رہے ہیں۔ مہا ویا سطر اسی ذات کو اس کے اعلیٰ سے
محروم کر رہے ہیں۔ میں کہی ہم اسی سطر سے اعلیٰ کو محبت کے لحاظ سے جائز و ناجائز نہیں
قطع نظر اس کے ہم اسے آپ کو اس میں مہیا سطر زندگی کے ساتھ اس قدر ساکن
ہیں اور ربانی برآز کے واسطے اس میں وہ مہیم کر سکتے ہیں۔ اور مہا تہین خدمات
الہیات اور ہاتھوں کے عمل کو اس طرح کھائیں یہ لکھ سکتے ہیں کہ ہم ملاشتہ وہ ہیں سکتے
ہیں جس کو انسانی مدائی کہا ماکل کا ہے

الہیاتی حلقہ کیا ہے؟ الہیاتیات میں میں ورا کی طاقتیں ظہور پذیر ہیں۔ اعلیٰ یہ
بشکل انسان ہے۔ اس قسم کے مرد و عورتوں میں کوئی تمیز نہیں ہے۔ مرد و عورت میں مشترک
اسی قدر محدود ہوتی ہیں جس قدر ہم خود پیدا کر سکتے ہیں۔ الہیاتی ذات کی طرح ہی ان
میں بہت زیادتی کی کہ وہ درجہ طاقت سے پیدا ہو رہے ہیں۔ میں انسانوں کی بہت قدرتی
لحاظ سے اور محدود و محدود کی ہیں اس قدر سے کہ یہ اس درجہ میں نہ آسکتے
ہیں۔ مہا بلکہ میں جس سے بہت سی طور پر وارت پیدا کئے گئے ہیں اور انہیں اب تک ایسی
میں حقیقت کا علم حاصل نہیں ہوا

انسان سے اب تک یہ نہیں سمجھا کہ حقیقی مہیمہ کیا ہے۔ مہا ویا سے حاصل ہوتی ہے۔ اس
کو جو مادہ کی تشکیل دیتی ہے اسے کہتے ہیں۔ آج کو صنعت دہیہ کی پہلی سوچی اور
اس طرح ان سے اسے ایک کہہ سکتے ہیں۔ مہا ویا میں مہا ویا سے مہا ویا سے مہا ویا سے
سکائی ظہور میں آسکتی ہیں۔ مہا ویا میں آج کو مہا ویا میں مہا ویا میں مہا ویا میں
اسی قسم کی ہوتی ہے۔ اور میں صرف الہیاتی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور مہا ویا میں
حقیقت کو معلوم کر لیتے ہیں کہ یہ الہیاتی طاقتیں ہیں۔ یہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ مہا ویا میں
ہیں۔ اور میں الہیاتی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔ مہا ویا میں مہا ویا میں مہا ویا میں
مہا ویا سے اسے کہتے ہیں۔ آج کو مہا ویا میں مہا ویا میں مہا ویا میں مہا ویا میں
کی کیفیت میں تبدیل ہو رہے ہیں۔

تو نے بہا مامہ دے کر تو کی مقدس مورت پر سس کا سحر دے دل کی طاقت اور جمال کے عمل سے ہے۔

روح کی زندگی سیدھی نہا ہے آئی ہے۔ یہ بارتا ہیں اس لئے انسان سے متعلق کر لی ہے۔ سب حجابی زندگی پہنچیں آئی ہے۔ یہی اس لئے ہو ہیں اسے گرد مادی دنیا کے سادہ والہ کر لی ہے۔ خیالی زندگی انکا کو دوسرے گدہ ہلائی ہے۔ یہی دونوں کہہ مابین کام کر رہی ہے۔ آگے چلے سے پہلے ہم مختصر طور پر مال کی نوعیت پر غور کرتے ہیں۔ یہ کیا مارا خیال کہا جاتا ہے۔ خیال محض غیر معین نوعیت یا مرنے والی دیگر بات نہیں بلکہ محسوس اس کے اچھ ندرہ ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ عالم میں بہانیت ہم لکھنا اور ناقابل مہیا بلکہ مذہب ہے۔

چھانسنے محض یہ ریاضی حیرات میں اس غظیم حقیقت کو واضح کرتے ہیں خیالات ان کی مشکل روحانیت مادہ اور قوت ہوتی ہے۔ اور ہم یہ معقول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اسے موجود ہے جس کو ہم دھمال کا سائیس کہتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی معقول کرتے ہیں کہ خیال کی طاقتوں کے ذریعے سے ہمیں پیدا کرنے کی قوت قائم ہوتی ہے۔ اور یہ صرف اس کا۔ وہ ہی نہیں بلکہ فی الحقیقت یہ اکرے والی طاقت ہے۔

ماہِ عالم میں۔ ہمارے گروہ کو ہم سوجو ہے اور ہر ایک شے کو کسی عالم کے طور پر ہوتی ہے۔ اس کا آواز ہے خیال ہی میں ہوا ہے۔ اور وہاں۔ یہ اس کی شکل کا ہمارا ہوا ہے۔ ایک قلعہ ہر ایک شے۔ ہر ایک محسوس۔ ہر ایک کل۔ ہر ایک شے۔ یہ ایک شے پہلے سب اس شخص کے دل و دماغ میں آئی ہے۔ جس نے اس کو عالم بنیاد میں لے لیا۔ یہ اس کے واسطے اس کا خاکہ تیار کیا۔ بلکہ ان دنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں۔ یہ اس کے کاہل خیال آیا تھا۔ یہ وہ ذرا ان کو ہم اس پہنچے سے یہ روح کے جسٹے ہیں۔ اور یہاں کہ میں کہہ رہا ہوں۔ اگر یہ شے ہے تو ہماری اصلی ذات وہی ہے اور اس میں ہر شے اس کے ہر شے کی زندگی میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ تو کیا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہم جس وقت اس کے حقیقہ آقا کہ ہمیں پہنچا۔ شے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رہتا ہے ہوتی ہے۔ عالم کا وہ کی ہی ایک وہ دلی انوں کی ہے۔ اہل یہ ہے۔
 ہادی رہتا اور یہ ہادی خواہ نہ دیل سے۔ صورت ہی میں کہوں ہو۔
 قائم رہتا ہے۔ دوسرے مائیک گھر میں کئی جویاں ہیں۔ اور چونکہ بن کا جاتا ہے۔
 رہا ہے۔ اہل اس مات کا شوق ہیں ملتا کہ اس سے لذت نہ کی اسے وقار ہے۔
 ماتم ہیں یہی۔ اس کی وجہ سے کہ یہ سا واپس ہوتی۔ البتہ اسکی شکل
 دل جاتی ہے۔ نہ کی ہمیدہ سرور نہ ہوتی ہے۔ اس میں نہ کہ وہ اور نہ چلانا
 ہو رہا ہے۔

ب دوسری شکل میں بھی حیاں کی طاقتوں سے کام لینا پڑتا ہے
 اہل مام مذراہ اور رسو جوں کی نہ دگیاں دلیے ہی ہوتی ہیں فسی سے
 فریکل نوٹیب میں ہوتی ہیں۔ اگر یہ جانوں ہمیشہ مل کر یہ کہہ ہو کہ ہم جنس کو
 ہم جنس کی سب کشتیں ہوتی ہے۔ تو ہم اس جانب کی زندگی سے دلیے ہی ہو
 اور حالتیں ہی جانب کی ہوتی ہیں جو ہمارے خیالات اور زندگیوں کے
 منطبق ہوں۔ تب ایک خاص خیال ہے ہمیں اس طرح موثر ہونا چاہیے۔ ہوتا ہے
 سب سے کسی طرح ایک ہی ہیں ہم سب ایک ہی عام عالمگیر زندگی سے
 اکٹھے نہ رہے ہوئے نہیں۔ اور جب اس امر پر غور کرتے ہیں کہ جو خیال
 بنا کر ہی دل میں ہے۔ اور اس کے مطابق ہم رسو ج ایسی حالت کچھ ہیں اس
 سے قائم کر ہوا ہے ہم حال ہی ہیں تو وہ صورت میں رہتی۔ اور جس حالات
 میں رہتے حاضری آتی خلاق ہیں ہوئے۔ تا وقتیکہ ہم ایسا ہو مانہ چاہیں۔
 ہم اپنی باطنی زندگیوں میں یا تو تیار کو مگر کہ ملک وہ رخ قائم کر
 سکتے ہیں جس کی جانب ہم کو چلنا ہے۔ یا ہم اس کے لئے میں نہ کام ہو سکتے
 ہیں اور بے مل رام جو مکی صورت میں ہر ایک گدہ میاں ہے جو لگا۔ کے ام
 اور ہمارے مام سے ہر سکتے ہیں۔ یہ خیال مانہ ہیں بلکہ وادو ہے
 کہ ہر اس طرح ہم سے اعلیٰ سے نہ مانہ نشر ہے۔ اور یہ ہیں کہ رسو ج اور
 اہل اس جانب سے سکتے ہیں۔ جو سلج نہیں ہو رہا ہو۔ خواہ یہ کسی زمانہ یا
 کسی مقام میں رہا ہو۔

ہمارے ایسی زندگیوں سے بھارت کے گرد و خاں میں حقیقی اور حیات بخش طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ یہ معمولی حاکمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ باوجود اس کے عیسائیت میں جس کا ہمیں لفظ کرنے والی استیاء محض معلوم نہیں۔ یہ حالات طاقتیں ہیں جس سے نئے نئے شخصیات پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر جس کی گہرائی ہم جنس کی طرف ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک انسان سوچ کر محکوم کر کے اس کی زندگی کی کیفیت قائم کرتا ہے۔

است یا توئی نوید! میں بہ نظر تمہیں دیکھے والا کہتا ہے کہ دور و خانی اور مادی اشتیاد کے مابین مطابقت پیدا کرنے والے قانون عجیب طور پر کام کر رہا ہے جو لوگ اندھا دھند کام کرتے ہیں۔ اُن کی کشتی تار بکی کجا بن جاتی ہے۔ اور جو لوگ ہمیشہ بے حوصلہ اور بالواسطہ رہیں اُن کو کسی بات میں کامیابی نہیں ہوتی اور دوسروں کے بارے میں طے ہو جاتے ہیں۔ امامہ منقش اور شائستہ کامیابی کے عناصر کو اپنی جانب کھینچتے ہیں۔ آدمی کے آگواڑ کے پھر اڑنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی عام فرائض کی کیفیت کیا ہے۔ گہری عورت عورت کی دلی حالت اس کی لباس سے ظاہر ہوتی ہے۔ میلی کھلی عورت۔ اسے فرائض پر بالواسطہ بے احتیاطی اور بے ترتیبی کا غلبہ ظاہر کرتی ہے۔ جسم پر آنے سے پہلے کنادت اور تپ خورک وغیرہ دیکھیں ہوتے ہیں۔ وہ خیال زیادہ تر پھیلا یاھاٹے۔ وہ آگے گردانیو پیچھے ظاہر ہی عناصر اسی طرف لپکتا ہے۔ اظہارِ شمس کر کے گا۔ بہ طرح تپ کے کا ظاہر ہی لکڑا سولہم میں غماض تاسا پیدا کرتا ہے۔ جس دلیں بہتہ تفت ہو اور اسے ارادہ کا دہی اور ارادہ بر قائم رہے۔ ان عناصر سے ابھی صاحبِ الہی تیار اور طائفوں کو گنتا ہیں جو اس ارادہ کی واسطی کار آمد ہوں۔

تیار رہا ایک خیال ہر اک۔ ممکن طریق میں ایسی فائز۔ کے مطابق قابلِ وقت ہے۔ ہمارے جسم کی طاقت۔ ہمارے دل کا جو حیلہ کار و ماریں، ہمارے کامیابی اور ہمارے حقیقت سے دوسروں کو جو خط حاصل ہوتا ہے۔ اس باتوں کا ہمارے ہمارے خیالات کے پورے حقیقت پر قائم رہے۔ اس فرائض سے ہم اپنی دل کو کسی بات سے گھٹائے ہوئے نہ رہیں، روح کو اس فرائض کے مطابق حاضر حاصل ہوتا ہے۔ لہذا کامیابی قانون کی طرح روحانی قانون ہی کہہ سکتے ہیں

یاد دلی آرزو واپس نکالی جاتی ہے۔ ہڈیاں اُسی جہت تک کہ اس شے کو جس کے
واسطے وہ بیدار لائی گئی ہے۔ بروہ عرصہ سے عالمِ شہود میں اندر دھاتی تھا
یہ مادہ کی حالت، بیدار لائی ہے۔

اگر اس میں شک یا یقین و پراس کا مادہ داخل ہو جائے۔ ب عقلی نہایت
مراعت ہو رہا۔ اس قدر تک غصہ ہو جاتا ہے کہ اسے آرزو کے پورا ہونے کی
توقع نہیں رہتی جب یہ خیال ہمارے فائیم رکھا جائے۔ اور بغیر دانش سے اس کو
سہرا کیا جائے تو یہ زبردست طاقت ہو جائے۔ اور اس کی نامعلوم ہوئے والی
طاقتوں کی کیا نہ کنفیض ہو جاتی ہے۔ اور اس کے نتائج طاقت کی مقدار
کے مطابق پیدا ہوتے ہیں۔

اس طرح آج ہم جلدی سے معلوم کرنا شروع کرتے ہیں یہ ہیں اخص معلوم
ہو جائیگا کہ ایمان کی نسبت بڑی بڑی مایاں کی گئی ہیں یہ محض لغو و بھ
ہی نہیں بلکہ سب سائنٹفک واقعات ہیں اور ان کی مادہ بطور پیریاں تو ان
سرمی کی گئی ہے۔ یہ ہیں اسے یورینیم کی توانائی دیا گیا
ہوئے گئے ہیں۔ جو ان طاقتوں کے پچ کہیں کران کی رہائی کر رہے ہیں۔ اور
ہم ان کم سے کم بعض سمجھ سمجھ کر استعمال کرنے لگے ہیں۔ اور اس طرح
اندہ باندہ کارروائی کر رہا سو فرج جاتا رہا۔ جو دیت دیر تک ضرورت لگتی ہو۔

اندہ باندہ مریض کی حالت سے کچھ نہ کرنا کیا جاتا ہے۔ جس سے نہ ناست ہو جائے کہ
فی قصہ ایک طاقت یا حد ہے۔ لیکن مریض صرف وہاں تک کہ حد یا طاقت ہے
جہاں تک یہ خیال کی طاقتوں کے اظہار کی ایک خاص شکل ہو۔ کہو کہ جس کو ہم
دور مریض کہتے ہیں۔ وہ ہے کہ خیال میں کسی بات کا عکس ڈال کر اس کو اس
خاص طرف لگایا جاتا ہے۔ اور جس حد تک یہ عکس پیدا کرے ایک خاص طرف
لگایا جاتا ہے۔ اسی حد تک اس کام میں پیشرفت ہو جس کے واسطے یہ بیدار ہو جاتا ہو۔
اس طرح مریض دو قسم کی ہے ایک ایسا مریض جو دوسری زبان سے ایسا مریض
وہی ہے جس کو ہم منظر ہولت ادنی کہتے ہیں۔ یہ ایسی مریض جس کو ایسی ہی دلی
اور جسمانی علامتیں ہوتی ہیں۔ یہ ایسی مریض ہے جس کو اس واقعہ کی خبر

اور وہ اور جو اہم شخص سے ریا کی گئی ہو۔ ا کی رس کو اندر رہا اور ایک سے
 اسکو خدا کی ہر کچھ حاضر و ناظر کی اہم ہونا ہے اور اسکو ساتھ مل جلنا کارروائی
 کرنے کی رہا جس سے ہونی چاہئے۔ اس کے برسرِ اہم اور اسکو علم ہو
 ایسا ہی حالت میں روحانی زندگی کے ماہر سے اس سے اس کے ماضی
 کا غائبانی زمانہ ہونا ہے۔ اس کے لئے اس کے دل میں اس کے لئے اس کے لئے
 کارروائی کرتا ہے۔ اور خیر کے نام سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اہم ہے۔ اور ماضی ماضی سے تمام محاورے اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے۔ یہ سب خدا کی حاضر و ناظر کی ہیئت میں لفظ آیت لکھی ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے
 خدا کا ارادہ اور اس کی باسب خود ساختہ ہونا ہے۔ یعنی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 سے صید ہی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 روح کی صدا اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اندرونی روحانی اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 زندگی کے ساتھ کچھ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 سنائی دیتی ہے۔ اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے۔ یہ ریا ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 نہیں ہوتا۔

زندگی کا کمال جہانی حقیقت

خدا بیعت زندگی کی روح ہے۔ اگر ہم اس زندگی سے حقیقت لینے دے
 میں۔ اور ہم اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 تو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱۔ آیت میں پیدا کر لئے ہیں۔
 تقدس ہر ایک اس میں اتھم اور فانی رہد گی کے ہوا ڈکے آگے پہاڑیہ آگے
 وہ یہ کہہ گئے ہیں۔ اسی ہی میں اسے آگے کو وسیع ہر نہا گئے ہیں۔ جس کے پہنچا گئے
 عبادت علم اور اقتان لکھ کر کام کر سکتی ہے۔

بہم باطن کے درجہ سے جیسی روحانی زندگی کو جسمانی زندگی کے ساتھ ملائے
 ہیں۔ اور اس طرح روحانی زندگی کو جسمانی کے ذریعہ کام کرنے کے قابل کرنے میں
 خیال کی زندگی کو کلیہ باطن سے نکالا ہوئے کی ضرورت رہتی ہے اور یہ کلیہ اسی
 فہم حاصل ہو سکتی ہے جس کی بہم بدرجہ باطن را آیت کے ساتھ جسکی ہر ایک کلمہ
 بھی شکل اور مظهر بھی اسی تک پہنچ سکتا ہے۔

اسے ہم اندر لے لیا ہے۔ حاصل ہوتی ہے جس کو ہم القاباً تکریمہ باطن
 کہتے ہیں۔ مثالی طور پر زندگی کا روحانی نوعیت اور فہم سے وہی تعلق ہے۔ یہ اندر
 روحانی اور ایک ہی ہے۔ جس کے درجہ انسان خدا کو علم و الہام اور قدرت اور
 زندگی کے اسرار سے سمجھ سکتا ہے۔ اور اسی ذریعہ سے خدا کے اہم و معانی
 اور ارتباط کو ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسی دیو مانی سرشت اور کیفیت اور انسانی
 ہستی کی مضبوطی کو پہنچ سکتا ہے۔ اس طرح الہام رانی کے لگا کے کمال اور کمال
 سے جو روحانی فضیلت اور ملاء حاصل ہوتی ہے۔ اسے ال تمام انبیاء کی ہر ایک
 نوعیت اور ملاء کی بائیں کابل اور روحانی ہر ایک اور شہادت حاصل ہو

جاتی ہے۔ جس کی جان، لوح اور خوراک ہر ایک مختلف کلمات۔ یہاں پہاڑ
 روحانی اور لاک سے مشاء ہے۔ جو باطن میں پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جسمانی
 اور لاک ماسرہ پیدا ہوتا ہے اور چونکہ اس میں اطالع طے کی ہر روحانی دنیا
 کے ہر صفت کو محسوس کرے اور سمجھے اور اس سے واقفیت پیدا کرے
 کی قابلیت حاصل ہو جاتی ہے اور اس کو شریک باطن کے نام سے یاد کرتے ہیں
 تمام روحانی علموں اور روحانی الہاموں کا۔ جس کی اس روحانی قابلیت
 کا فہم و آیت کے طاقتور رہا ہے۔

انسان کے نابینا، سمجھنا، روح اور ارادہ میں جو نوعیت اس کے اس

میں خیال کر رہے ہیں۔ کہو کہ۔ اور نہایت صاف و شفاف ہے جسے کہتے ہیں۔ اگر
روج کی زندگی (اس کی حالت) بہت ہی سے کسی بیماری کی دھلی ہیں۔ اگر
یہ بات سچ ہے تو اس سے۔ اس میں سماجی کاگ۔ یہاں ہو سکتا ہے۔ زندگی
نہ کہہ گا۔ بے رواج، تو کہ دھلی ہے۔

بہت شرم سے اس حالت کو یہ لیا جا۔ پتہ کہ یہاں ایک سماجی زندگی کا تعلق
تمام زندگی اندر سے یا پڑتی ہے۔ کہوں کہ غیر مستحقانوں صاف و شفاف ہے کہ
وہ سوچتا ہے اندر سے وہی بات کہتا ہے۔ اور علت سے اس کا معلول جالہ ہے۔ وہ
العاطف میں یوں کہہ کر خیال کی طاقتوں اور دل کی مختلف حالتوں اور چاروں کا موقع
ما کہ ایسا ہی جسم پر اثر کرتا ہے

ایک شخص کہتا ہے کہ وہ اندرونی میں اکثر سفاہوں۔ دل کا جسم پر بہت ہوتا ہے۔
اثر پڑتا ہے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا اثر سے دل پر ہوتا ہے۔ مگر میں
کہتا ہوں۔ کہوں؟ میں؟ ایک شخص دفعتاً ہوتا ہے۔ اس میں اثر پڑتا ہے اور اس کو
سنگر بہاؤ رکھتی ہو گیا ہے۔ تم کاٹے۔ لیکن ہو۔ لیکن ہو میں ہو کر گریز ہے۔ جو
بہر بعد دل بہاؤ ہے یا اس پر چائی گئی ہے۔ ایک دوست ہم کو کہا۔ نے کی نیز گھر
کہتا ہے۔ اور یہ نہیں مانگا کہ رہا ہے۔ تم منہ سے۔ سے کہا کہ ہمارے ہیں۔ لیکن
سے بہاؤ نظر میں آتا ہے۔ بہاؤ کی طرف رجحان ہو گئی ہے اور کہا ہے کہ
میں جانتا ہوں۔ اس کی وہ بھی ہو کہ جو کچھ ہم نے کہا تھا اس نے دل کی ہر گز سے
کہتا ہو کہ یہ اثر کرتا ہے۔

کہو۔ اسے ایک نوجوان اسے یا کوئی گھٹنے ہوئے ہے۔ ہمارا ہے۔ اور اس سے
ہی محفوظ ہی ہو کر رہی کہتا ہے۔ کیوں اس کا ہوتا ہے؟ صرف اس لیے
یہ کہ وہ دل احمدی ہے اس دو صورتوں کے انما میں یوں کہہ کہ دل کی گہرائی طاقت
سے جس کی گہرائی والی حالت میں ہوتی ہے۔ اس کے اس میں ہو یہ ہو یا دل خوب
جسم میں حال کا مانی ہے۔ اس سے طاقتور، لڑا کرتی ہے۔

بہر وقت کریں۔ ایسا اٹھان ہو یا ہے کہ ہم خوف سے کہتے ہیں اور کہہ رہے ہیں
ہاتھ ہو کہو کہ اس سے چلتے کہ سکتا ہے۔ اس سے۔ اور کہتے ہیں کہ باوجود اس

سنا خط رنگ ہو جانا ہے بہمنہ و رمانہ ہے کہ آگاہی اور دہشتا محو میں۔ سو چند
گھنٹوں میں دل کو اس قدر صدمہ دھک کر دیا ہے کہ اس کا منہ سوہا وادارگی ہوا ہے
سائیس دالوں سے اس استعارے پر نہ کہنا کہ نہاد کہہ کر یہ حال سے اس سال
سے صدمہ پروردہ ہوا ہے۔ اور یہ معمولی پسند کی کہیں فی احرام و قی رہتا ہے اور
دا کی حالت بعد اس واقعہ محرم سے کہیں کالہا کی استعارہ دینے پر معلوم کی گئی ہے
جب بہمنیگاہ اللہ سے سنا ہے ملانا ہے اس سے۔ اس کا رنگ گنگالی ہو جائے
بہمنی صبر و سار ہے کہ وہ ہے ہمارا چاہ میں ملک کی ہیں اس طرح
وہ صحت پر بھی اس کی آیا ہے۔ سکو اور وہ آگ کہتے ہیں۔ اللہ
موفق نہ صرف ہوا بلکہ اس پر حال بھی ہاں سے محاذ و ملک ہیں۔
"ماں کا ہتھ پیر میں اس کے پیر کر رہا ہے۔ ایک ہتھ پیر کر رہا ہے
لو کہ ماں کو اس کے کھول سے کہ بعض دھندلے کا لہجہ اس پر ہے۔ یہ کی ہوتی ہو
ایک منہ سے مراد ہے۔ وہ بڑا باپ ہے۔ جب اس کی لڑکی لڑے، ہاتھ ہے
نہ ہر انسانی خاص، بلکہ کھوئی کی باجی پر اس کی ماں سے اس کی ماں کا ہتھ
سکھتے ہیں، ہر پردہ، دلی خوش سے ہوتا ہے۔ ہے ہو جاویں ہے

بدرہ ماں سے دھندلے ماں کو ہر ماں سے ملتا ہے۔ ہتھ سے ہے استعارہ کا
پتھر سے اور صوبہ ہونی سے ماں سے۔ ایسا ہے۔ یہ ماں سے دھندلے ایک ماں سے
سکھتے ہیں۔ یہ بچے و جنم سے ہر گز کہہ نہ دیا ہے۔ ہر پردہ سے ہے۔ تو اس
تک کہ رو دے اس لڑکی کو مائل کر۔ باپ ہے۔ ناقص مالک اور ناقص مراہیں
اعلیٰ کا قدرتی تفسیر ہیں۔ جس سے دل سے اس محرم کا مادہ ہو کر توف
مایا ہے۔

اے تمام باتوں سے کہ ہر لمحہ واقعہ مسخ ہوتا ہے کہ آج ہمارے حالات
کی سائیس سے نہ ملتی ہوئی ہے۔ دل کی مختلف حالتوں۔ ہر منوں و غیرہ
کا ہر پیر سے کہ ماں کی اتم ہر تاس ہے۔ اور اگر یہ فیر تہ بوب، دیر پا ہیں تو خاص
خاص امر اس پر یہ کہہ دیتے ہوئے حائل سے۔

یہاں اس سے ہم انہ کر کے کے طریق کی ہے، ہر قریب و نزدیکہ کرنا

اس کے چند رزق لہو وہ عورت، کمر اس کو ملی اور ملے درمیان آگے
 نہایت کراہا کہ اس نے کمر اس کی پیچھا کر لیا۔ اور اسی پیشرو کر ملکر اس کا
 دھوڑ سا دیا گیا۔ اور چار اتحاد قائم ہو گیا۔ اور مجھے خوب یاد ہے کہ اس میں
 سے میری نکاحیہ کم ہونے لگی۔ اور آج ترائی دستکلات کا کہی انارانی
 ہیں رہا۔ اور پیشرو کے ساتھ مہری تھی اس کے پڑے گئی ہے ہم ایک ستر
 کو دیکھنے کے بعد یہیں رہ سکتی ہیں یا
 ہمارے اس قسم کی کئی نظریں موجود ہیں۔ جس کی دلیل میں درج کی
 جاتی ہیں۔

ایک بچہ کی ماں جید منثور کہ واسطے مارے عیسے کے بہن کا پوٹو
 اور جو بچہ اس کی گود میں تھا ایک گھنٹہ کہہ انا ہو گیا۔ جسم کی زہریلی حیات
 سے اس کے دودھ میں اس کے دودھ میں مل گیا کہ بچہ بارہ رہ گیا۔ اس پر جہ کئی
 دیگر موقوفوں بہت عدالت اور تشیع پیدا ہو گیا۔

ایک منہ پور و معروف سائنس دان نے بار بار اس قسم کے تجربے کو
 نہیں کیا۔ کئی آدمیوں کو ایک گرم گود میں داخل کیا۔ ہر ایک نے اس کی طبیعت
 کے موافق جو جن وغصہ پیدا ہوا۔ اور اس کو بہ کر کے اس کے ہر ایک
 قسم سے لہجہ کا ایک ایک فقرہ لکھ کر وہ خاص جس مقام کو اس کا
 ایک ترقی کی طبیعت پر علیہ ہوا۔ اسی طرح ہر ایک شخص کے خدو کا
 کوئی نہ اس قسم کے نتائج پیدا ہوئے۔

اسی طرح ایک امریکن مصنف جہاں سے اعلیٰ میڈیکل بلڈ میں
 کا لائن گریو پیکٹ ہے۔ اور اس نے ان طاقتوں کا مالاہہ تجاویب مطالعہ کیا ہے
 جو جسم کو بناتے ہیں۔ اور جسم کو بگاڑتے ہیں۔ کہتا ہے۔

دھرم جسم کا قدرتی محافظ ہے۔ ہر ملک خیال میں آگے انوکھنے کے خاص خاص
 اوصاف ہوتے ہیں۔ اور یہ رقص۔ انسانی لہذا اور ہر قسم کی بدی اور روم میں
 خرابی اور جہاد کا مادہ پیدا کر کے اس کو بدتریعہ جسم بنانے میں لگتے ہیں۔
 غصہ نہ کے لغایہ کی کہانی اس فہرہ ہر دیا ہے۔ کہ یہ زندگی

پہلے یہ دیکھنا کہ جسے کاحمل شروع کر دیا ہے۔ او اس میں نہ لے کر اس کا حمل
 چلے گا کہ ہم کہ یہ نشوون ہو سکے۔ کہ نہ سرد گرم کرے والی حرکت مارے گی کی
 طاقتوں سے جسم کے اندر داخل ہو سکے گی۔ اس وقت اس کو کہ
 مدد سے کھینچنے والا عمل بتایا ہے، شروع ہو گیا ہے اس پر بھی کرنا اور اس
 خیال سے کہ اس کا جسم ہو۔

بہنہ تو ایک کام کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر یہ دیکھنا کہ جسے کاحمل
 ہو چکے ہیں۔ اول کامیابی کی پہلی کی طاقت سے شروع کر رہی کی طاقت میں
 ہوتا ہے۔ لہذا یہ بیمار رہتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اس پر غور کرے۔ اور علان ما اور جو اس کے واسطے
 زیادہ موزوں ہوں اس میں اوقات میں یہ دیکھنا کہ جسے کاحمل ہو گیا۔ اور اس کی
 مصروف ہو گا۔ علیٰ دفعہ اس سے ہو سکے۔ اور اس کے بعد اس کے جسم
 اندازہ نہ کر سکتے۔ یہ اسی درجہ یہ حالت کو بدل ہوئے اور اس کے جسم
 پر ساری اور اس کے جسم میں بدل ہوئے دیکھنا کہ جسے کاحمل ہو گیا۔ اور اس کے جسم
 کے واسطے کوئی کام اس وجہ نہیں کیونکہ اس طرح قدرتی کام کرنے دیتا ہے
 جو اس حال میں اس کام کے لیے نہیں رہتا۔

اگر جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہو۔ اور اس کے ساتھ اس کے
 کسی حصہ میں نہ ہو۔ کہ جسے اس رانی بہا۔ کہ اس کے لاپرواہی ہو۔
 اس میں اس حصہ کو میں میں رہے۔ کہ اس کے جسم کو کہ جسے کاحمل ہو گیا۔ اور اس کے جسم
 بچاؤ نہ ہو کر رہا۔ مگر یہ ہمیشہ آ رہا ہے جس تک علت کا مشعل ہو رہا ہے اس
 نہ ہو کہ معلول قرار میں نہ ہو سکے۔ اور یہی حال اس طرح ہلکا ہے۔ اور
 انسانی میں یوں کہ کچھ نہ ہو۔ قانون کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اس وقت تک
 بیماری اور تکلیف لائق رہتی۔

جس میں اس کے جسم کی قسمت ہم غور کر رہے ہیں اس کا اثر نہ ہو کہ جسے کاحمل
 نہیں ہو گا کہ جسے کاحمل ہو۔ بلکہ بہا۔ یہ حال نہ ہو اس پر
 نہ جسمانی طاقت۔ مگر یہی اور قدرت کا حال نہ ہو۔

کے لکھنے وہ لکھ کر دیا۔ بتا کر یہ دیکھوں گے اور آکر یہ ہم اس پر اس قدر ملاحظہ کر آراہم بھیجائے اور ملاحظہ میں اسکا اندازہ کر کے ہوئے اس کے ساتھ اس حد تک ہمسایہ کیا کر میں جس قدر کہ کامیابی کے ساتھ اس کے آگے آگے ہی حد تک اس میں ہمارے لئے ضرورتاً حد سے نہیں ہو گا۔

کوئی فرق اس وقت نہ تھا۔ یہ احمد اسم بن داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک کہ ہمارے دلوں میں اس کے مشاقت کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ ہوتا تھا کہ ہر ایک اسی طرح کرتی۔ یہ یا کسی قسم کی غیر متعلقہ حالت تھا۔ یہ زندگیوں میں نمایاں نہیں ہو سکتی۔ تا وقتیکہ ان میں کوئی ایسی کامیابی تھا جس سے اسکا اسیا ہو یا عمل ہو۔ لیکن جو کچھ ہم ملاحظہ ہوتا ہے جس قدر حد اس کی ہالت کو دریافت کر کے کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی قدر ہمت ہے کہ کوئی کہ اسی قدر حد ہم اسے اندرونی حالتوں کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اگر اس میں کی داخل ہو سکے۔

ہم جس کو اسی خاص صورت سے ان حالتوں سے الوداع پر پناہ دینے کو چاہیے مادی کے گویا گوں سے شمار حالانکہ اس کے معلوم ہوئے ہیں۔

کیا میں ہوا کے چہرے کے سے ڈرتا ہوں؟ یہ خدا کی مہربانی کی جھڑپ تھا کہ اسے والی رو ہے۔ یوں کے اس چہرے میں لکھا ہے۔ دکھ یا شائد ہمارے واسطے والی کوئی خرابی نہیں۔ یہ مجھے صرف اس قدر دکھانا ہے۔ یہ گناہ ہے۔ جس قدر میں اپنی ذات برابر کر کے کے قابل کر رہوں۔ میں ملک اور بعض اتفاقات میں قیصر کر رہی ہوں۔ چھوٹا کاندہ تو صرف وہ ہے یا علم ہے۔ اور یہ ہی غلط اس کے ساتھ رہتی ہے۔

دو شخصوں ایک ہی ہوا کے مجھ کے میں بیٹھے ہیں۔ ایک ہر لوگ اس کا سفر اثر پڑا ہے۔ اور دوسرے کو دنیا اکلید رہی نہیں پڑی۔ تاکہ اس کو اس میں غلط سے غلط محسوس ہو رہے۔ ایک تو حالتوں کا مخلوق ہے۔ یہ ہوا کے چہرے کے سے ڈرتا ہے۔ اور اس کے سامنے کھڑا کرتا ہے۔ اور اس کے جو نقصان پہنچتا ہے اسی کے خیال میں متفق رہتا ہے۔ یا لیل کہو کہ ایسا

تو انہوں نے تمام حقائق میں یہی ذرا سے لکھ دیا تھا۔ لیکن ان کے ہاں ان کے
 طائفوں کے نام سے مضمونوں کو سمجھنا یا سمجھنے کی خاطر یہاں سے ماسم
 موجود ہیں اس کے عمل کے طریق مختلف ہیں۔ اور ان کے مختلف
 دیکھنے والے ہیں۔ لیکن سب کی تہ میں ایک ہی عقیم قانون ہے اور
 آج بھی وہی حالت ہے۔ جب اس کے ساتھ اس کے رفیقوں کو دیکھ کر وہ
 کرتا تھا۔ اس کا زبان ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ مضمون کو سمجھنا کرو۔ اور
 یہ لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے دو غرض کا انداز کر رہا تھا۔ نہ تو اس کو شہرت
 کرنے کی شہرت یا مقدرت حاصل تھی۔ اور اس کے فرض کا یہ ایک حصہ تھا

اس وقت اس کو جو طائفہ حاصل تھی۔ وہ کہیں آج ہم سے نہیں
 ملے کہتی۔ کیا فواید ستا ہو گئے ہیں ہرگز نہیں۔ پھر کہیں حاصل نہیں
 ہے۔ اس شخص اس سے کہہ کر جب یہ مستحیات اس کے دیباچہ اور بیان
 حال حال ملتی ہیں ہم قانون کے لفظی مضمون سے بڑے بڑے کی حقیقت اور
 اصلی کلمہ کو نہیں سمجھتے۔ اس لیے مراد نقل کرتی ہے۔ اور اس کی حقیقت
 حال اور وقت سے نکلتی ہے۔ جو روح اس مراد کے حال سے نکل کر بھی رونما
 کی مثال کو سمجھتی۔ اس کو یہ طاعت حاصل ہو گی۔ جس طرح یہ پہلے سب کو
 حاصل ہوتی رہی۔ اور یہ اس کو حاصل ہو گی۔ اور یہی وہی ہے
 کو اس سے مستحیات کرنے کے لیے کہہ رہا ہے۔ اور اسے وہی وقار کے ساتھ
 بہت تامل نظر آئے گا۔

انہوں نے ہمیں بہت بلکہ ماسم ہو رہا ہے اور وقت کے گزرنے
 کے ساتھ ساتھ یہ زیادہ تر معلوم ہوتا جا رہا ہے کہ اس کی طور پر تمام امور میں اور ان کی
 کا لفظ و گفتہ و سہل سہل حالوں پر مبنی ہوئی ہے۔ ہم ان کی ادب
 جس سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا کہہ دینے سے ہمیں ملتا ہے۔ اگر ہم
 اس کے گھر سے ہیں یا اس سے نہ مل سکتے ہیں تو ہم اس سے مل سکتے ہیں

ہر ایک پر ہندو سچے کرتے کے واسطے سزا کو دل رہا ہے۔ اور ہندو اس پر کو قتل کر دیا ہے۔ اور یہ (جو فی الحال سزا دیا گیا ہے) اس پر دیا گیا ہے اس پر کرتا ہے۔ جس کو گھونٹنے کے اس کو قتل کر دیا ہے۔ دوسرا شخص اس نے اس کو ال سالوں کا مخلوق نہیں بنا کر آفا سمجھا ہے۔ اس کو اس بہرے کے کی سزا سن رہا نہیں ہوتی۔ یہ اس کے ساتھ شہر سکر میں رہا ہے۔ اور اس کے آٹھ گھنٹوں کے فائدہ اٹھا ہے۔ ۱۔ یہ ماہرے تار، مولا لے کی خدمت کرنے کے ساتھ آئے۔ اس کو اس قسم کی مزید حالتوں کے رہائش کر کے واسطے زیادہ سزا عراج کر دیا ہے۔ لیکن جو لوگوں کا ماعب یا علت ہوتا تو اس کا نتیجہ دونوں شخصوں کو اتر کر دیا اور یہ امر کہ یہ اس سے نہیں کرتا مانتا ہے کہ نہ علت یا وجہ نہیں ہے۔ لہذا اس کا حال ہے۔ اور اس کا اثر ہر ایک شخص پر اس کو دل کی حالت کے مطابق پڑتا ہے۔

بجائے لوگوں کا جو کما ہے؟ یہ اس کا پوکھا دھواں لوگوں کے واسطے قربانی کا کمرہ مانا جاتا ہے۔ جو اس قسا، اس یا اس قدر بے ایسا ہیں کہ ان کی دویوں کو جواں کے ساتھ ہیں نہیں دیکھ سکتے۔ اور بجا ہے آقا مہینے کے ان کے غلام رہتے ہیں۔ ذرا سوچو کہ اس کے کیا سبب ہیں! جو انہیں دھامی خدا کی شکل پر پایا گیا ہے۔ اور اس کی رنگی اور طاقت ہے۔ جس سے وہ اس کے اور عکس کرتے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ مہینہ اہاں بخش ہوا ہے، مخفیہ طور پر کے ساتھ بید غنوں کی طرح کا تپا اور سکڑ رہا ہے۔ اگر ہمیں اس چیز کو سمجھ سکیں تو اتنی سیراب میں پڑنے کی امداد مل سکتی ہے تو ان کو قربانی کا کمرہ ہی مانا جاتا ہے۔

لوگوں کے چہرے کے حشری تاثیر پیدا کرتے ہیں اس کو دیکھنے کا بہترین ہے کہ یہ ہم سب کے دل میں کے صحت بخش خیال پیدا کریں۔ اس کے بھروسے کی سند کسی کا اندہ دنی اور شہر لی کریں۔

اس بات کو قربان دیکھو کہ اس میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی وہی طاقت ہے جو تم اس کو دیتے ہو۔ میں جب تم اس کے ساتھ رہا ہے

خاندان کا بزرگ، فرما گئے ہیں۔

سب بالیقین کہتا ہوں کہ سچ اس سچ اس شخص یا سرور۔ کہے واسطے مکمل ہوگا
فوج دیکھ لو، سو۔ اور جو کوئی فرد خراب دے۔ یہ ہر دو صاحبی اس کے واسطے
ولسی ہی رہتی ہے۔

اگر تیار ہی روح کے دروازے سے اوردیکھ رہا ہوں اور اس میں برعیر
مشاورت ہی ہوں۔ اور اس کے پیچھے دیکھتے۔ یہ اپنے دوسا ہی ولسی ہی نظر آتے
لی۔ تاہم بتا کی مدت ہو۔ اور یہاں اس مندر کہو۔ تاکہ مہار سے دو ذرا نکل کی
فلانی کہنے کے باوجود

مگر یاد رکھو کہ تیار حروف حق اس روح کی کھڑکیوں کو مہیا کرتا ہے
تاکہ دو آدمی افسانہ اور منظر۔ چکر سب کچھ یاد رکھا سکیں۔ تم حال کو کہ یہ تم کو
ایک جگہ دوسا میں رہا ہے۔

تو طاقتور کی کھڑکیوں کو پاک صاف رکھو۔ اور کسی دوسری دنیا کی خواہش
کے لیے کی بجائے تم ای دنیا کی چیز۔ اگر خواہش تھیں کہ دوسرا کر لو گئے
اور اگر تم کو یہاں پہنچا رہا ہے تو فوراً ہاں نظر میں آئیں گی۔ لاکھ رہے تم کو
ہیں دکھائی نہیں دیں گی۔

حسن امر یہیم غور کر رہے ہیں اس کی صدا اب اک ماٹھ لے ان الفاظ
میں ظاہر کی ہے۔ یہاں سے شکوکہ۔ یہاں میں جس کی اعد ہم کو کشش کر رہے
ہے تو کہ وہ نیکی حاصل ہیں کر کے ہم کو کشش حاصل کر سکتے ہیں۔

حالانکہ خوف سے سزا دے کر کوئی ہے۔ یہ خوف ہے۔ یہاں میں لائے والی ہیں
یہاں میں کسی راستہ سے نہیں دیکھا جاتا ہے۔ اور۔ یہاں میں ایک کمال طاقتور
ہیجاں لیتے ہیں۔ بہر کی بات۔ کمال طاقت خوف میں رہتا خوف اور بے اعتدالی

ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ کہ دیکھا ایک دوسرے۔ یہاں میں ابھو رہا ہے۔ آتے
مجھے نہ افس کہ کسی شخص۔ یہاں میں کہاں کہاں طاری ہے۔ اور میں اب کونسا
دو گنا کہ کہیں قدرت کے اعدا ہو۔ خوف پہنچ کر اسے والا جہاں ہے
اسکی وہی حالت ہے۔ ہر سرشت الہی کی چلی ہے۔ یہ اس کا رخ کر رہا ہے

حیال۔ اور اس کی ہر ایک دلی حالت کا اس لمحہ کی آئینہ زندگی کا سرمہ بن کر رہا ہے۔ جو اس کے ہر لمحہ میں ہے۔
والدین کو دیکھا جیسے کہ یہ اسے بچہ کو خواہ یہ محو ہوا ہوا مڑا ہوا کسی
خوف زدہ حالت میں دیکھتے ہیں۔ یہ بے احتیاطی سے اس پر دھاوا ڈالتے ہیں
جس کا نتیجہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

بچے کی ایسی ہی طرحیں معلوم ہیں جس میں بچہ کو ہر خوف دلایا گیا
اور اس سرال کی حالتوں کا فلسفہ ہوا۔ سنکا کہ اس کی مزاح سے عالم آنے کا
اندیشہ تھا۔ اور اگر اسکو اس طرح سے خوف نہ دلایا جاتا تو اس کی دنیا
نہ ہوتی۔ بسا اوقات خوف کی کوئی معقول وجہ نہیں ہوتی۔ جہاں اس کی
دنیا ہو عین اس کے برعکس اندازہ حسار کرنا عقلمندی میں داخل ہے
تاکہ جو طاقت کام کر رہی ہو وہ ٹوٹ جائے اور بچے کے دماغ و دانی اور
طاقت کا خیال پیدا کر دیا جائے تاکہ یہ اس فرسودہ حالت کا نفاذ کر کے اس پر
حالیہ آسکے اور یہ گراؤ کا منظر ہو۔

ایک دو روز گزرے ہیں کہ مجھے ایک دوست نے اس کے متعلق
اپنی زندگی کا تجربہ بتایا۔ عین اس وقت جبکہ اپنی ایک عادت کا سخت
مقابلہ کر رہا تھا۔ اس کی ماں اور ایک لڑکا جو ان لڑکی کے خیال کا جھکی
مقابلہ ایک خاص عرصہ کے بعد ہی ہوئے تھے۔ بعد اس کی نشاوری ہوئے
وہابی تھی۔ اس پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ یہ اس کے اس سے متواتر
کمزور ہو گیا۔ اور ہمیشہ ہلکا سا مارا ہوا کہ ان کے سوالات۔ شہادت
اور خوف سے کہیں قدر خوف ہو گیا۔ اور اپنی طاقت کا خیال زائل ہو گیا
گیا۔ اور آخر میں اس کو یا بچ کر دیا۔ اور انہوں نے اس میں
خوف اور طاقت پیدا کر دی۔ بچہ ہی اس کو ایسی کمزور پول سے واقف
کرتے کرتے اسکی کوشش کو قبول کر دیا۔

یہاں دو استغناص کی اس۔ یہ ساتھ از حد محمد نبی اور پی
اسکو بالادریز ہوئے ہیں ہر طرح کی تدوین سے کہتے تھے۔ مگر انہوں نے

ہیں کہ کوئی شخص ان کو اپنا جہان نہیں کر سکتا۔ ہم جس سے خوف کرتے ہیں اس کو خود ملائے ہیں۔ حالانکہ دل کے مختلف انداز سے ہم ادنیٰ رسوخوں اور حالتوں کو اسی حاسہ پہنچتے ہیں۔ جس کی ہمیں خواہش ہے جس دل میں خوف کا علم ہو وہ ویسی ہی اشیاء کے داخلہ کے واسطے اسے دل کو کہوتا ہے۔ اور جو انسانی حالتیں اس کو مغلوب کرتی ہیں۔

ایک روز شہر کی حاجی بے ملک سے حوالہ دانی سے اس کو بلایا گیا تھا کیا کہ تم کہاں جاتے ہو، اس کا جواب یہ ہوا کہ میں ماخیزا آدمیوں کو ملا کر کرنے کے واسطے بغداد کو جاتا ہوں، اس کے حذر و تدبیر سے اسی حاجی سے ہوا کی ریلوے کو دیکھ کر ملک سے کہا کہ وہ تم نے تو کہا تھا کہ یا پھر راز آدمیوں کو تباہ کرنے کے واسطے بغداد کو جانا ہوں۔ بلکہ یہاں تو یہاں سے ہزار ہا موت و بچ ہیں۔ ملک نے کہا کہ وہ میں نے تو یا سچ ہزار ہی شاہ کئے ہیں۔ باقی خوش سے رہے ہیں۔“

حرف جسم کے ہر ایک اعضاء میں رعشہ پیدا کر دیتا ہے۔ اسکا خوں کے بہاؤ سر میں اثر پاتا ہے۔ اور اسی طرح زندگی کی تمام طاقتوں کے قہر رنی اور صحت بخش عمل اسے موزن ہوتے ہیں۔ خوف جسم کو راز و خدشہ سے بے حرکت اور طاقت کر دیتا ہے کیونکہ حرکت کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

ہم جن مالتوں سے ڈرتے ہیں۔ ان کو صرف اسیے حاسہ ہی نہیں پہنچتے بلکہ دوسروں کے حاسہ بھی ان حالتوں میں پہنچتے ہیں۔ اور مرد و ستہ ہیں جن کا ہمارے دل میں حدشہ ہوتا ہے۔ ہم اسے حال کے طاقت کی مقدار کے مطابق کرتے ہیں۔ اور گویہ مات ان کو اور ہم کو معلوم نہ ہو۔ اس کا انحصار اسی طاقت کے درجہ پر ہوتا ہے۔

کے اور بہت چھوٹے لڑکے ریلوے آدمیوں سے ریلوے کر ایسے گرد و زور کو محسوس کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے بچہ سن کے چارج میں ہوں اپنی دلی حالتوں کے قایم کرنے میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔ بالخصوص ماں کو حسرت کا بچہ اس کی گرد میں ہو بہت خرم اور احتیاط کرنی لازم ہے۔ اس کا ہر ایک

جہاں کی طاقتوں کے ایک کونہ لگا رہا اور یہاں تک کام کر رہا ہے وہ اس کے احیائیہ
سے ماوا صفت ہو کر رہا ہے اس کو جو حیات دینا اور کھانا ہے اس کی طاقت
کے لئے ہے کہ اس کو الہی فیض پہنچ کر دیا اور ماہر ہے اور کمروری شہر
کروڑی اس طرح اس کی مہکلاں مقاماتہ کو بڑھائیں۔

خود سرکاری اور نہیں قتل، ولی حال نفس کہیں خود۔ عورت اور بچہ کے
 واسطے سخت نقصان رساں ہیں۔ نوٹ: ملاقات رکاز و اول کہ یہ دست و پا
 کرنا ہے۔ برنیا کی اس کو کھینچ کر دی ہے۔ اور جسمانی سرشت کے سریش
 کوڑھ ہوا کر کے اس میں اس کو بڑی کر کے کھینچ کر ہی ہے۔ اسے کچھ حاصل
 ہوتا تو بخار سے کچھ میلے ہو جاتا ہے۔ درمیانہ فک کہ یہ ہی نتیجہ ہوتا ہے۔
 پھر ایک حالت خاص چشم کا مرض ہے اگر ہی ہے۔ نفع اٹھانے کی از حد کوشش
 بدتر عادت ہے اور جس کے کرنے کی عادت ہے ہی اسی کے نیکلے ہوئے
 ہیں۔ غصہ، عجز، حسد، ہمت کی حرف گری اور جس پہنسی کے کھینچ کر
 اور وہی کر کے خاص خاص اس سے ہوا ہے۔

اور روزی گشت سے حاصل ہوا اس مال سے
 پہلے معلوم ہو جائیگا کہ صرف مسرت اور خوشحالی ہی اس مال سے
 وابستگان میں سے ہیں۔ بلکہ مال اور قوائیں کے ساتھ ہمہ گیری پیدا کر کے
 جسمانی صحت سے روزی نہ روٹی ہے۔ ایک بڑے ایرانی ناظم سے زندگی کی
 عجیب کمبشیری کا معنی ان الفاظ میں بیان کیا ہوا دو حسن طرک کے راہنمایاں
 زندگی را نیز پناہ ہے۔ اسی طرح جو شخص مدی کی بروی کر یا بہتک وہ خوش
 کبھی نہ کافر پر یا ہے۔ بلا قطع نظر اس سے تو را نہ زندگی کی راہ
 میں زندگی ہے۔ اور اس شہر و دیار میں کہیں مور ۷۰ سال ایک وقت
 آئے گا جب ہم معلوم کر سکیں گے کہ اس کے مدی اور بہتک مرے
 میں۔ جو لوگ اس مال کو کچھ کہہ سکتے ہیں وہ یہ کہ الیمان کی راہ
 سقراط زینوفون ہے کہ کہا اس کی روح کا شہر روزی پذیر ہے
 اور شوکت و اسے نشانہ محل میں فرو دھاہ ہو۔ ان کی ایسی شای
 بولی جو نیشی میں لیا ہو وہ یہ حدیثی احادیث اور پناہ

سلطنت میں داخل ہوئے دے اور جس کو چاہے نہ ہوئے دی۔ علاوہ اس کے یہ اس امر سے بھی خوب واقف ہے کہ یہ اس کا فیصلہ کرنے سے اپنی زندگی کی تمام حالتوں کا فیصلہ کر لی ہے۔ حساب یہ اور ہر اور ہر حاتی ہے۔ اس کے آسانی مزاج اس کی فوجوں کی سی رہتا ہے کہ وہ اس کی خوشی کی فتح کی آواز کو جس سے مسرت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ایک مرزگ نے ٹھیک فرمایا ہے کہ روٹو نگری بدل است نہ بہ مال۔ مرزگ کی عقل است نہ سال۔

پچھلے دنوں میں اس کو ایک کوجہ سے گزرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کہہ ہی تو کہنے والے یوں کے ساتھ است کر کے گئے تھے پھر حاتی۔ اور کہہ ہی وہیں کو جس کے سر پر کڑوں کا کھٹا تھا۔ اس کے لئے شیر قدم ہوتی تھی۔ اور کہہ ہی مزدور کے ساتھ کلام کرنے کو لہجہ ہی ہو کر جانے کے بہت اٹھائے ہوئے کام سے والس آ رہا تھا۔ اور کہہ ہی گاڑی میں سوار ہو جانے والی لیڈی کام لیتی تھی۔ اور اس طرح حض کو گوں کے ساتھ اس کو ساتھ ہو کر تھا اور کو زندگی کے بول سے حقہ دی تھی۔

میرے دیکھنے ہی حسن القان سے ایک بوڑھی عورت باس سے گزری اور گو حساب موصموں کے جو اس کی عمر میں گزری۔ یہ دس بندرہ سال چھوٹی تھی یہی واقعہ لوڑھی ہے۔ تاہم اس کی بیٹی تبدیل تھی۔ اور لڑھاہر اس کے سوڑ اور اعصاب سخت تھی۔ یہ خاموش مزاج تھی۔ اور اس کے لشہر آتار سنج و الم نمایاں تھے۔ اور سیاہ۔ تاریک سر نہ۔ اور لسیا سیاہ لقاہ اس کے اوپر تھا۔ اس کا لباس جو حشمانہ زمانہ کی یاد دلانا تھا۔ اس کے عادات و خصایک کے ساتھ ملکر دنیا سے رداہور کا انکھار کر رہا تھا۔ ایک تو اس کے ذاتی رنج و دھج کا تہ ملتا تھا۔ جس کو یہ ہمیشہ اس طرح اپنے دل میں تروتازہ رکھتی تھی۔ اور دوم استبار کے دوامی نیر کی نسبت بے اعتقادھی اور بے عاقبت ماب کی محنت اور دوامی خیر کی نسبت بے اعتباری کا ثبوت ملتا تھا۔

والی ہے۔ دل کے اس انداز سے ہی جاسیاس ایسے اور نازیل کر لیتے ہیں۔ ہم نے یہ سنا ہے اور یہ کیا کرے سن دلی حار نام لطیف اور طاقتور ہوئے ہیں۔

اس وقت ایک لکڑی کپڑا ہمارے قریب مضبوط ہوتی ہے جس کی ہر سستی ہر س کی ہے۔ لکڑی لوگ جو بالخصوص عمر کا اُس موسم میں نشہ سے موارہ کرتے ہیں۔ جو کسی کی زندگی میں گدے سے ہوں۔ اسکو بوٹ ہی عورت کہیں گے۔ حالانکہ اس کو بوٹ یا کہنا گویا یاہ مال والے کو سفید بالوں والا کہنا ہوتا ہے۔ یہ سناں لوگ سے زیادہ عمر کی نہیں بلکہ میں ہر سستی خرمی سے کہتا ہوں۔ اس سے بھی چھوٹی ہے۔ تمام لوگوں اور تمام اشیاء کے واسطے خیر کی تلاش کرتے ہیں اس کو یہ جگہ خیر ملتی ہے اور خراج اور آوار کی حالت اس کی میراث میں آگئی ہے۔ اور یہ دنیا و سب سے کہ جو تمام لوگوں کو اس کی جانب کھینچتا ہے۔ اس کی رنگ و رنگت میں سرایت کر گیا ہے۔ اور ان تمام سالوں میں اس کو ہر نے صدمہ اور ہمارے لوگوں کو جھٹ دیا۔ (مید خور و طاقت ہم پہنچائی ہے اور لٹا ہر کچلے اور یہ سالوں میں یہی حالت جاری رہے گی۔

نہوں۔ ریتا بیوں۔ ہر سوں۔ غیر توں۔ رتوں۔ اہوں اور یہ ہر منافع کی بٹری۔ گلے ہوسوں کو اس کے سالم بال میں دھل میں ہوا۔ لہذا اس کے باطن سے ان قدرتی حالات اور زیارت سے مترا ہو کر اس کے جسم میں مختلف عوارض کو ظاہر نہیں کیا۔ جو ہم دیگر لوگوں کے احسام پر فوذا دیکھتے ہیں۔ اور اس کو بوجہ نادانی فارسی خیال کرتے ہیں۔ اور کہ یہ اشیاء ہی دوا کی ترقی کے مطابق، اں بر نازل ہیں۔ چونکہ ایسی زندگی میں متباہ مختلف شخصیت ہوتے ہیں۔ لہذا اگر یہ اں مالتوں کی جانب سے غیر خطا رہتی تو یہ سب اس کے باطن میں داخل ہو جائیں۔ مگر اس نے مطلقیت سے اس بات کو خوب پہچان لیا کہ کم سے کم ایک بادشاہت میں جو اس کے باطن کی سلطنت ہے۔ یہ خود دیکھاں ہے۔ جبکہ گویا ہے ابھی اس

کمزور کر دیتے ہیں۔ اچھڑیں نہاد کر رکھتے ہیں۔
 کامل سمجھو۔ اور پھر پورے صحت از رنگی کی قدرتی اور حسی حالت ہے
 کوئی دیگر بار۔ اس کے منہ سے ہے۔ غیر فہ۔ تی حالتیں بطور عامہ تشریف
 سے مازا ہوتی ہیں۔ خدا نے ہماری تکلیف اور آزار پیدا نہیں کیے یہ
 انہیں کی اسی گل رنگائی مائل ہیں۔ اور جس قانون کے زیر اس کو لہر کرنا ہے
 اس کی جملہ اور قدرتی ال کا سبب اور چشمہ ہے۔ اور ہم اس کو اس قدر سمجھو
 کے عادی ہیں کہ اگر ہم ان کو قدرتی خیال نہیں کرتے۔ ہم اندر ہی اندر
 باہر سمجھتے لگے ہیں۔
 وہ دلت آتے والے ہیں۔ حکیم جسم کو تندرست نہیں کرتے گا۔ ملک مائل کا
 علاج کریگا۔ اور یہ آگے تسم کو تندرستی دے گا۔ دوسرے الفاظ میں
 کہو کہ سچا حکیم تالیق و استاد ہوگا۔ اور ہماری کئے لائق ہوئے کے بعد
 تندرست کرنے کی کوششیں کے تیار ہے ان کو آخر طرح تندرست رکھنا ملک
 اس سے طریقہ مکر یہ بات ہوگی کہ وہ وقت آئے والے ہیں جبکہ ہر شخص اپنا
 حکیم آپ ہوگا۔
 ہیں جس حد تک ہم اپنی سہی کے مالا تہ تو میں کئے ساتھ ہماری
 پیدا کرتے ہیں اور اس طرح جس حد تک ہم مائل اور روحانی طاقتوں
 سے زیادہ ہر واقعہ پیدا کریں گے ہم اپنے جسم کو تیار کر کے
 ہیں کہ کم اعتقاد۔ یہ ہمیں ملک کو تیار کر دے۔
 اگر احسام کے مالک آئے ان کی ماس کم نوجہ معطوفات کے اور ان کا دیا
 رکھیں گے پھر اس کے گول کے احسام کی مہر امتیاط کچا دے گی۔ بطور قاعدہ
 جو کہ اسے احسام کی نسبت کم سوتے ہیں ان کی سبب اچھی موی ہے۔
 کئی لوگ جو احسام کو اس سے رقیق کرتے ہیں کہ معطوفات کرتے ہیں یہ اکثر
 رہا کرتے ہیں۔
 جب کو جسم کے اندر مائل اور روحانی طاقتوں کے
 اور اس کے مائل اور روحانی طاقتوں کے

ہر قدم لگا کر شروع کیا اور زندگی کا زیادہ تر متین پہاڑ تیار کیا۔ ہم اسی
 کمرہ میں مصروف رہے۔ اور اس سے لے کر ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰۰
 میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ یا سب سے کم سے اس کا ایسا پہلو اچھا
 کیا جاتا ہے۔ جس میں فکر اور گفتگو ہو۔ یا قلم اٹھائے نام لے۔ یا ہو سکے ہو کہ
 تمہارے نام سے تصریح کیے واسطے کوئی وقت نہیں رہا۔ پھر تم سے پتہ چلا
 کہ سب سے زیادہ لکراؤ کے لئے حالات خراب کر لئے ہیں۔ اور اس کا سوا سب سے
 عمر ڈھنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور بلا وقت اس کو ملے۔ کہ غلطیوں کو
 بدل کر یا شروع کر دیا ہے۔ گویا اس تمام باتوں میں اسے مائل کو خیال
 کی کہیں اور تردد دلہر کے داخل ہوئے۔ کہ واسطے کو دل دیا ہے۔ خیال
 توں اور گفتگو میں ملوث کر جاتا ہے۔ تمہارا سبب اس کا دیر
 عناصر کے طور پر آنے کا آئینہ ہے۔ جس کی نہ تمہارے دل سے لے کر جسم
 کی جا سب سے رہی ہے۔ سب سے زیادہ سال گذر چلے ہیں۔ یہیں اسی حرکت
 محنت اور بوجھل جھڑپیں ہوتی ہیں اور تپ کر اس درجہ میں پہنچ جاتے
 ہیں جو حورہ سال کی عمر میں کچھ مشکل نہ تھا۔ اس میں تمہارا دل بے
 سبب ہم کو بھروسہ عناصر کی سبب لہر بھٹاتا ہے اور اس میں جسم و سبب
 متاثر گناہ ہے۔ جیسا کہ اب ہے۔

اس میں بہتری کی صورت شاید صحیح ہوگی۔ اور صرف خیال کی نا امانی
 ہمارے دل کی نہر کو چاروں طرف سے جاری کرنے سے ہی بالاترین حالت
 سے بہتر بن کر کام کرنے کی اجازت دے گا۔ اور نہ ہمارے ماضی کو طاق
 خیالات کی بجائے موروہ کرنے سے یہ مدعا سراٹھائے گا۔

ہماری نفس کے احسام ہی حیوانات کی طرح گہرے ریاہ میں گہرے
 اور نیچے پہنچ گئے ہیں۔ ہمیشہ بہ صورت یہ ہیں جسے کی روحانی علم کی رقی
 اس تناہی کو واضح کر رہے ہیں۔ اور نہ دیکھ سکتے ہیں۔ اہم باتوں اور غلبہ سے
 کس طرح ان کو ناسمجھ ہیں اور کہ اندھا دھند اس قانون اور جذبہ
 کو استعمال کرنے سے جیسا کہ گہرے اہام میں پھنسا رہا ہے۔ ایسی اجسام کو

ہیں۔ جیسے کہ یا کہ خیالات، ماکہ و عبادت، زندگی کو واسطے لاری ہیں۔ میں اس
ذہن نشین کر دوں گا کہ نرخی کی نسبت درست طامہ و ماکہ و اور ہر ایک شخص پر
سے زندگی کے دعووں کے مقابلہ پر اس سے کام دے۔ میں ہمارے کوہوں گا
کہی مایوس نہ ہو۔ صحت کے متوقع اور حوس رہے ہوں۔ ہمارے خیالات اور دیکھ
صرف ہمارے حکمت کے حقیقی حدود ہیں۔ کیسی شخص کی کامیابی یا صحت
نہی اس کے لیے۔ سے بڑھ کر نہیں جانی۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہم نواسطے
حدود خود قائم کرتے ہیں۔

عالم میں ہم جس سے بھیجس پیدا ہوا ہے، دہا تنفر جسد بعض نیت
اور اشقام سے انہی کا بدل پیدا ہو گا۔ ہر ایک شخص خیال سے اسی قسم کے
دیگر خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح اس کا سلسلہ آگے جاری رہتا ہے اور
ہماری دنیا کی اولاد سے پڑھ جاتی ہے۔ آئندہ متجا حکیم اور ماں یا باپ
حکم کا اس قدر ادویات سے علاج نہیں کرے گا۔ جس قدر کہ ماضی اصولوں
سے کام لے گا۔ آئندہ ماں اسے سختہ کو غصہ۔ تنفر اور جسد کے سکار کو دیا
کی مشہور اکسیر یعنی محبت سے علاج کرے گا۔ اس کی۔ آئندہ لائق اہلبا
آئندہ لوگوں کو خوش طبع نیک بینی اور نیک اعمال اسی ہی صافی صحت کی واسطے
پا بگی عیب کہ ماضی کو واسطے معوی خیال کیا جاتا ہے اور کہ بتناش باطن
اور بہ کی طرح فائدہ پہنچانا ہے۔

ہماری جسمانی صحت ہمارے باطن کی صحت اور توانائی کی طرح اسی
پر موقوف ہے جو کچھ ہم جو دیتے ہو، ہمیں معلوم کر لیا ہے کہ زندگی کی مخالفت
روح میں جو سب زندگی کا مفع ہے کسی صحت یا بیماری کو دمل نہیں ہے
اسے آپ کو اس بیانیہ زندگی کے ساتھ ہم رنگ کر دو۔ اس کو جو پہچانو۔ اور
ایسے آگیا اسکے بہاؤ کے سلسلے پر بادہ نہ مراح کر دو۔ تب کامل اور تروتازہ
ہوئی والی صحت ہمارے حق آئیگی۔ چنانچہ کسی صاحب نے کیا جواب کہا ہے:-
”نیک ہمیشہ بدی کو فتح کر لی ہے۔ اور جس راہ سے در کا گزیر ہوا ہو اس
پر صحت جیتی ہے۔ غرض کہ انسان حسب سوجنا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے تب

اور اسی گھنگوٹوں کا سبب بھی کہی متوجہ نہ ہو۔ بیماری اور علامت کا کہی نہ کرے۔ اس کا نام زبان پر لائے سے تم ایسے آپ کو نقصان پہنچائے ہو۔ اور ایک کہی جو تمہاری مات سنتی ہیں۔ اُس باتوں کا ذکر کرو جو تمہارے سامعین کو سننے کے لئے بہتر کریں۔ اس طرح تم ان کو طاقت و قوت دلاؤ دو گے۔ کمزوری اور علامت سے سر بہرہ کرو گے۔

حالتِ نفسی متوجہ ہو یا ہمیشہ نقصان پہنچاتا ہے۔ جسم کی نسبت ایسی ہی صحیح بات ہے۔ جیسی کہ دیگر اشیاء کے متعلق ہے۔ ایک کامل حکیم کے کلمات دیں جس نے ماطی علامات کی طاقتوں کا بھی بہت کچھ مطالعہ کیا ہے۔ آپ سے کہنے کے قابل ہیں:-

ہم بیماری کا خیال کرنے سے کہی صحت حاصل نہیں کر سکتے جس طرح کہ تمام بیماریاں سے کمال کو نہیں پہنچ سکتے۔ لہذا ہمیں صحت اور بیماری کا اعلیٰ و برتر خیال رکھنا چاہیے۔

ایسی صحت کے بارے میں کہی اس بات کا تذکرہ نہ کرو جس کے تم اپنے اوپر کرنے کے مخالف ہو۔ اس پر عوارض سیر نہ دہندہ دوہ نہ ان کی علامات کو شمار کرتے رہو۔ کہی اسنے آجکوا اس مات کا مفکون نہ ہوئے دو کہ تم اپنی ذات کے کامل مالک نہیں جس مافی علامتوں سے والا و برتر ہوئے کے واسطے سرورِ اصرار کرو۔ اور کہی وقت کے غلام ہوئے کا اعتراف نہ کرو۔ میں سچوں کو اتنا فی عمر میں یہ سکھانا شروع کروں گا کہ خیال کی صحت بخش عادات۔ بلند خیالی اور زندگی یا اگر کسی سے اسنے اور بیماری کے مابین ایک نہ ہر دست سیدہ ماہ قائم کرو۔ اور موت کے حالات اور امراض کی صورتیں اور محالہ خواہشات مثلاً تنہا کدورت اتمامِ حیات۔ نفس پرسی کو اسنے یا اس پیشگی نہ دو۔ اس طرح بدی کرنے کی انتہا میں طے سے سچے گئے۔ میں اس کو یہ نفس دوں گا کہ خراب ہوا۔ خراب ہو گا۔ اور خراب شرب خوں کو خراب کرتے ہیں جسے جسم کا خراب خراب گونٹ۔ اور اخلاق سے خراب ہوئے ہیں۔ میں اس کے دلوں پر نکتہ پس کا بھر کروں گا کہ تندرست احسام کے واسطے تندرست حالات البتہ ضروری

نماں دگر عسیر یا را فرار نہ کرو کہ نہی آدم اعصاب کے یک دیکر اند۔
 حسب سب لوگوں کی زندگی کی ایک ناکست کا واقعہ کامل طور پر ہماری ہم
 دفراسٹ میں آجاتا ہے۔ یعنی کہ سب ایک ہی بے با بال جنتہ سے حقتہ
 لیے والے۔ اور کہ ایک ہی زندگی ہر ایک لیتہ میں سے تب نقصان معدوم
 اور نہ مسدود ہوتے ہیں۔ اور محنت مودار ہو کر حکومت کرے لگتی ہے
 اس کے بعد جہاں کہیں ہم جا لے ہیں۔ اور جیکے ساتھ ہمیں ساتھ لڑنا
 ہے ہمیں اس کے اندر خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ ہر ہم مرضی کی تلاش کرنے
 ہیں اور یہ ہمیں مل جاتی ہے۔ اور یہ ہمیں ہمیشہ ہمراہ آدرتات ہوتی ہے۔
 اسکی بڑی صداقت میں کہ جو شخص تلوار اٹھاتا ہے تلوار سے بنا ہوا ہوگا،
 ایک ہر اساطیہ تک واقعہ ہے۔ حسب خیال کے جذبات کی لطیف طاقتیں ہماری
 سمجھ میں آتی ہیں ہم فوراً اس بات کی تہ کو پہنچ جاتے ہیں کہ ان لوہے اور
 دوسرے کی سست سہر کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جذبات ہمارے
 جسم سے نکل کر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے باطن میں بھی دلسم ہی خیالات
 تغیر پیدا ہو کر کیجئے والے کی جانب یرداز کرے ہیں۔
 ہر ہم ہم جوش تغیر یا فتنہ کے قہم کو سمجھتے ہیں جن کا اثر ہمارے جسموں
 پر پڑی ہوتا ہے۔ تب اس کے نقصان اور گرانہاری کا موازنہ ہماری سمجھ میں
 آتا ہے۔ یہی بات اس قسم کے عام دیگر خیالات جو نشوں۔ حد۔ مکتہ عینی۔
 تغیرات اور حقارت برصادق آتی ہے۔ اہم میں ہمیں معلوم ہوگا کہ دوسرے
 کی نسبت اس قسم کے خیالات کو اپنے دل میں جگہ دینے سے مد مقابل کی نسبت
 ہمارا زیادہ تر نقصان ہوتا ہے۔
 اس کے بعد جب یہ خیال کامل طور پر ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ تمام
 غلطی گناہ۔ قصور کی تہ میں خود عرضی ہے۔ اور خود عرضی نادانی پر مبنی ہوتی ہے
 پھر ہم کے افعال کی طرف بہ نظر نرم دیکھتے ہیں۔ ادا ان آدمی طہر سے حقتہ کو نقصان
 پہنچانے سے اپنا فائدہ تلاش کرے کے در پے ہوتا ہے۔ اپنا خود عرضی شخص ہی
 نادان ہوتا ہے۔ سچا عقلم ہرگز خود عرضی نہیں ہوتا۔ بہ اس امر کو سمجھتا اور

ملکہ یزدادہ ہو کر خدا کے ساتھ ہم ہمیشہ رہو ۔
اس طرح یہ کمال معاملہ ایک دفعہ میں سمجھنا سکتا ہے : اور اس کے ساتھ
وہ لے ہی ہو، سب نعمتیں حقیقی ہستی کا علم حاصل کر دے۔ جب اس میں کوئی کمی ہو گئی
تو بتوں کی ملاقات حاصل ہوگی۔ اور اتم اس کی تحصیل کو محسوس کر لے گا۔ کہ
تمہارے جسم میں کون سے حالات ظہور میں آئے ہیں۔ انکو مغالبت روح
کیا ہے؟ ہمہ تن کی کیا کر فی کیا ہے۔ نہایت حد تک مری تمہاری مرضی ہوگی اور
تمہاری مرضی حد تک اور خدا کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے اور جب ہمیشہ
خدا کا ساتھ ملکر رہنے کے قابل ہونے سے حدائی کے خیال کو اپنے دلوں میں راہ
نہیں دیتے۔ تب نہ صرف بیماری صافی نہایت ہی اور خفیف ہی درکار
رہے گا۔ بلکہ تمام حد حاصل پایا میٹ ہو جائیگی۔

تب خدا کی خدمت میں جوش رہو۔ تب یہ تمہاری دینی خواہشیں پوری کرے گا
تب تم دن بھر کہتے رہو گئے کہ جو تم تمام ممالک میں لفرے دینے ہو گئے ہیں بلکہ بہت
بھاری مرآت ملے گی ہے۔۔۔ اب تم حقیقی زندگی میں آ جاؤ۔ اور آئے اور پہنچے
ہوئے اس میں مرآت کر جاؤ۔ یاد رکھو کہ وہی شخص بہترین ہے جسکی مرآت
تمہاری جیسی شاہی ہو۔

محبت کا سر طاق اور پیر

یہ عنایت محبت کی روح ہے۔ جس کو میں ہم اس کے ساتھ ہمہ تن کی پیدا
کرتے ہیں ہم محبت سے اس قدر مہمور رہ جاتے ہیں کہ ہمیں سب میں سبکی ہی سبکی
لظہر آتی ہے۔ اور جب ہمیں اس بات کا اور ایک نصیب ہوتا ہے کہ ہم سب
اس مغالبت روح کیساتھ ملے جلتے ہیں۔ تب ہمیں یقین آتا ہے کہ ہم ایک
دوسرے کے ساتھ دلبند ہیں۔ اور جب یہ امر ہمارے دل میں پیشو ہوتا ہے
ہوتا ہے۔ تب ہم کسی شخص یا کسی شے کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ اور ہمارے
دلوں پر لفظ کالج ہو جاتا ہے۔ کہ ہم سب ایک ٹبر سے جسم کے ادھار ہیں۔ جسکی
منبت حضرت سعدی شیرازی فرماتے ہیں جو غور و درود اور دروگر

میں انکے عظیم ساٹھکے اصول یا باجانات ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دماغی طاقتیں
 ساہمہ مار کر کے کوسٹیں پہلے تکڑا کر دیا کرنا چاہئے۔

حصہ در حصہ یہاں کرینگے اس قدر ہمارے ساہمہ دیا کرنا چاہیے کہ جیال میں ہر
 دست حد نہ پہنچیں جس قسم کا حال ہو اسی قسم کے حد بات سدا ہوئے ہیں ہر انکے
 جیال اپنی فہم کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ ہر جیال اس قسم کی تاثر سے لدا ہوا ہے کہ اسے جو
 اس انجی جہلت کے منطقی ہو کیونکہ ہر اسکی غلبہ ہوتا ہے۔ لہذا انکے ہر رنگ کا قول
 کہ "اسے ماطی خالاک کو پاک و صاف کہو۔ حدانی طریق اس قدر پیچیدہ ہے کہ یہ کلہاٹ
 اور لافتر کا ڈھانچہ قائم کرے ہیں۔"

مجھے ایک دوست کا حال معلوم ہے جو ہمیشہ اسے دل کے اندر کو ایسے ڈھنگ
 پر کہتا ہے کہ یہ حد۔ بصورتہ جیال محمد کو ماہر ہیچنا رہنا ہے اور سب لوگ
 اس کے ساہمہ محمد کے قیام میں اور حسبہ مارن ہماری سمجھ میں آسانی ہے کہ جیال
 کو ٹھیکے باسوا ہوئے سے پہلے تاثر پیدا کرنا ہے نہیں رہتا۔ تاہم تجربی معلوم کر سکتے
 ہیں کہ یہ کس طرح لگانا صرف انکی جائزہ ہی نہیں جنکے سا کہہ اسکو سالہ ہو بلکہ تمام دنیا
 یکجا حرکت کر رہا ہے۔ اور یہی حال اس محنت، تمام اطراف و مواسات اسکی جانب سے
 چلے آ رہے ہیں۔ ان حد بات کا جیوا مایہری بہت اثر پڑتا ہے۔ لہذا جو ان ہوا
 سے پھر پھر دور ہوئے ہیں۔ لہذا ہمارے جیال ان ہمارے ماطیہ والاب اور جواہرات
 کا اسیرانوں سے پھر پھر اثر ہو نا ہے۔ لہذا ہم جنکی جواہرات میں ہم اسکی جانب
 سب لافتر سے کو دڑاتے ہیں اسکو فالہ پہنچا ہے۔ اور جواہر ہم جیال کو دلیں رہیں یا
 نہ بال تیرا لیں آ کر کیا سال اثر ہوتا ہے۔ اور حسبہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسے ہماری محنت
 کی محنت کا کیا ہی جلد ہی موتہ دیا ہے اسباب کہ جہاں کیجی کی زبان کوٹ کر فرمیں
 جس دنیا میں ہیں صرہ ودا ہوا دہاں رہتہ اور علیہ سے کیسا خط آتا ہے اس قسم
 کی دماغی فہم رہتے ہیں۔ اور اسطر سے کی حد جہاں کیجی ہو ہر کہتا ہوں کہ یہ کہ جہاں
 ہم اس اعلیٰ ماریل سے پہنچتے ہیں جس پر ایک انسان کی مدد ہو ہر حد اطر آتا ہے اور
 ہمیں ہر شے سے جس میں اسے اسے لایا ہے ہمارے ہاں ہر ہاں دیا ہے کہ وہ
 ہوتی ہے جو ہمیں ہر شے سے لایا ہے ہر شے لایا ہے۔ یہ وہی ہے کہ وہ

سچنا ہے کہ جو تکہ پر طر سے جسم کا عھو ہے اہد اس قدر سالم جسم کو فائدہ پہنچتا ہے
بر اسی قدر جو دھندلہ ہو یا بچہ۔ اس لئے ہر اسے واسطے اسی جفر کا تلاش
ہیں کرنا جس سے سب انسانی ذات کو مساوی بناتا رہ سکے۔

اگر تمام حرایم و بدویرتہ اور مصلحت کی تدبیر خود کر رہو ہے اور نادانی
یہ فرض کی بنا دے ہے۔ اچھا ہے ان میں یہ کسی کے آثار و لطائف سے لیکر اس
وقت اگر ہم اسے باطن میں لے سکیں اور ہر وقت رکھتے ہیں اور ہمیں ہر ایک خاص
میں اس کے ساتھ ہمارا سالہ ٹرسٹے کی ہی دل آملی ہے۔ ہمارا ہی خدا کیساتھ
بات کرتا ہے۔ تب حجاب و بیاہ ہے اور نہالی اطر آتی ہے۔ اور یہ بیان
ہاگتا ہے۔

لعل دہ میں لوگوں کی رانی سنا ہوں ”مجھے اس میں کوئی خوبی نظر نہیں
آتی“ اگر واقعی نظر میں آتی ہے ہم اچھے طرح دیکھنے والے نہیں ہو خود نہ نظر
تعمق دیکھو۔ سکو ہر اک انسانی سرچ میں خدا نہائی دینکا پیر و سرچ ہے
انسان کے اندر سرچ مالا اور سہ۔ یہ پیرا وہ صادق اور بہترین سمجھنا ہے علامہ
ہو کرتے تھے۔ ان کے ہر انسان کے اندر خدا نظر آتا تھا۔ کہ کہہ لیں یہ پہلے اسکو
اپنی اندر شناخت کیا۔ یہ گہ گہ گاروں اور فاضل کے ساتھ ملکر کہا کرتے تھے یہاں
اور فرسیدوں کے ساتھ مل کر کرتے تھے۔ وہ اس قدر اپنی مذہبی میں عین ہو کہ لودہ والی
ان کو سنی اندر خدا نظر آیا۔ لہذا ان کہ انہی اس دفعہ کا کہی نہ اس سے ہی نہ آیا۔

ہم جس قدر کسی میں بدی یا خد کا خیال کرتے ہیں اسی قدر ہم اسکو برکوار سمجھتے
ہیں۔ اور جس قدر سمجھ کرکتا ہو اور دوسروں کے خیالات سے دور ہو یہ یا ہو ہم اسکی
برکوار ہی میں حصہ لیتی ہیں جس قدر دوسرا شخص ہمارے بال میں ہو۔ اسی طرح ہم
ہم کسی شخص کو راستہ سبک اور تھپتھپتے ہیں راستی نیکی اور سچائی کے خیالات کا اسکی
جانب میلان ہو اسے پسند اس کی حال و چین کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر ہم اسے
دل ان سبب کے ساتھ پیدا کریں جس کے ساتھ ہمارا مینا ہو۔ ہم ان میں
محبت کرنے کی کشش پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کے بدلے میں دلچسپی شریک
دیکھیں انہوں کا انکی جانب سے ہمارے ہی طرف میلان ہو تا ہے۔ اس بلکہ

میں کشن پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جو مکہ یہ باس سمجھے ہے کہ جس دروہ نہار سے نکلا ہے
 سب کو اسطے محبت بہری ہو۔ اسی قدر ہم دوسروں سے ایسی جانب محبت کر کہیں جو ہو
 اور جو مکہ اسکا ہمہار سے دلہنار ہو ناہی۔ اور اسکی دساطب سے جھم بہ۔ لہذا احباب
 کے اس جذبہ کو باہر سے بہت دھولہ ہے۔ نہ سیم انکو سوا میری طاہری اور ماطہ
 زندگی میں مار کر رہے ہو۔ اور اسطرح ہمہاری زندگی اسکی اثر سے شاداب دسہنہ
 ہے۔ تھرادر میں فصل تمام دیگر حیالات خلاف سحر یا خلاف قدرت ہیں اور عالم کی
 دواہی تہیہ کے مطہ ہیں۔ مکہ مکہ اگر محبت کرے سے فالوں کو اور اگر ماہے نہب اس کے
 مخالف سب مانتیں ہر حال اور کوڑ پیوالی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی کیا ہے
 جو کہ دروہ والہ سہی نہ کسی نہ کسی شکل میں ہو اور یہ سب کے بغیر ہیں رہتا ہے اور اس
 سے کہ بطرح گہر نیز نہیں ہو سکا۔ اور اس خاص قسم کی خلاف ورزی کا نتیجہ کیا ہے۔
 جب ہم حالات عقہ تھرہر حد بعض۔ مکہ معنی مائعک کے معلوم ہوتے ہو تو جہم یہ
 رہ رہا ایشید کہ تھے ہیں اور نہیں گہرا یہ ہیں اور عوصہ یا کہ خاص خاص قسم کے اہر میں ہو کر
 ہوئے ہیں اور اس کے بعد نہتا ہے ماطہ ملک اور تہا کہ اسے دیگر اسماں کے باطنوں سے
 دلچسپی اترتہاری جانب رجوع کرتے ہیں اور ہم ملک جذبات تہا کی عداوت کیا ہے
 قاہہ کر ہوا لے علی کو مدد دیے ہیں اس محبت سے محبت سدا ہوتی ہے اور ہر سے نفرت محبت
 اور خیر جم کو طافز نہ کہنی ہیں۔ ہر اور عداوت کو کھٹا ہے اور اہ کرے ہیں محبت رہہنگی کوڑ
 کا لطف دے ہے تھرہر سے عداوت نہ کرنا ہے۔ واما اول کیا خوب فرما ہے۔ دھال دار دل
 اور بہادر اور عالم نہا کہ اس میں ہیں۔ دساکوہ دھو کو ہمارے پار بہرین
 مرقوہ ہو۔ اور یہ رہی ہی ہو کہ اس امقا "جہم دو۔ اور بہاری دلیں مجتہ کا ہما
 شروع ہوگا۔ اور ہر جہاں ہر درت کو دس طاعت کا سہارا ملیگا۔ ایمان لاو۔
 اور تہاری احوال اور افعال میں ہمارے دلوں کو اعتماد ہوگا۔
 میں بہنہ ہوں کہ وہاں اس شخص کا کمال ہے جو مجھے تھرہر کیا ہے مالاکہ سکر دس
 اسکی نسبت کوئی اسکا حال نہیں۔ لہذا میرا دس ہو سکی کوئی دہرہ نہیں رہا۔ اسکا
 ہوا ممکن ہے۔ اگر ہمارے ماطہ باطنہ میں محالہت کا کوئی حال نہیں ہو تہا
 بہت ہو کر سے دس نہیں ہو سکتے۔ تھرہر نفس حالو کہ یہ صورت قائم نہیں ہو سکتی۔ کہ

میں لائے سے ایسا کر سیکھتا ہوں۔ اس طرح ہم اس کو اپنی بلند سطح پر لاد سکتے۔ مگر یہاں کہ ہم
 کسی کو مرد بہن دیکھتے ہیں۔ تاکہ کہ ہم اس کی مثال سے اپنی ہر دیکھ کر اگر ہم اس کی جودی کو دیکھ کر
 کر دوں۔ ہم خود دوسرے کی ہر دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم مقابلہ ایسا کر سیکھ کر۔ ہم ہر دیکھ کر دیکھ کر۔
 اگر ہم ایسا کر سیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 اس کا خاصا شوق ہے۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 کو ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 شکایت ہے۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 کر کے ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 ہو۔ اور اس سے ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 اس طرح ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 ہر دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 عام انسان کی زندگی میں ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 سکھ دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 اور اس سے ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 بات کو بھول جاتے کہ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 ہیں کہ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 جب جھانکے ہیں ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 رہا ہے اس کے ساتھ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 میں دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 کر دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 آقا پرانی دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 کوئی شخص اس حد تک انسانا فہم ہو سکتا ہے۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 ماحریر یہ ہو کر دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔
 دوسرے شخص نے باطن میں کسی طرح دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔ ہم دیکھ کر دیکھ کر۔

ہماری طرف سے خیال رکھنا چاہیے کہ جس طرح وہ دوسرے شخصوں سے مل کر رہتا ہے اس کا اندازہ
 سے لے کر اس کے گھر اور ملک میں کے خیالات سے معاملہ کر دے۔ اس طرح ہم اس کی تاثیرات کو
 اس قدر سے اتار کر دے کہ وہ ہمیں ضرر پہنچا نہیں سکیں۔ یہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے
 اور درودست ہوئی ہے۔ یہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے اس سے پہلے
 ہم نے اس کا واسطہ دے دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 چلے، اس سے ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کچھ حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 سے ہم نے اس کو دے کر دے دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 پہنچ سکیں گے لیکن اس سے ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کے قابل ہو گئے۔ حالانکہ یہ ہر کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ہو رہے ہیں جو اس میں محنت کو عمل میں لائے۔ اس طرح ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 بلکہ اس کو ہی جو ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 سے کر دے اور کچھ ہی کا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 اشارت سے ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 حواض سے ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 زیادہ بدی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ہو گئی، اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 اور ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 سے ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

سچا دانا جو امر ہو یا دوسرے کسی شخص کو ایسا دہرے، ہم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کانوں میں سنائی دے گا کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کے طرح کر دے، اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 دیباہی سے نواز کر دے گا کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 تو اس سے آگے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 علیٰ ہستی کو کام میں لائے گا کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

کہ ہم دوسرے شخص کی جو خدمت معلوم کر سکیں ہیں وہ یہ ہے کہ اس کو ایسی مدد دے
 کرے جس کے قابل کریں۔ اس کو ہر حال میں مدد دے گا۔ اس کو کفر دیکر نہ کہے۔ خواہ یہ بالظہور
 ہی ایسا نہیں۔ کیونکہ ان کا دین خاص تھا۔ حالات یہ ہو رہے تھے۔ لیکن کسی کو ایسی
 مدد دے کہ اس کے قابل کرے۔ اس کو نہ دے۔ کاشمیر نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ہمیشہ اس
 کو جو صلہ دلا اور رخصت ہو گیا۔ کہ یہ کہہ رہا تھا اس کو کہ مدد تو دے دیجئے اور
 ہفتہ وار مدد کی کیا بات لہجائی ہے۔ کسی شخص کو ایسی مدد دے کہ اس کے قابل کرے
 کیونکہ اس سے ترشہ کر لیں۔ اس کو ایسی مدد دے کہ اس سے واقفیت پیدا کر لیں
 اور کسی کو یہ واقعہ۔ ہذا کہہ کر دے کہ اس سے ترشہ کر لیں۔ اس سے ترشہ کر لیں کہ اس
 کو ان طاقتوں سے آگاہ کیا جائے کہ اس کی مدد ہے۔ جو مدد دے دیتی ہے۔ اور
 اس کی مدد ہے۔ اور جو طاقتیں یہاں ہیں ان سے پہلے اور کامل طور پر واقف
 کر دے کہ اس سے ترشہ کر لیں۔ اس کو مدد دے کہ اس کو مدد دے کہ اس کو مدد دے
 طاقت کے ساتھ انہی طاقت سے آگاہ کیا جائے تاکہ ہر ایسے آئیں اس کے سامنے
 دیکھیں۔ اور یہ اس کی دساتھ سے کام کریں اور اس سے آپ کو عالم شہود میں لائیں
 یہ ہمیں معلوم ہو گا کہ یہی منظم صداقتیں ہمارے سوشل حالت کے حل کر دے
 کہ یہ ہیں۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ جب تک یہ کامل طور پر سمجھ میں نہ
 آئیں اور سر بلند نہ کیا جائے ہمارے سوشل حالت کامل اور مدد کے طور پر حل
 نہیں ہو سکیں گی۔

اور دانی کی مادتاہت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کتنا ہی ہونے کے بعد اس مے ماں تکتی سے باہر اس کو کرنی طاقب نظر نہیں آتی جو سب کی نشیبیہ ہے۔

جب کوئی شخص اس واقعہ عظیم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور بیعت دانی کو اس طرح کے سامنے آئیے آگیا واکرنا ہے۔ اس وقت بھی تعلیم اور اسرار کی طرح برآتا ہے۔ جو پہلے یہاں تھے۔ اور اب آشکارا ہوئے لگے ہیں۔ بلاشبہ سچی تعلیم کی سادہ ہے جو ماطن سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح باطن سے مہر آتا جو لے یا یاں شکتی مے اس میں داخل کر دیا ہو۔

اگر ہم بیعتِ روح کی آواز کیجاں موعہ ہوں گے۔ وہ سب مابقہ ہیں۔ معلوم ہو جائیگی۔ جسکا علم ہمارے واسطے مفید ہے۔ اس طرح ہم ماطن ہوں گے۔ اور اسیاء کے اندر معلوم کرے کی طاقت ہم میں پیدا ہو جائیگی۔ نہ کوئی بے سارے اور نہ بے قوائیں یا حد مات پیدا ہوں گے۔ صرف مات یہ ہوگی کہ اس بیعتِ دانی کی روح کی امداد سے ہم وہ دیکھنے اور دریافت کرے کے قابل ہوں گے۔ جو پہلے ہمیں معلوم نہ تھا۔ اور اس طرح ہمارے نزدیک سے معلوم ہوں گے۔ اس طرح جب ہم کو صداقت کا علم حاصل ہو گا۔ ہم ان واقعات کے محتاج نہیں رہیں گے۔ جو ہمیشہ تبدیل ہوئے رہتے ہیں۔ پھر یہ ایسے اندر دی آسانی میں داخل ہو سکتے ہیں و لکھری کو لکھریا ہر دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب اسد واقعات سمجھ کر سکتے ہیں۔ یہی سچی دانی ہے۔ دانی خدا کا علم ہے۔ نہ دانی ماطن روحانی سے ملتی ہے نہ یہ علم سے داخدا کر جاتی ہے۔ اعلیٰ علم کئی استاء کا علم جس پر دستِ یادداشت سے حاصل ہوتا ہے۔ نہ ماطن صفائی سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ دانی علم سے دور آگے جاتی ہے۔ امداد علم اس گہری دانی کا جس ایک سو گ ہے۔

جو شخص دانی کی منزلت کو پہچان چاہے۔ اس کو تمام دماغی خود کو حیرت یاد کنا چاہیے۔ اور ایک چھوٹا بچہ ہو جانا چاہیے۔ بصورتِ یاد رہیلم ہی قائم کے ہوئے آرا اور اعتدال نہ ہمیشہ سچی دانی کی سہ راہ ہیں۔ یہاں

یا خود کے جذبات سے ہمیشہ خود کشی بردہ ہوتی ہے یہ صداقت کے داخل ہونے کا دروازہ مسدود کر لیتے ہیں۔

ہم اسے گمراہی اور مایوسی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس کی دنیا ایک لیکل اور سیکل دنیا میں دیکھتے ہیں۔ وہ اسی عقلی فکر کے باعث اسے اس باتوں اور تعصبات میں اس قدر مستغرق ہیں کہ صداقت کے رسد پر وسیع اور بارہ الامام ان کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اور یہ سراسر نیربی کرے اور یہ سیکل کے کٹر اور کد ہوئے جاتے ہیں جسے کہ صدائے حق اور حق کہہ سکتے ہیں۔ قابل ہیں رہتے۔ دنیا کی ترقی میں مسند پر بیٹھے اور دے دے کے بجائے سچی کی گاڑیوں کو انکا بنولے پتھر ہوں گے۔ گمراہی کا سارہ ہو سکی ہوگی تو یہ نہیں کہ کسی جہاں سے رفتہ رفتہ بہ ڈوٹ ڈوٹ کی جگہ پر عائن گئے۔ اور خدا کی صداقت کی فتح کی گاڑی بردہ آگے لے کر مٹی جاتی ہے۔

جب دعائی الحکومت کا تجربہ ہو رہا ہے اور عقلی کارروائی کے قابل ہیں ہوئے ہیں تو ایک مشہور انگریز نے جو سائنس کا سرکلوں میں بہت مشہور تھا ایک ایسے چوڑے پمفلٹ میں نام لکھا تھا کہ اسکا سحر جہاں رانی میں استعمال ہوا یا نکل نامکن ہو گا۔ لیکن اکی انداز سے کہی ممد و غور میں کہ سیکل کے۔ کیونکہ کسی جہاں میں اس کے استعمال کے واسطے کوئی ایسا سیکل نہیں ہیں ہوگی۔ اور طرفہ یہ ہے کہ جب پہلا جہاں انگلستان سے امریکہ کو روانہ ہوا اس کے لمحہ میں اس پمفلٹ کی پہلی اشاعت کی کئی کاپیاں موجود ہیں۔ اور ہمیں تکس ہیں۔

یہ بلاشبہ درجہ ب و اقد ہے۔ لیکن اس سے لے کر وہ شخص جس نے نویت جو محض اس وجہ سے صداقت کو دیکھا نہیں جانتا کہ کسی معبد پہی و عیور نے اسے نہیں لکھی بلکہ مقررہ عقار یا اہم سے ملاتی ہی بلکہ اس متصاد ہے۔ حالانکہ انکو اس پہیل کر یا لارم ہے۔

ایسی روح میں کسی کو کیا ہوگی کہ عالم کا نام لال اس کو میں ہے ایک نویت عہد میں ان مو۔ ڈیزائنر کی لٹاں ہیں ہر سیکل کو پیشا

سکے اتالیق کہا اُسے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ سچا اتالیق کبھی دوسرے کی جگہ
سے سر جہاں ہو نا بد نہیں کرے گا۔ سچا اتالیق وہی شخص ہے جو ایسے شاگرد کو اس
کی اسی ذات کا سچا علم دے گا ہے۔ اور اس طرح اس کو اسی اندر دینی طاقتوں
سے ماہر کرے گا ہے۔ کہ خود ہی امانت جہاں ہو سکے۔ باقی سب سرمدوں کی نسبت
ہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ شخص ذاتی اعراض۔ ذاتی قصدیت مادائی فائدہ کے
واسطے ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے جس شخص کو عام صداقت کے وارث ہونے
کا دعویٰ ہو تو شخص متعصب۔ احمق بدستگال رہے۔

مشرقی علوم میں ایک مذک کافسانہ درج ہے کہ ایک مذک جاہ
میں رہتا تھا۔ اور نہ کبھی اس کے ماہر ہیں آتا تھا۔ ایک روز ایک دوسرا
مذک جسے سند رکاز بننے والا تھا۔ اس جاہ میں آتا جاہ واسے مذک
لے جس کو اسی معلومات ٹرہا رکاز شوق تھا۔ اس کے پاس آکر دریافت
کیا کہ تم کون ہو؟ اور کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب میں ایسا حال ظاہر کیا
اور کہا کہ "میں سند میں رہتا ہوں"۔ "تھکا۔ سند؟" یہ کیا ہے؟ اور کہاں
ہے؟۔ "دوسرا" کہ بہت وسیع مانی کی سطح ہے۔ اور یہاں سے بہت دور
ہیں۔ "یہ کہا" سند رکاز جس قدر وسیع ہے؟۔ "دوسرا" نہت ٹرہا وسیع
ہے۔ "یہ کہا۔" ایک سمجھ کر طرف اشارہ کر کے "اس قدر وسیع ہو گا،
دوسرا۔" اسے بہت زیادہ وسیع ہے، "یہ کہا جس لمحہ سر پہنچے
چلے اس کو کہا کہ "وہ اس قدر ٹرہا ہو گا،" دوسرا "اس سے کہیں
ٹرہا ہے؟" یہ کہا۔ "بکس قدر ٹرہا ہے؟" دوسرا "میں جس سند میں رہتا
ہوں۔ یہ تمہارے سالم جاہ سے اس قدر ٹرہا ہے کہ اس میں لکھو کہا ایسے
جاہ سمجھ سکتے ہیں؟" یہ کہا۔ "چھوٹا۔ مکار۔ فرہی کسی کو کو اس کے پاس سے
جاہ سے نکل جا۔ مجھے تمہارے حسب فہم کہیں کے سامنے کوئی اسرار میں؟"
یہ بختہ وعدہ کہ تم صداقت کو پہنچاؤ اور صداقت کو آزاد کرے گی اور اگر
صداقت کو پاس آئے ہیں تو گئے۔ ہم ایسی خود داری میں رہو گے اور
تمہارے اپنے خیالات نہم کو احمق اور دلوانہ مانتے گے۔ یہ بات ہوئی

ادرا بی مشکل کو اسے ساہب لہجہ کر جواب آئے تنک ماکل سامتی سے ٹھہر جانا
کر مانتا اور کئی سالوں کے محنت میں اسکو کہی مالوسی نہ ہوئی۔ صداقت
کی عجیب بات چار ہی روز نہ ہو کہ اب لوہہ رک کر پتہ ہیں۔ اور ہر روز
صرف ایک دن کے گزارہ کیواسیٹے سا مار بلیا تا ہے۔ لہذا اس عالم
بہتالی میں ہیں جو اسکا اس سرور اعلیٰ کرنا لازم ہے۔ کیونکہ وہ کھڑے
سے دوسو اسی سدا ہو جاتی ہیں۔

سالگرہ داروں سے ایک شرط عائد کنگی ہے۔ اور ہیں اس شرط پر
عمل کرنا لازم ہے۔ تمام جو اسیوں کو خیر یا دیکھو۔ اور صرف صداقت کو معلوم
کرے کی آوازہ یہ ملے رہو۔ اور جو کچھ راستہ نہ ملے اسکو دیکھتے ہی اس
پر عمل کرو۔ اور صداقت کی محبت کے مسئلے میں کسی دنگر اس کو مت داخل
ہوئے دو۔ اور اس بات کو کہی نہ ہو کہ امید اور جو اشتعال دہا اور درپس
ہیں اور کہی ایک دو سر سے حد نہیں ہو سکتے۔ اور نہیں حلد معلوم ہو جائیگا
کہ تمہارا جو راستہ پہلے مار تک نہا بہ آسمانی متاعوں سے منور ہو رہا ہے۔ کیونکہ
اندر دنی آسمانی کے ساتھ عام سردی آسمان مل چکا کہ کام کر رہے ہیں۔ اسکو
عالم سکوت میں جانا کہہ سکتے ہیں۔ یہ اس رو تھی کہ محسوس کرنا اور اسکی ہر
سے چلتا ہے جو دنیا میں آئیوا لے ہر شخص کو سو کر رہی ہے۔ نہ گونا گوی روح
کی آواز سنتا اور اس کی ہدایت پر عمل کر رہا ہے۔ جو ہر رچی بالائے ہستی کی صدا
ہوتی ہے۔

روح ربانی ہے۔ اور اسکو دعا ایک روح کے ساتھ شہادت کر رہے
ہم سب باطن عیاں ہو جاتی ہیں۔ اور جب انسان روحانی اور سے منحرف
ہو تا ہے سب کچھ اسے یہاں ہو جاتا ہے۔ جب روحانی چہرہ چلے ہو جاتا ہے۔
تمام جسمانی اور عقلی فہم کی حدود سے بالائے ہو جانا ہے۔ اور جس حد تک ہم ان
حدود سے بالاتر رہ کر رہتے ہیں۔ اور اس بات کو سمجھنے کے قابل ہو رہے ہیں۔ کہ
جہاں تک حقیقی زندگی کا تعلق ہے یہ خیانت نردنگی کے ساتھ نہ کرنا کہ ہوئی ہے
اس میں اصل میں ہمارے سانی ہوئی ہے جہاں یہ آواز ہمیشہ سنائی دیتی ہے

کوئی رما دے تو صیغہ اور لہجہ امر نہیں۔ جو شخص کامل طور پر متوجہ ہو کر وہ کام
ما کام نہیں ہوتا۔ سب زندگی کا ہیصہ۔ یہ کہ کوئی شخص خواہ کچھ کرے۔ یہ رات
اور دن کے وقت خواہ سو یا باھا گیا ہو اس باب کی کہہ کہ ہنچا رہا ہے۔ اس قسم
کی زندگی ہم سوئے اور حالے برابر بسر کر رہے ہیں یہاں ہم سوئے کے معنی
اور حالت مدہاں اور دور حاصل کر کے کے معنی کچھ مذکورہ کیے ہیں۔
سوئے کی حالت میں شخص بیمار نہ جسم آرام میں ہوتا ہے۔ روحانی زندگی
برائے کام میں مصروف رہتی ہے۔ مدہم کو بہتر تارہ کر کے کیو اسطیج کی عداوت
اور مدار کی کے لکھنوں میں مادہ خارج ہو گیا ہو اس کو ہر حال کر کے کا ذکر
ہے۔ یہ تھکر کو ہر روز نہ کر کے کا ذکر ہے۔ اگر جسم کو کافی مدہ نہ ملے۔ اور اس
طرح خارج مدہ مادہ کی مران پوری نہ ہو جسم کمزور اور کھسکا ہے اور اس
حالت میں عارضہ با بیماری جلد لاجی ہو سکتی ہے۔ لہذا اگر لوگ اس حالت
کے مورد ہوئے ہیں۔ جلد زکام میں مبتلا ہو جائے ہیں۔ اس حالت میں بیرونی
بابتات ہم پر جلد اثر کرتی ہیں۔ حالانکہ ذہنی حالت میں رہتے ہیں ان کا دور
ہیں ہو سکتا۔ اور جب ان کا اس پر ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ پہلے کمزور حصوں پر
ہماں ہوتا ہے۔

ہم اسے احاطہ کو جس معمولی مصروف میں لائے ہیں یہ ہیں اس سے بڑھ کر
کام لینے کو واسطے دئے گئے ہیں یہ بات ان بدنامہ صورتوں میں خصوصیت
اس کے ساتھ صادر کی آئی ہے جہاں جسم ہی ابا آفا ہو۔ جس حد تک ہم اپنے
باطن اور روح کی بالاسرطافوں کو پہچان لے میں اس قدر جسم ان کی تاثیر
کے ماتم کم ہو سکیں اور شکل اور ساخت میں نہ باد نہ لطف ہوتا ہے
اور چونکہ ہم کو اسے اندر سرست کو مادہ ثابت نظر آتی ہے۔ اور اس کا تمام
بالا تریا کے ساتھ لگاؤ ہو جاتا ہے کہا فیہ لہ رد و کمر یاوں میں اسکی
بے اعتدالیاں قدرنی طور پر گہٹ جاتی ہیں اور زیادہ نہ سکیں بلقیل۔
درمضہ اکل و شرب یعنی حیوانات کے گوشت۔ شراب و دمنہ کی خواہش
مطلب ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ایسی شے استعمال کر کے جسکی طرف رغبت

اور کبھی خطا نہیں کرتی۔ اور اگر ہم اسکی پیروی کریں اور ضروری ہستی ہمیں برائی اور افسوس دلاؤت ملے گی۔ اس امر کو جان لے اور ان منزل پر پہنچنے سے اس سے اجد ہمارا ہشت میں رہنا یقینی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ یہیں اور اسکو نہ آج ہی اور ہر روز ہشت میں بسر کرنا ہو جانا ہے۔

کسی انسانی روح کو اس کے ماہر ہر ہر ضروری نہیں۔ جب ہم ایسے بہرہ کو سیدھی طرف ہر پہنچیں۔ نہ مات الہی سادگی کے ساتھ ہر وقتی طور پر ہوتی ہے۔ جو طرح کہ بھول شگفتہ ہوئے ہیں۔ یا ہوا میں حلقی ہیں۔ جس کو امر و نکرہ شاہ ذکر۔ آقا اور نوکر کیاں بچان سکتے ہیں اسکی بہت سے سبکیاں دارت میں اگر مسکن پہلے اس منزل پہنچ جائیں تو سادہ سے طرہ پر عہدہ اور یا گیرہ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور اگر نوکر پہلے اس کو دریا مت کرے تو اب آقا سے ادلی زندگی بسر کر سکتا ہے۔

اگر ہم سب سے اعلیٰ رتبے کامل اور سب سے زیادہ مالا مال زندگی بسر کیا جاتے ہو۔ جو صرف اس عالم ہی میں الہی ہو بلکہ عالم مالا میں بھی اسکی واسطی ہی منزل ہوتی۔ ہر لکی زندگی سے ایسی ہستی کے علی یہ ہوئے کے خیال پر چھو دو۔ اور ہر لکی کے خیال پر قائم رہو۔ جس حد تک تم اس طرح کرتے جاؤ گے یہ رقم زیادہ تر تم کو حاصل ہونا چاہیگا۔ اور جب تک تم اس کو شش میں لگے رہو گے۔ تم کو معلوم ہو گا کہ تم سے کوئی عمدہ سے درجہ نہیں کی گئی۔ کیونکہ سب کچھ اس میں شامل ہوتا ہے۔ تب یہ ملاحظہ و حطر ہر ہر ہی ہوگی جسکے واسطے پیش گوئی کرنا ضروری نہیں۔ اور جو کچھ آج تمہارے ہاتھوں کو کرنے سے واسطے ملے تم کر سکتے ہو اور کل سے ملے جا رہو۔ اور یقین رہو کہ کل سے ملے باطنی روحانی اور جسمانی زندگی کو واسطے خود بخود سامان پہنچے گا۔ اور یہ یاد رکھو کہ جب تک کل نہ آئے اس سے واسطے سامان کا بہرہ بھی ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص فانی میر کامل طور پر اعتبار کرنے کے لئے جا رہے تو قائل اس کی یہی مال میں نہیں کرے گا۔ صرف مدلی سے اعتبار کرنا ہی لئے لگائی جاتا ہے۔ اور اس کے نتائج اطمینان بخش نہیں ہونے۔ الا یہ کہ سے لہجہ کہہ

ہیں۔ باہم کچھ بھی ہو لیکن صحت ہے کہ جب ہم سوچتے ہیں ہماری طاقت قدرتی
حالت میں ہوتی ہے۔ اور اس وقت ہمیں ایسی روشنی، راست اور قبولیت
ہے جو لوگوں کی طرحی لغت کو تسلیم نہیں ہو سکتا ہے۔

اگر ہماری زندگی (جہاں ہمیں معائنہ و روح سے متعلق کرنے کی ہوتی ہے)
ہمیں کام کرنا پڑتی ہے۔ اور اس وقت ہمیں کمر بستہ رہنا ہے۔ جب ہمیں کمر بستہ
ہوں۔ تو کمزوری ہمارا دل بہار سے انکار کر دیتا ہے۔ روح سے لگاتار فاصلہ
کرتے ہیں کہ اس کو جامہ نہیں پہنا کر چھوڑیں ہیں لانا چھوڑیں اس کو ہمارے سونے
کی وقت حاصل ہوا ہو۔ یہ ملا شبہ ہو سکتا ہے اور ہر لمحہ لوگوں سے الگ کر دے
سے فائدہ عظیم ٹھہرا ہے۔ اس طرح ہمارا ملا تیریں العار و روح سے حاصل ہوتے ہیں
تو کہ اس وقت اسان ہی قدرتی حالت میں ہوتا ہے۔ اور میری مادی دنیا
سے کوئی تعلق نہیں اس کے اندر داخل نہیں ہوتی۔ میں ان امور خاص سے واقف نہیں
جو عالم جواب میں بہت کام کر رہے ہیں۔ کہونکہ ان کو جب جواب میں بہت بہت
روشنی ملتی ہے۔ ہمیں لوگوں کو معلوم ہے کہ جب سونے کے وقت ماضی کو کہہ
دیا جائے کہ فلاں وقت مجھے سدا کر دیا تو عموماً وہ سنا ہی ہوتا ہے۔ اور کسی مشکل
سائل جو عالم سیدار میں حل نہیں دے سکتے یہ عالم جواب میں حل کئے گئے ہیں
اکٹھ ہزار اسی عورت کے مار ہا لیسے جوڑے آریکل ای حالت میں
کہتے ہیں۔ یہ عموماً اسی درجہ سے ادا و لکھ کر رہتے ہیں۔

ایک در تمام کے وقت میں ایک اڈیٹر نے اس کو اطلاع دی کہ مجھے
وقت ملاں مضمون تیار کر لیا۔ اور مضمون میں دافعہ میری بہا جس
کے واسطے بہت غم و اعیانہ مطلوب تھی۔ اور اس کو باوجود تلاش کر کے
کے واقعات پیش نہ ہو سکے۔

باہم یہ لکھنے لگے کہ کئی۔ مگر کچھ نہ ہو سکی۔ آخر کار مجبور ہو کر اس نے سر پر ہاتھ
لینے کی پڑائی۔ اور اس نے دل میں کمال نوم ادا نہ لینے کی بیٹ کر کے سو گئی
اور صبح تک بے فکر ہو کر سو گئی۔ اور جب سدا ہوئی سب سے پہلے اس کو گندہ
بام دالے کام کا خیال آیا اور اسی حالت میں چند منٹ لیٹی رہی۔ اور تمام

ہمیں پہنچتی۔ جو صدمہ کہہ در دست و پا آتا ہے اس میں کریم، بلکہ اس میں حرارت اور
جوش پیدا کرتی ہیں۔ اس صدمہ میں ہندو کم ہمارے ذمہ ہوا سفید اس کے
فوقیت کم راہی ہوتی ہیں اور ان کے دھندوں کے باعث اس میں جو کمی
ہوتی ہے۔ یہ صدمہ اور ہوا جی رہے۔ اور اس طرح اسکی حالت زیادہ سے
باجا عہدہ اور صاف و آب سر پہنچتی ہے۔ اس حال میں ہندو کی جہاں ضرورت
ہمیں رہتی ہے۔ اور اگر ضرورت سے شکر بکریاں سوچا جائے تو صدمہ زیادہ سے زیادہ
ہو جاتا ہے۔

اس طرح جو کہ صدمہ کہہ رہا ہے دیکھو اہل اطلس لوں کہہ کہ جو کچھ اس
سے لگتا ہے اسکی جلد نالی ہو جاتی ہے۔ یہ صدمہ اور روح کو چھوٹا کر دیتا ہے
کی تفصیل میں انداد دیا ہے اور اس طرح صدمہ دل کو اس طرح بد دیتا ہے۔
جو طرح دل صدمہ کو فوری رکھتا ہے۔ حالیکہ جب ہندو صاحب کے مفہوم دل
کی نظر کی اس کے دل میں بھی حال تھا۔ "اؤ ہم سب ملکر صلاش کر سکتے ہیں"
ہمارے ہیں۔ اور نہ روح اس سے زیادہ صدمہ کہہ دیتی ہے جس قدر
کہ صدمہ روح کو دیتا ہے، میں ہندو صدمہ کو آرام دے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے
کو واسطے ضروری ہے۔ روح کو آرام کرنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا صدمہ
سراسر صاحب سے ہو جاتا ہے۔ روحانی زندگی دل ہی کام میں ضرورت ہوتی ہے
حیاتی کہ صدمہ کے کام کرنے کو واسطے ہوتی ہے۔

جس لوگوں کو روح کی کارروائیوں کو کبریٰ بلکہ سے دیکھنے کا ملکہ ہے یہ
کہہ ہیں کہ وہ ہم سے کہہ صدمہ صدمہ کہہ رہے ہیں، "لوگوں کو اس قدر رشک
حاصل ہو جاتی ہے کہ اس انسان میں انہیں جو لطاف۔۔۔ دیکھیں معلومات حاصل
کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور وہ ان خاصہ زہر میں آسکتے ہیں۔ ان کو حالت عادی
کا کام نہیں آسکتا ہے۔ بہت لوگ اس جہیز کہہ سکتے ہیں اور اس طرح جو کچھ روح
دیگر حاصل ہو سکتا ہے نہ راہی ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اس حد تک
ہمارے اعتدال میں ہے کہ جہاں تک ہم قرائن کو سمجھتے ہیں۔ ہم ان کہیں جائیں
اس طرح جو تجربات حاصل ہیں ان کو عالم باہری یا حالت ساری میں لائے

پہاڑیں امن پسند بہت پر تکلیف کر کے۔ اطمینان خاطر روٹھی اور معلومات طلب۔
 کوسا سٹے ایسی دلی آزمائش کو باہر نکالو۔ اور ایسے دل میں کہی خوف و خطر کو جگہ نہ دو۔ کیونکہ
 ”امن اور دشواری ہر تہااری طاقت کا انحصار ہوتا ہے، اور ایسے دل میں اس
 باب کا کامل یقین نہ کہہ سکتے۔ تم یہاں ہو گئے۔ نتائج مطلقہ ہر تہاارے اسطر
 میں ہوں گے۔ اور یہ چوب نم سدا ہو قیل اس کے کہ کوئی دوسرا خیال برسرِ دل
 دنیا سے نکل کر تہاارے قہر کو اپنی طرف مبذول کرے۔ اس رات دلتے جمال
 کی سوچ میں مجھ رہو۔ اس وقت جو کچھ تہاارے باطن میں گہرے اور اس کا کار کیا
 نظر آئے اس پر فوراً عمل کرو۔ جس قدر جلد اس میں عمل کرو گے۔ اور جس حد تک
 تم اس طرح کرتے رہو گے۔ اسی حد تک ایسا کرنے کی طاقت سرفی مدد رہے گی۔

اگر تم کسی بے غرضی سے ایسی قابلیتوں میں سے کسی کو چاہتے ہو۔ یا ایسی صفاتی
 صفت اور طاقت کو سرفی پذیر کرنا چاہتے ہو۔ اور دکرے ہو تہاارے دل کا دیا ہی انداز ہتھار
 کر۔ اس کی شکل تہاارے ہی صفت ضرور میں اور خواہشیں پوری کرگی۔ اس طرح تم اپنے
 آپ کو ان خدمات کے سامنے داکر دے اور اس کے ساتھ واسطہ کرو گے۔ اور
 اپنے اندر ان کو متحرک کرو گے جس سے ساری مدد کر رہا ہوں گے۔ اسی خواہشوں
 کو بلا سے مت دُرد۔ اس طرح تم ان خدمات کو متحرک کرو گے جو ابھی تک نہیں تھیں
 تاہم یہ یاد رکھو۔ اور یہ دوسرے خدمات کو آمادہ کر کے کیا ان کے ساتھ ملکر
 تہاارے ہی خواہشوں کو لو اکر نہ ہیں۔ جو شخص مالا سرفی میں اور خدمات کے
 ساتھ کیرنگی پیدا کرتا ہے اس سے کوئی غرض نہ درپیش نہیں کیجائی۔ جو شخص خواہ
 مرد یا عورت ہو اپنی طاقتوں کو جاننا اور معلولیت کے ساتھ استعمال کرتا ہے
 اس کی کوئی ایسی خواہش نہیں جو پوری نہ کیجائی ہو۔

تہاارے میدان زیادہ تر آرام سے صرف بخش ہوگی۔ اور تہاارے سے محال ہے جو
 سب کجیاب حیالات محبت ہو اور خواہی اور امن بھیجے۔ تہاارے ہی دلی جسمانی
 اور روحانی طاقتیں سرفی پذیر ہوگی۔ اس طرح تم اسے آپ کو عالم کے ان خدمات کے
 ساتھ ملاتے ہو جو امن اور کیرنگی پیدا کرنے والے ہیں۔

ایک دوست نے جو کار کردہ سٹے عالم میں شہر رہتے تھے تہاانہ یار با آدھی

مضوں اس کے سامنے حاضر ہو گیا اس نے ٹھٹھے بٹے اٹھ کر اس کو کپڑے پہنے کے لئے قہقہا
کر لیا۔ اور اسے حیاں کو کسی دوسری جانب سوہنہ ہونے دیا

تھ دل ایک صاف سوراخ ہو اور دوسرا خیال اس میں داخل ہو کر اور کو دوسرے ہم ہم
کہ کرے۔ اعلیٰ درجہ کی کارروائی کرنا ہے اور چونکہ محال تھا اب جسم سوا ہوا تھا
ہے اور دل اور درج اسے کام میں لے رہے ہیں ابنا جس روح کو اختیار کرتے
ہیں اسکو خوب مانتے ہیں۔ بعض لوگ اس مسئلہ کو حل کرنے سے نہیں۔ اور بعض
بہت عرصہ کے بعد فائز القبر مہر ہو جاتے ہیں۔ اس استقلال کے ساتھ لگا تار
خواب کرتے ہیں کسی کام کو کرنے کی قابلیت ظہور ہی ہے۔

جو کچھ دل ہمیشہ کام کو واسطے تیار رہتا ہے۔ ادا ہوتا ہے۔ کشتی میں بحالت خواب
ابھی نالوں کو اسی جانب کھینچے گئے ہیں جبکہ صاحب ہمارا دل سوئے کھوقوف منور ہو
اس طرح ہم جس جذبات کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اسے دلوں کو منور کر لیتے ہیں۔ اور
محال جواب اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتے ہیں۔ جو کمال سدری ہمیں
لغیب ہو سکتا ہے۔ اسلئے سوئے کے وقت ہمارے خوب حال ہوں۔ ان کی
قائم کرنے میں ہم بہت احتیاط سے کام لے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہی شے ہمیں
ملتی ہے۔ جبکہ جانب ہمارے خیالات کی کشتی ہو۔ پس اس کشتی کا ہمارا گویا
ہمارے اندر اس میں ہوتا ہے۔

اس عرصہ میں کسی بات کو قبول کرے گی زیادہ تر طاقت ہوئی ہے۔ ابتدا
ہم اس قانون کو سمجھیں اور عمل میں لانے سے حالت مدداری سے ٹریکر حالت حیا
میں بہت قابل قدر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہاں پر طریقہ دلیل کا اختیار کرنا بہت
مفید ثابت ہو گا۔ جب کسی خاص بین کے متعلق ہم کو روشنی یا معلومات حاصل
کرنا ہو۔ اور دروس ہی اور معلومات حاصل کرے میں ہم راہی برہم۔ مثلاً ہم کو
کاروانی کے کسی مشتبہ طریق کی نسبت روشنی حاصل کرنا ہے تو ہم سوچے گئے
وقت اپنے دل میں مشابہتی پیدا کر دو۔ اور اس کے لئے سب چہرہ رکھو۔ اس طرح
تجربے آپ کو قدرت کے ساتھ ہمہ گیر کر دے گے اور ماہر سے بھی امان
حالتوں کی تہداری جابجاستش ہوگی۔

راست کھوۃ: اور دنیا اسکی پیدائش حایا کرتی ہے۔ اور جو سیکیم اس کے پیش نظر ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق مام مجیب صلی ہو جا یا کرتے ہیں۔ اور جب لٹے لٹے سوچنا ہے تو کامیابی کی سبیلوں کا عالم اسکو صاف دکھائی دیتے لگتا ہے۔ اس سے کہنی ایسے کارنامے ظہور میں آتے ہیں جو کو دیا حیرت کی نگاہ دیکھ رہی ہے۔ اور ہر کتبہ ہو۔ نے کی صورت میں کہیں دھنس میں نہ آتی۔ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے سمجھو وہ دہرہ ہے اور اسکی زندگی بالکل اعلیٰ قواں کے مطلق اور ہر رنگ ہے۔ اور جس کام کو مطلق اس کی ایسی زندگی کو دفن کیا ہوا ہے۔ اس میں ہمیشہ بدرفتار ہوتا ہے۔ اسکو کوئی معلوم نہیں کہ کتبہ کہاں ہے اور کس درجہ سے آتے ہیں۔ اور یہ بات کسی کو معلوم نہیں۔ نگہیں ہاں نکٹ ہیں معلوم ہے اور ہر اسبقہ رہیں معلوم کرنا ضروری ہے کہ جو سمجھیں ایسی ہستی کے اعلیٰ قواں کے ساتھ ہمسایہ ہی رہتا ہے۔ اور ایسے آپ کو ان کے سامنے داکرتا ہے اس قسم کے خدا کا اسکی جانب متوجہ ہوتا ہے۔

اسی قدر اعلیٰ درجہ کے رہا۔ یہ اور کتبہ تھا۔ ہی جانب کشن کر رہے ہیں حقیقت ہم ان کے لئے ایسی حالتوں کو درست کر رہے ہیں۔ ایک شخص نے جس نے مہرین زیر جب کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ کیا خوب لکھا ہے۔ "جب جہیم ہو یا ہوا اس وقت روحانی تعلیم حاصل کر یا بالکل قدرتی بات اور اسب تجربہ ہے۔ اور یہ ہم سب کی زندگیوں میں ہیں اور اطمینان بخش طور پر ظہور میں آتا ہے۔ دیکھ لیں ہم ہی اندرونی حالتوں کی جانب مقابلہ ہر قدرتی حالتوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور ہم جو کچھ اسوقت ہیں یا بعد میں ہوں گے ہمارے خیالات ہی نہیں رہتے ہیں۔ اور ہمارے خیالات میں سے بڑے بڑے کلمات کو دیتے رہا وہ نہ ہرگز بکا رہتے ہیں۔ کیونکہ جب ہم بیرونی دنیا سے بے خبر ہوتے ہیں اندرونی دنیا میں باہر اور مبادا رہتے ہیں اور مادہ دنیا میں ہمارا ستر ہوتا ہے۔ جسکی حالتیں بالکل مطلق اور اعلیٰ قواں کے ساتھ اور درست ہوتی ہے۔ اور جب بیرونی غیرویات کے ذریعہ سے معلومات کا حاصل ہونا مسدود ہوتا ہے۔ ہمیں اندرونی نگاہی کی ذریعہ سے تلقین ملتی ہے۔ اور جب ہم اس

مہرِ صبح سے جا آغا رہا ہر ماہیہ کو با سو ذلت ہم ایسی زندگی کو تیرے چہرے کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اس وقت کہ پہاڑ سے ہا ۲ دن ۲ رات پہنچنا۔ اور صبح سے آغا رہا رہے۔ اور آئی ہے گھر۔ کو دیکھو کہ ماہیہ پہنچا۔ اس کے ساتھ ہمیں کچھ سرور کار نہیں رہتا۔ اور اسی درجہ معلوم کرنا ملتی ہے تا کہ کل جو کچھ کیا تھا اس کا بقوہ کیا ہوا۔ اور پھر تب کئی صبح آئی ہے دوم سے دن کو دوسرے وقت پہنچ رہے ہیں دیا چاہئے جس کے ساتھ ہمیں اس وقت کہ فی مرقار ہیں ہوتا اور صرف اسے دل میں یہ پتہ نہ تھا کہ کیا چاہئے۔ آج پھر جس طرح بسر نہ کر رہے ہیں اس سے کل فائدہ اٹھایا جائیگا۔

محض سے دن کا پہلا گھنٹہ ماہیہ طرقت دستان۔ اور اعلیٰ درجہ کا ہو گیا قائم کر رہا ہو ماہیہ۔ اور اس کے بعد یہ گھنٹہ آئے سے پہلے ہیں بلکہ وہ یہ اپنی نوعیت میں آیا۔ اس قسم کا ہو ماہیہ۔ یہ خیال حال قائم کر رہے کار رہا ہے اس سادہ طریق پر شخص اس مالہ بین زندگی کی مسرہ کو پہنچ گیا ہے وہ خیال میں آسکتی ہے۔ اور کوئی ایسی سے حال میں نہیں آسکتی جو کسی طرح۔ اور کہیں نہ کہیں حاصل نہ ہو سکتی ہو۔

یہ بات اس زندگی کو سب کے لئے عطا کر رہی ہے۔ کہ جو کر رہا اس شخص نہیں جس کو دائمی اسکی آرزو اور شوق ہوا اور اس مالہ میں اسکی ایک گھنٹہ کیوا سٹے نہ ہو سکا ہو۔ لیکن لگ رہی ہو یہی ماہیہ اگر اسکی کو شوق تھا ہو تو یہ اس قانون سے کہ ہے شہ ایسا ہم جنس بعد آکر سکتی ہے۔ دوسرے پہنچا کہنے اس کے قریب آئیگا۔ اور تیسرے سادہ تر اس طرح مرنے کر لئے کہ ہے وہ وقت آئے گا جبکہ یہ بات اسکی مر سب میں جدت ہو جائیگی۔ اور بہرہ و فوکر اگر کس طرف متوجہ ہو سکیگا۔

اس طرح کوئی شخص عالم کی سستی اعلیٰ اور بہتر سے جسے ماہیہ محبت اور انش پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح اس کے احکام کا ہی اس سے بہتر دیا ہی اس اور قریب ہو جاتا ہے اور بہ اس کو ہر ایک طرح امداد دیتی ہے اور تمام اشیاء کو اس کے طریق سر جاتی ہے۔ کہ جو کچھ پہنچے یہ اس کے طریق پر ہر کچھ

بہاں لٹا ہے۔ اور آس سے اسکو سر پہنچا لٹکا جو سلہر بیدا ہوتا ہے۔ اور جس حد تک ہم اس معائنہ طاقت کے ساتھ اسی پہنچنے کی منزل کو پہنچتے ہیں اس قدر ہم شاعری اور نسکس ملتی ہے۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے واقعات ہمیں تسلط سے سہا جاتے ہیں۔ جسکی صورتیں پہلے ہمیں بھانک لپڑا آتی نہیں مگر ہمیں لوگ مایوسی ہیں کہ یہ کیوں ہے، اسکا صحیح اندازہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ ہم انکی روحوں سے اسکی آواز میں اور ان میں خوشنویس کام کر رہے ہوں ان کو دیکھ لیتے ہیں۔

انکے دن کسی شخص سے میرے ایک دوست کو یا میں پہنچ کر نہایت تباہ سے پکڑ لیا اور کہا کہ انکوں میاں۔ تمہارے ملے سے میں بہت خوش ہوں۔ میرے دوست نے اسکی بہاں دیکھتے ہی۔ اس کے دل کے حال کو بہاں کیا۔ اور تیرا زمانہ سے اسکی آنکھوں کی طرف دیکھ کر حیران رہیں آپ ملتی کرتے ہیں۔ آپ کی فکر خوش ہیں ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ کے بندہ پر تیرم کے آثار۔ اسکی تقدیر کر رہے ہیں اور تیرے جواب دیا کہ آہ۔ ہاں۔ کہ اس زمانہ اور تیر کی رسم و رواج کے مطابق ہیں اور وہ دراصل ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ ہر الحقیقت ہم محسوس کرتے ہوں۔ اور میرے دوست نے میرا تسلیہ اسکی شکل کھڑو۔ دیکھا اور کہا کہ یہ تیر عالمی کرتے ہیں۔ میں جو ایک عینیت کا کلمہ کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم صداقت بنی بات کہنے کے بجائے صداقت سے کام لیا کرے تو بہت بہتر ہو اور تم میں بہت فائدہ ہے۔

جب ہم لوگوں کے کلی حالات صحیح طور پر سمجھنے کے قابل ہوں گے۔ پھر ہمیں انکی قیادت سے مایوسی نہیں ہوگی۔ ہم انکی مدد و رہنمائی کرنا چھوڑ دینگے۔ کہو مجھ مایوسی کے بغیر اب کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ہمداد کے ہندو بہت ہی زوال آسکا۔ اور اس طرح ہمارے سلوک ان کے ساتھ مناسب نہیں ہوتا۔ جب اسکی اس رسم کے ساتھ ہمارے پیدا کر دینے سے ہی جس اور ظاہر سے سلوک خواہ وہ دونوں یا دونوں کو کیا ہے سے ہوں ہمیں رنجہ نہیں ہوئے۔ جب ہم اس امر سے واقف ہوئے کہ ہمارے زندگی اور کام آس صداقت پر راسخی اور انصاف کے وداعی اصول کے مطابق ہے جو تمام عالم میں مجید ہے۔ اور نہ صرف کو ملانا اور انکو جو کام کر رہا ہے اور

کہہ کیا سیٹ پیچے کی سہی سادہ اور درکار ہے۔ کیونکہ یہی سادگی اس کے زہد کی
کے ساتھ عجز و رطوبت کو پہچان۔ کچھ ہے۔ لیکن بہت اچھے اشیاء کو جانتا ہوں۔
ہمنوں نے اس بیعت زہد کی یعنی اس بیعت امن کی روح کیسا عقد مگر کی پیدا
کی ہے اور ان کی زندگیوں میں سے بہرہ ہو گئی ہیں۔ اس وقت ان کا لہذا اور
مالتفہیں میرے لہر کے ساتھ ہے۔ یہ کئی سال ہمارا رہا اور اس کی محبت، کمر در
اور کچھ سرم ہوئی گئی تھی کہ ان نے حال کیا کہ اس حال میں سادہ تر حیا عبت
ہے یہ مدہر دیجہتا اس کے اندر مدہر اور مجموعہ ان کا لہر آتی ہیں۔ اور یہ انکو ایسی
دلیبی ہی شکل دکھاتا تھا بہت مدہر ہوں گزرا کہ اس کی بیعت طافات کے ساتھ
یکرنگی ہو گئی۔ اور اس نے اسے انکو رمانی بہاد کے ساتھ اسے ہر داک کیا کہ آج
اس کی صحت بالکل اچھی ہو گئی۔ اور بہت کبھی مجھے ملتا ہے ملا سنا کہ کہہ کہ تاجہ
کہ ”زہد نہ ہے میں تری ہی سرت ہے۔“

ہمارے محل کو لیں میں ایک اسب مجھے کہا کرتا ہے کہ جب میں کام سے فارغ ہو کر شام کو قوت پھر کر جاتا ہوں۔ اس سبابت طاعت اور اس سبابت اس کی برائی کے سبب مجھے اس قدر ہر گلی غصہ میں ہوتی ہے کہ میرے پاؤں۔ میری برہمیں ٹپکتے۔ اور میرے ساتھ اڑتا ہوا جاتا ہوں۔

و صحیح اس کہہ کر پہنچا ہے اسکو کوئی خوف نہیں رہتا۔ کیونکہ اس کے اندر
ہمیشہ ایسی حفاظت کا حال ممکن رہتا ہے۔ بلکہ اس سرل کر پہنچا ہی اس کی حفاظت
کو ممکن کرنا ہے۔ اور اس پر یہ بات عداوی آتی ہے کہ ”جو اسلحہ میرے مفاجہ کے
واسطے بنایا جائے اسکو یہ گز کا مابی نہیں ہوگی“ کوئی آواز سر سے یاس نہیں
آتا، تیرا خنجر کے پھروں کیساتھ ملو کہ ہوگا۔ اور خنجر کے جوان تیرے
ساتھ اس سے رہیں گے۔

ایسے مرد ہیں اور عورتوں کی زندگیاں جادو دھری ہوتی ہیں جس دست ہم کسی شے سے دور نہیں اس کی صورت کو اپنے لئے نہایت نکالتے ہیں جس حیوان کو انسان سے نفرت نہ ہو یہ کسی شخص کو صبر نہیں پہنچاتا۔ یہ خوب کہاتے ہی ایسے آپ کو خطرہ کے لئے اکرنا ہے۔ اور بعض حیوان مثلاً گنا دور آفوف کے عضو کو

اس طرح جہاں کسب ہم اپنے آئے۔ اس پہاڑ کے آگے دکھیں اس پہرہ میں
روح نہیں بہرتی ہے اور ہم جہاں آئے ہیں۔ ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ اور
ان کے ساتھ ہم میں۔ یہ ماننا ہے۔ یہ دیکھتی ہے۔ اس کے اندر ہم میں اس کو عالم۔ اس کے
ہمیں کیا اس کے ساتھ طبعی کشش پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہم میں اس کے ساتھ کشش کر رہے
اند۔ جمع رکھتے ہیں۔ اسی قدر ہم۔ دوسروں کو دیکھتے ہیں۔ اور اس
طرح کامل امور ہمیں ہو کر ہم جہاں کہیں جاتے ہیں۔ جہاں کہیں جاتے ہیں۔ ایک
گھر سے ہیں کہ میں آگے ایک گھر سے کہ مرد کا ہاتھ لگتا ہے۔ ہونے دیکھا۔ (مرد کے تئیں
اسکی ماضی حوالی کے آثار نمودار تھے) اور اس صورت سے اسکو کہہ دو مجھے آپ کہ
میں سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ چند گھنٹے گزر رہے ہیں کہ میں بہت مالوس ہو رہا
تھے۔ گھر سے کہ میں کو دیکھتے ہی کھڑے ہو کر میرے سیر۔ سے آ کر گیا ہے۔ ہمارے
ارد گرد بہت لوگ موجود ہیں جو مراہم کرتیں اور اسکی دیکھتے ہوئے ہیں۔ اور
یہ ایسے اشخاص ہیں جن کے دیکھتے ہی لوگوں کے دل مایع ہونے ہیں اور اس
کا خوف حوصلہ میں۔ نا امید امید میں اور کزوری کو مائی میں تبدیل ہو جاتی ہے
میں جس سے اسی سچی بات کو یہاں لیا ہے۔ وہی یہ فائدہ اسے سنا ہے
لئے پھر رہا ہے۔ اور جہاں اسکا گھر۔ ہوتا اسکو یہ مانا ہے۔ اور یہ اس کے ساتھ
ہم جسکو اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس سے اپنے مرکز کو یہاں لیا ہے۔ اور ہم عالم
عظیم میں صرف ایک ہی مرکز ہے۔ اور یہ وہی معائنہ طاقت ہے جو اس کے اندر اور
گرمی کا مرکز ہے۔ اس میں جس شخص سے اسے مرکز کو یہاں لیا ہے۔ گویا
اس شخص کو گناہ ہے جس سے اس نے معائنہ کیا ہے۔ اسی ہر گئی کو لیا ہے۔
اور اس کے بعد اسی سرشت کو روحانی حال کرتا ہے کیونکہ خدا روح ہے۔
ایسا شخص طاقتور ہے۔ اور مرکز عظیم میں اسکا سر ہوتا ہے۔ اور عالم کے
عظیم طاقتور مکان کے ساتھ اسکا جو انکی ہو جاتی ہے۔ اور تمام درجے سے
طاقتوں کی کشش اسکی جانب رہتی ہے۔ کیونکہ ایسے مرکز میں آئے ہیں اور
انہی طاقت سے دائم۔ ہونے سے اس سے مرکز مرد و ست خیاالات ہر جہاں
ہیں۔ اور اس طاقتوں سے کہ ہمیں کی کشش ہم جنس سمجھنا ہے۔ ہوتی ہے۔

[illegible]

اور حالات کمزوری، ماطن میں کمزوری بہہ آکر کہے اسکو باہر کھڑے سے ہی ابھی
جانتا کہیں ہیں۔ جو صلہ کرے سے طاقت اور فخر کرتے۔ کمزوری نصیب
ہوئی ہے۔ اس طرح جو صلہ کمزوری لاتا ہے۔ اور خوف ناک کامی ایمان اور
اعتقاد والے مرد اور عورتیں ہی ہیں۔ جس کو دوسرے الفاظ میں ماہریت کہا
جائے۔ جو حالات کے آقا ہوتے ہیں اور اسی طاقت رعبا میں محسوس کر لے
ہیں۔ اور یہ مرد یا عورت ہی ہیں جس کے ایمانوں میں نقص ہوتے ہیں اور یہ وہی
کمزور پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ تمام گزرنے والے حالات کے مخلوق ہوتے ہیں۔
جو کچھ کسی کے سر پر آتا ہے۔ اس کی وجہ یا علت اس کے اندر ہوتی
ہے۔ اور جو کچھ آتا ہے اسکا لاما بہ ایک شخص کے اپنے ہاتھوں میں ہوا ہے
جو کچھ عالم شہید و یا اس دنیا میں آتا ہے اسکی وجہ ناویدہ۔ روحانی اور خیال
کو دنیا میں ہوتی ہے۔ بد دنیا علت اور دوسری دنیا معلول ہے۔ معلول کو
لو علت ہمیشہ علت کی نوعیت کے مطابق ہوتی ہے۔ جس طرح کوئی شخص
عالم غیب یعنی حلال کی دنیا میں رہتا ہے۔ وہی اس کی سربوئی و طاہری دنیا
میں نمودار ہوتا ہے۔ اگر اس کی سو خالذہ حالت میں کوئی فری ہو تو اس کو
اول الذکر میں تبدیلی کرنی چاہیے۔ اس طرح واقعہ کو بخوبی سمجھو اور اس پر
عمل کرنے سے ہی ہزار ہا مردوں اور عورتوں کو کامیابی نصیب ہوگی جو
اس وقت ہمارے گرد و اماں ہی کے مہاک حصی میں پیسے ہیں۔ اور البی
ہزار ہا انتخاب کو طاقت اور توانائی ملے گی جو اب مریض اور تکلیف میں
ہیں۔ اور ہزار ہا مرد اور با اس ہر گے جواب ما شادا فرموم ہیں۔
انفس اس وقت ہمارے گرد ہزار ہا لوگ خوف کی غلامی میں لہر رہے
ہیں۔ اور جس کی روح زبردست اور قوی ہوئی جائے۔ کمزور اور کھف ہو کر
ہیں۔ ان کی ذہانتیں کمزور اور ان کی کوششیں مغلوب ہیں۔ دوسرا تہ میں دنیا
ہے۔ محتاجی۔ گرسنگی۔ عام رائے۔ اور یہ اسوئیلہ رائے۔ اور کہ آج جو کچھ
ہمارے پاس ہے۔ یہ کل نہیں ہوگا۔ بیماری اور موت وغیرہ سب باتوں کا
وفا ہے۔ لکھو کہا لوگوں میں خوف کرنے کی عادت متفرق ہو گئی ہے۔ خیال

یہ شخص تمام جواب و اطراف سے ایسے لوگوں کی مدد میں تھا کہ سمجھا۔ ہے جنکی
 خیالات ویسی ہی زیر دست ہوں۔ اور اس طرح نہ عالم میں اسے آنکھوں سے دیکھتا
 کہ زیر زمین لانا ہے۔ اور کہا۔ کہ جس طرح ہے۔ کہ اسے ہوا کی دھواں لگا
 یہ جس قدر قیامتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کا دھواں دیکھ کر
 والا ان تمام لہجوں کے ساتھ کہ وہ نہ دیکھتا۔ کہ اسے اس کی دھواں لگا
 ہے۔ اور یہاں راف سے اس کے واسطے امداد دینا کرنا ہے۔ اور یہاں
 کو یہ دیکھتا ہے۔ اور اسے حال میں یہ دیکھتا ہے۔ اس کے واسطے اسے بدست حال
 کے واسطے جامہ پہنی ہوئی ہمارے سامنے آتی ہیں۔ اس کے واسطے اسے بدست حال
 کام میں مصروف ہیں۔ اور جلد یا دیر کے بعد یہاں سے آئے ہوں گے۔
 خوف اور کاحی کے خیال ان کے قریب نہیں آتے۔ اور اگر آتے ہیں
 ہوں تو فوراً اس کے دل سے ماہر نکل جاتے ہیں۔ اور ویسی ہی ہر وہی خیال سیر
 سوئے نہیں ہوتے۔ اور نہ ان کو اپنی حالت دیکھنا ہے۔ یہ ایک دوسرے خیال
 کے رومس ہوتا ہے۔ لہذا خوف کے کوئی کرے والے اور نا کاحی لالے والی حال
 جو اس کے ارد گرد ہوتے ہیں۔ اس کو لکھتے ہیں دیتو۔ جیالانکہ وہ شخص جس کے
 دل میں خوف ہو اس کی فہمستاد و جسمانی قوت ہی اس قسم کے خیال سے
 کمزور نہیں ہوتی۔ جو اس کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ اس طرح ہے کہ اس کو
 خیال کی اس ترست میں لانا ہے جو دنیا میں اس کے گرد ہو۔ اور جس حد تک لیا
 کرنا ہے۔ اور اس کو کمزور اور خوف کرے والے باتوں سے سوئے ہوئے ہے۔ جو
 جو اس کے گرد ہوتے ہیں۔ اور یہاں سے طاقت میں ترقی کرنے کے زیادہ تر کو فرو
 جاتے ہیں۔ اور اس کی یہ حالت ہوتی ہے اس کا ہم خیال رہتا ہے۔ اور اس کو لوگوں
 کے باوجود جس قدر پتہ اس سے وہ بھی لیا جائیگا۔ یہ بھی قانون قدرت کا عمل
 ہے۔ جیسا کہ اس کے مخالف صورت ہو۔ اور اس خوف سے کہ جو کچھ میرے
 پاس ہے مجھ سے لیا جائیگا۔ میں اس کو روٹاں میں چھپا ہوں۔ چونکہ وہ مجھے
 اس کے صیغے ہوئے کا ڈرتا ہے۔ لہذا مجھ کو اس کی سہولت چاہیے۔
 خیالات طاقت اندر طاقت قائم کرنے ہیں اور ماہر سے طاقت لینے نہیں

وقت مکمل ہو جائے۔ اور کچھ فائدہ کا نہیں۔ اور باہر سے انہی واسطے
 بھی خدایات کو کیجیو گے۔ اور اس کے دیگر ماطنوں سے انہی قسم کے خدایات
 آتی ہیں کہ واسطے لائیکہ جو ماطنہ ہے خوف مہمنا اور جو واسطہ ہوں گے اس
 طرح تم اس کے ساتھ جہاں کی تشریف کے ساتھ واسطہ کرو گے۔ اور اگر مہمنا اور
 ایمان نہ ہو گے تو واسطہ وہ وقت خدایات کا جب کہ تمام خوف دور ہو جائیگا اور
 تم کو اسے حالات کے مخلوق اور کردار میں جسم ہوئے اس لیے آپ کو طاقت کاستوں
 اور حالات کا آقا سمجھنے لگو گے۔

ہیں یہ زندگی میں زیادہ تر ایمان کی خدایات ہیں۔ اور یہ ایمان بھی
 کہ نوالی طاقت اور خدا سے لائیکہ کی نسبت ہو تا ہے۔ اور اس کے خدایات کی نسبت
 ہوتا ہے۔ جو اس کی صورت میں پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ حالات خواہ کسی طرح گزرتے
 ہوئے محسوس ہوں۔ اور بعض دفعہ کہیں بھی اندہر اس علم ہو۔ تاہم اس واسطہ
 کا علم کہ ہم اسی طرح بالائیں طاقت کے اندر ہیں جس طرح کہ آفتاب اور
 دنیا کے بنیاد نظام کام کر رہے ہیں۔ ہمارے اس ایمان کو اس کے ساتھ کہ جس
 طرح اس بات میں دنیا کی چیز ہے۔ اسی طرح ہمارے ہی یہی ہے۔ چنانچہ نیرنگوں کا
 قول ہے کہ: "لو اس کو اس کے ساتھ کہ جس کا لائق ہے۔"

خدا سے بڑے بڑے بات زیادہ تر اس کے محفوظ اور لائق نہیں۔ یہ وہ جس قدر
 یہ واقعہ ہمارے ہی ہے کہ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہمارے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 طرح ہم اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 بلکہ کارندہ ہوتی ہے۔ یہ وہ واقعہ کا کل فرسہ ہمارے ہی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 نیکی کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 جب تمام خوف و خطر دور ہو جائے اور ایمان میں تبدیل ہو جائیگی۔ اور جب
 اتفاقاً صحیح طور پر سمجھ میں آئے اور اس میں صحیح طور پر عمل کیا جائے تو ایسا جذبہ
 پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

بہرِ فکر ہے۔ اور ہر جانب سے خیال کا پردہ اٹھ رہا ہے۔ یہ ہر شے میں رہنا اور ہر شے میں رہ کر فراق و محبت و دید و منہ و فرہ کے لڑھکے ہونے کے باعث ہے۔ اس لئے ان کے ذرا گھٹنا بھی بڑا درد ہے۔ اور اگر تھوڑا سا آئینہ بونے والا ہے۔

خوف سے یہ مطلق کچھ راہ نہیں آتا۔ بلکہ ہر کام اس کے ساتھ چلے جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاحب لکھتا ہے۔ "من عاںا ہوں کہ مات بھیج ہے گزشتہ کیا کروں۔ میری ملی بادرت ہو گئی ہے۔ اور میں اس کو روک نہیں سکتا، مگر تم روک نہیں سکتے! تمہارا یہ کہنا ثابت کرتا ہے کہ تمہارا خوف کرنے کی خاص اور بڑی ہے۔" جتنے کہ تم ابھی اسے آئینہ نہیں پہچانتے۔ تم کو اپنی شناخت کرنی چاہیے۔ تاکہ تم اپنی طاقتوں کو پہچان سکو۔ کیونکہ جب تک تم نہیں پہچانو گے تم ان کو عقلمند ہی سمجھو اور کامل طور پر استعمال نہیں کر سکو گے۔ اور یہ کہی نہ کہ تم نہیں پہچان سکتے۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو ایسے الفاظ مت مہر دین کہ تم ایسا نہیں کر سکتے حالانکہ اگر تم یہ خیال کرو کہ تم کر سکتے اور اس خیال کے مطابق عمل کرو۔ تب ضرور یہی نہیں کر لیا کرنے کے آگے آ جاؤ۔ بلکہ اگر تم اس کے مطابق کامل طور پر عمل کرو تو اس میں کامل یقین پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل نے اپنی اہل جہانوں کی نسبت جو دعویٰ میں کامیاب ہو سکتے تھے دعویٰ ہے کہ تمہارا در یہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کر سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایمان ان کی جھول میں ایسا ہو، جانی طاقت ہے اور اسے ملالی بہا کر کے گاؤں میں چیتے کے قائل کرے گا۔

تب تم یہ خیال قائم کر لیا کہ تم کر سکتے ہو۔ اور اگر ضرورت ہو اسکو بھی سمجھ کر اس کو عالم سے خیر میں کھاتا کر دے۔ اس کی جانب متوجہ رہو۔ کاشت کرو۔ یہ تدریج لکھو دیکھو اگر یہاں طرف سے طاقت حاصل کر لیا یہ اپنے فکس سے تمہارے ہر دماغی جذبہ کو مضبوط و مستحکم کر لگا۔ جو اس

تخسین میں ہیں۔ کوئی ہوا سہری کشتی کو اٹھا نہیں سکتی۔ اور نہ قسمت کی لہر کو بدل سکتی ہے۔ نوبانی سامنے دلی بلندیوں سے ٹکلتے ہیں۔ وہ ایسی حالت کو خوب جانتے ہیں اسی طرح یہی دلستے ہی قالوں سے خالقِ مسرت دلی روج کجا سب بہتی ہے۔

”ستارے رات کے وقت طلوع ہوتے ہیں۔ اور لہر ہر سہرے میں آتی ہیں کوئی دھبہ اور نہ کوئی فوجہ۔ اور کوئی گہرائی نہ کوئی بلندی سہری ایسی ہے کچھ سے جدا کر سکتی ہے۔“

طاقت کے کمال کی تحصیل

درمیانِ طاقت کی روج ہے۔ ہم جس قدر اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ طاقت ہماری وسالت سے ظہور میں آتی ہے۔ حد کے نزدیک سب کچھ ممکن ہے۔ اور طاقت کا سپہارارہ ہے کہ اس کے متلاشی کو خدا کے ساتھ دلنشینی رکھیں چاہئے جو سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور ہم جس قدر یہ دل نشینی کرتے ہیں اسی قدر عام قید و سے بالا تر ہو سکتے ہیں۔

اس حال میں ہمیں طاقت کی تحصیل کے واسطے ادھر ادھر یعنی اوقات نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ انکِ عمل کو چھوڑ کر دوسرے عمل اختیار کرنا چاہئے۔ مختلف راستوں وادوں اور پہاڑوں کی جوابدہ اطراف میں چیراں و مضطر پہرے لگنے کے بجائے کوئی سید ہے پہاڑ کی بلندی پر پہنچ جائیں؟ دیا کے تمام مقدس کتب میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو خود مختار سلطنت حاصل ہے۔ یہ بات صرف جسمانی پیشہ پر نہیں بلکہ روحانی حالت بھی پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً گئی بڑے بڑے طاقتور چیراں میں جن میں اس کو جسمانی قدرت کے لحاظ سے سلطنت حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر یہ روحانی ہندرات کو عمل میں لائے جو اس کو حال میں تو ہاں پر مبنی فضیلت حاصل کر سکتا ہے۔

جو کچھ جسمانی طاقت ہے نہیں کیا جاسکتا یہ روحانی طاقت سے کیا جاتا ہے اور ہیک جس قدر کوئی شخص اپنے آپ کو روحانی حالت میں سمجھتا ہے۔ اور

دیوی دالاب میں متعرق ہوئے سے قدرتی طور پر ہر بات کی نسبت
شکایت کرنے کی عادت مند ہوتی ہے۔ اور سوج دنگر ہونا ناممکن نہیں ہو
سکتا۔ رالانگہ روحانی طاقت کا علم جس کا علوہ ہمارے اندر اور ماہر ہو
اور یہ تمام دیگر استاء کے اندر اور ماہر ہو اسی طاقت سے جو راستاری
کطرف لیا کر اس مسئلہ کا نقیب دلائل ہے کہ دسامیں کوئی کشتے سر می نہیں
شکایت کرنے کی عادت مکروری پیدا کرنی ہے۔ اور ہر بات کو نیکی پر مبنی
کرنے کی عادت طاقت و مصلہ مند کرنی ہے۔ جو شخص رہانت کے مرکز عظیم
میں ہو یہ صرف ہر ایک طوفان پر ہی غالب نہیں آتا۔ بلکہ جوہ ایمان یا ماجر
طاقت کے حواس کے اندر ہوتی ہے اس طوفان کا دل سے جو مصلہ کے ساتھ مقابلہ
کرتا ہے جیسے کہ عمدہ موسم کے وقت اسکی حالت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کو پہلے
ہی اس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ جانتا ہے اس کے نیچے دوامی باز رہیں۔
یہ ایسا شخص ہے جس کو اس حکم کی صداقت خوب معلوم ہوتی ہے کہ خدا ہر اچان
لاؤ اور سر سے انتظار کرے۔ اور وہ تنہا ہی دلی خواہش پوری کر لگا۔ مگر
صرف اس کو دیا جائے گا جو لینے کے واسطے تیار ہو۔ کیا اس سے ٹرہ صکر کوئی بات
زباہ نہ صاف ہو سکتی ہے۔

نہ جس حد تک ہم بالاترین طاقت کے ساتھ ملکر کام کرنے میں داسی نہ
ہمارے واسطے نتائج کی نسبت متوجہ ہونا ضروری نہیں رہتا۔ اس واقعہ اور اس کے
تمام نتائج کی واقفیت رکھنے سے اعلیٰ درجہ کا امن بلکہ کامل اور مستقل امن حاصل
ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایسا امن ہوتا ہے جو موجودہ حالت کو مکمل کرتا ہے۔ اور یقین دلانا
ہے کہ آئندہ جیسے ہمارے ایام ہو گئے دسی ہی ہیں طاقت فنیب ہوگی جس شخص
کی حالت ہو تمام سے آراچی اور طوفان میں یہ کہہ سکتا ہے۔

”میں تعجب کو سدھ کر کے توقف کرتا ہوں۔ کیونکہ اس طرح کی رفتار
سے کو فائدہ نہیں ہو سکتا۔ میں دوامی راستوں میں کھڑا ہوتا ہوں۔ اور وہیں
سے ٹیچو ملتا ہوں یہ ضرور ہی پھیلا لینگا۔ اور میں راستہ یاد دے وقت
سوئے پا جاگتے ہوئے جن دوستوں کی تلاش میں رہتا ہوں یہ جو دوسری

ہو کر یکساں عمل کر رہے ہیں۔
 جس طرح ہم طاقتور مرد اور عورتیں ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح کمزور مرد اور
 عورتیں بھی ہو سکتے ہیں۔ جس شخص کے ماضی میں یہ خیال مقبوض ہو جائے کہ میں سی
 کر سکتا ہوں کہ میں بھاری ہو سکتا ہوں یہ شخص خود مدتر فی کمر لگا اور اس
 کے راستہ میں صرف وہی سر نہیں اٹھاتا بلکہ وہی گئے جو بہ خود سری لائی کر رہے۔
 بالائی یا لب لباب ہمیشہ اُدیر ہو رہے ہیں۔ اسکی وہ شخص بہت کہ بالائی کے
 پھر یا ذات میں ادیر رہنے کا وصف ہے۔

ہم ہمیشہ حوالی کا نام نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ ہمیں جو سادہ سادہ کہنی چاہئے، لکھوائی
 ہماری ذات پر غالب نہ ہو بلکہ انسان کو ہمیشہ اپنے روبرو رکھنے کی حاجت قائم
 کرنی چاہیے۔ وہ بہ قائم کر سکتا ہے۔ جس کے یہ مات ہمارے ہی سمجھ میں آجائے
 تو کسی خاص ذراچ سے ہمیشہ باہر آنا ضروری نہیں رہتا۔ بلکہ ہمیں کام میں
 ہمیں کام کرنا پڑے۔ لیکن بدلے میں اس حد نہ گئے جو ہم سے بہتہ لکھ رہے
 ہیں۔ ہم صورتِ معاملہ اس قدر بدل سکتے ہیں کہ ہماری ہی پرانی ذراحت کسی
 حالت میں بالکل نئی نظر آسکی۔

یہی بات خاندانی خواص اور رشتہ جوں پر صادق آتی ہے۔ بعض دفعہ یہ
 سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ہم ان پر غالب آ سکتے ہیں یا یہ سوال وہی شخص کر سکتا
 ہے جس نے ابھی یہ سمجھا ہے کہ یہ بھی نا ہو۔ آگے ہم اس خیال کے متباد رہیں کہ
 ہم پر غالب نہیں آ سکتے۔ تب ایسا ہونے کے بغیر کوئی صورت ہمیں بہت ہی لیکن
 جب ہم اپنی ہستی کو پہچان لیں۔ اور اس کے اندر رہ رہا رہی طاقتیں اور
 جلد بات موجود ہیں۔ (یعنی ہماری سرور اور باطن کے خد باب اور طاقتیں)
 ہمارے فہم میں آ جاتی ہیں۔ اور وہی خواص اور رشتہ جوں کم ہوتے لگتے ہیں
 اور جس قدر ہمارے فہم بڑھ کر جلد ترقی پذیر ہو گا۔ اسی قدر جلد یہ رشتہ
 معدوم ہو جائے گا۔ کیونکہ کسی ایسی بات نہیں جس پر ہم غالب آ سکیں
 پھر بہت اسیے لوگ ہیں جو اپنی ممکن حالتوں کے بہت ہیچ رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ انہی
 شخصیات و دوسروں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو کہی دوسرے درجہ

اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ وہ اس شخص سے طاقت میں بالادیر ہو جاتا ہے
 جو ایسے آپ کو جس سے ملتا ہے۔ دنیا کی تمام معدیں تھریں ایسی مثالوں سے
 تھری ہوئی ہیں جس کو ہم بھڑکتے کہتے ہیں۔ نہ کسی نہ یا کسی مقام سے نہ صرف نہ
 کہ کہیں و غیرت کا ایک راہ دور سے سے جو کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ دنیا کی تاریخ
 میں وقوع میں آچکا ہے۔ وہ انہی قوانین اور جذبات کے زور سے بہرہ ور
 میں لایا جاسکتا ہے۔ بہرہ ور سے ان لوگوں سے نہیں کہے ہیں جو انسانی ذات
 سے کچھ بڑھ کر تھے۔ بلکہ انہوں نے کہے تھے۔ جو خدا کے ساتھ ایسی بیکری کو ہی
 کہ خدا ہمیں بہرہ ور اور اعلیٰ طاقتیں اور جذبات انکی طفیل کام کرنے لگے۔
 ہم اپنی جگہ سے کہہ کر کیا ہے کہ کیا یہ کچھ نہیں سے بالادیر ہے؟ ہم سے شخص اس
 دیر سے کہہ کر ہے کہ یہ انداز ہی ایسی معمولی حالت سے بالادیر ہو جاتا ہے۔ ہر
 اس سے مطلق کم و بیش ہیں جس شخص سے محیط عالم و انسانی اور طاقت کو
 دیکھا گیا ہے اور اس کے سامنے بیکری پیدا کر لی ہے۔ وہ معمولی باطن کے
 عالم سے بڑھ کر جو امین کرنا ممکن کر دیتا ہے۔ یہ ان قوانین کو استعمال کرتا ہے
 اور جو کہ ان کے نتائج دیکھتے ہیں۔ تو وہ انہی جذبات و جہالت کے انکریہ کہتا ہے۔
 اور جو شخص ایسے کام کرتا ہے۔ اس کو انسانی ذات سے بڑھ کر جو دیکھتے ہیں حالانکہ
 اگر ایسے لوگ خود ان قوانین کو ہی ہیں۔ اور انہی ممکنات اور طاقتوں کی کہہ
 کو نہیں تو اسی طرح ایسے معمولی نہیں سے بڑھ کر کام کرنے لگیں۔ اور ہمیں یہ بھی یاد
 رکھنا چاہیے۔ کہ جب ہمیں بہرہ ور حاصل ہو تو ہم روز اس طاقت میں بالادیر نہ
 ہو سکتے جائیں گے۔ اور اس حال میں جو کہہ۔ ہر انسانی ذات سے بالادیر معلوم
 ہوتا ہے۔ وہ دوسرے روز ہمارے نزدیک معمولی بات بہرہ ور ہے اور
 اسی طرح سلسلہ ترقی جاری رہتا ہے۔ ہر چیز سے جو کچھ بڑھ کر معلوم ہوتا ہے
 اس کا ہر دور میں لانا خدا چھوڑ دیا کا کام ہے۔ اور جو شخص ایسی بالادیر
 طاقتوں کو دیکھا کر عروج پا گیا ہے۔ عالم لوگوں میں بالادیر نہ بھڑکتا
 ہے۔ مگر یاد رہے کہ جس طاقت کا حصول ایک انسان کے واسطے ممکن ہے
 یہ دوسرے کیواسطے بھی دیا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ایک ہی قوانین سب پر مشتمل

حداکہ رنگ کی صورت میں ظاہر ہونے سے دور رہ سکی دیگر ہر اہل طریق سے آسان
نہ اور قابلِ عمل در آمد ہوگا۔ اور تم میں رنگ کی اسی وجہ سے اہل اور جاوید اور
طاقت مہیا ہوگی کہ اس سے سامعین کے دلوں پر گہری برکت پیدا ہوگی۔

جب کہی موسم گرماں ہے جنگل کے کنارہ سر یا اسکی ناف میں خیر نصیب کرے گا
موج میں آتا ہے صبح کی وقت یا رانی سر لپٹے ہوئے پہلے عالم سکوت نظر آیا ہے
اور پھر کہیں کہیں حال و روں کی آواز سنا دی ہے۔ اور جوں جوں روشنی ہوتی
ہوتی لگتی ہے۔ تمام جنگل عظیم گشت میں سر ہل رہا ہو اسانی دبا ہے۔ بہ لطافہ
ہمایہ دلکش ثابت ہوتا ہے۔ اور ہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا کھاس کا ہنر کا
جھاڑیاں بلکہ سر تمام آسمان اور نیچے کے من عجیب و غریب لہریں میں ہمیشہ سے
شیشے سے دس لکھ کے ساہنہ ساتھ میرے دل میں خیال گہرا ہے کہ یہ کیسا اعلیٰ
درجہ کا موسیقی خانہ ہے۔ اگر ہم میں ارادت ہو تو اس سے بہت بہاری سنی
سے سیکے ہیں۔ اور اگر ہم اسے آبِ اہی طاقتوں کے ساہنہ واکریں۔
اور اہیں اپنے اندر داخل ہوئے دس تو ہم کہیں اعلیٰ درجہ کے گونے اور اسواں
کا قلب پر رہنے والے ہو سکتے۔

کما آت کو وہ حالات معلوم ہیں جن میں سطر ساسکی نے پہلے دفعہ اسی کما
ہوئے اور نو، لکھی۔ ایک متنازعہ میں درج ہے کہ پہلے دسوں مقام ڈنور کے
عظیم جلسہ میں سطر اسرار لکھو سکی تھے انہی تھنٹ اور سوڑے اور تو، کے گانے سے پہلے
جن کے ماعین یہ بہت مہور ہوا ہے اسکی کھریر کا مدعا بیاں کیا ہے سطر مودی
کے ساتھ گلاسگو سے آؤنہ کر جانے ہوئے اس نے اخبار فرسٹ مونے والے
موقع کے پاس کھڑے ہو کر ایک سیٹ کو نہ ہی احار سر دیکھا گارڈی سر جاتے ہوئے
احار کو دیکھے دیکھتے ایک صفو کے کو نہ سر چند چوٹی لٹھیں اسکی نظر سے گزریں۔ اس نے
ستر مودی کو بڑا دیکھ کر کہا کہ ”مجھے طرح لگتی“۔ مگر سطر مودی کی نوہر کسی دیگر
آہانبہ معطی نہی اس نے نہ سنا سطر ساسکی کو اس کے واسطے سطر فاجم کریم کا موقع
نہ ملا۔ لہذا اس نے اس پر کورڈ پر چپاں کر دیا۔

ایک دن ریڈنہ میں جو جموں میں منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر بونر

پہر نہ لاؤ اور نہ اوروں کو ایسی نسبت ایسا کر دے دو۔ جو کچھ کہہنا رہی رورج کے اندر ہے اس کے سرورک صادق رہو۔ اور کسی انسان کے بنائے ہوئے ایسے قواعد کے محکوم نہ ہو جو کسی اصول پر مبنی نہ ہوں۔ جو باتیں اصول پر مبنی ہوں ان پر ہر حال ہر صاف باطن مرد اور عورت عمل کرے۔

ایسی شخصیت کو جو تمہاری طافت کا سب سے بڑا اہلجائے ایسے رسم و رواج کے تابع نہ کرو۔ حواں لوگوں کی ٹری نقد دے قائم کئے ہیں جو ایسی شخصیتوں کو قائم رکھنے کے قابل نہیں۔ اگر تم اس طرح ایسی شخصیت کو دوسرے کے والد کر دے گے۔ تو تم بلاشبہ عیو و طلبو سے حالوں کے ترستی پیر ہوئے میں امداد دے گے۔ جس کے باعث تم ملامت ہو گے اور ایسے اتفاقات پیدا ہو جائیں گے کہ موقع یا اگر تم ان سے بھی دفعات حاصل نہیں کر سکو گے جس کو تم اس طرح فروش کرنا چاہو گے۔

اگر تم ایسی شخصیت کو برہا اور قائم رکھو گے تو تم آفا ہو گے۔ اور اگر تم دانا اور محتاط ہو گے تو تمہارا رسوخ اور طافت دنیا میں نالاد رہے رہا تیں لانے میں امداد دیگا۔ علاوہ اس کے سب لوگوں کو تمہاری جانب زیادہ تر توجہ ہوگی۔ اور تمہیں وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور اس سے بہت زیادہ قدر و منزلت کرے گی جس کے تم اپنی کمزوری ظاہر کرے کی صورت میں منتفی ہو سکتے ہو۔ اس صورت ہر طبقہ اور فرقہ کے لوگوں میں تمہارا رسم بہت زیادہ ہوگا۔ چنانچہ یہ عام بات ہے کہ اعلیٰ درجہ کا ہر وقت نام جائزات اور طعنت کی سبب سیٹھ کو اپنی جانب مساد ہی طور پر کہنچتا ہے جس کی نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ہم کہنے لگتے ہیں کہ کنوں کا بھی اس پر اعتقاد ہے۔

اپنا ملک آپ ہونا قابل تعریف وصف ہے۔ اور ہر طرح سے قابل اطمینان ہے۔ کہ فی شخص کہتا ہے کہ کیا بعض دفعہ ایسی حوالی کے محکوم ہوئے ماعدہ پولیسی نہیں ہوگا ماعدہ پولیسی کہتا ہے۔ پیچھے اور بہتہ اپنا ملک آپ ہو ماعدہ پولیسی ہے۔

[illegible]

منجانب یہ فکر ہمارے ہی سمجھ میں آجاتا ہے، تب دہ خواہدورت سعاد کی ہوجائے
شخص کی سچی طالب اور جو پہرے ہمارے ہی رسد گسوں میں داخل ہوجاتی ہے اور
اس علت کا معلول جو بقضا کمرورنی ظاہر کرے والا اور سچی طاقت کو معدوم
کرے والا مادہ ہی نہیں رہتا۔ کسی علت کے معلول کے واسطے کو شش کرنا جو عام
ماٹ ہے، ہر شے کسی شے کا مستقیم ظاہر کرتا ہے۔ بہ مات ہمیں اس شخص کی بات
باد دلائی ہے جو جسم کے گھوڑے پر سوار ہو۔ اس کو اس مات کا راجہ ہوتا ہو
کہ اس کی ولایت میں جو دو جہط کھینے والی کوئی مات نہیں لہذا ہر شے
حرکت سے گھوڑے کی دھم مات حرکت کر دیا ہے تاکہ لوگ اس قدر رتی
نظارہ کھڑے ہوں۔

یہ شخص معلول کے واسطے کوستش کرنا ہے یہ دوسرے دل کو امن بخانے کی نسبت خود زیادہ سہج و قوف بابا یا ماسہ ہے۔ سچے ازانادریا ایک ہیں مرد اور عورت ملت کیجا ہے متوجہ ہوتے ہیں جو رات کا اصل عروج ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں نے سائنسہ اس کو سائنسہ پڑھا ہے ان کے افعال کی منزل گنجائش متوجہ رہتے ہیں۔ پس ہم ہی شخص پڑا ہے جو ذرا سہج ایسا ہو۔ اور ہمیں

وہ اچھے گڈر سے اس کے مہموں پر موثر نظر نہ کی۔ اس کے حاتمہ پر مہموں نے اپنے ترقیق کو گاہے کے واسطے اشارہ کیا۔ اس کا خیال معانیوں پر پورے طور پر گیا جس کو یہ بار بار کاہل کہا۔ کہ۔ اعتبار دانی لکھوں کو گایا جائے گا۔ مگر اس کو معانی خیال آیا کہ جب ان کے واسطے سڑی قائم ہوں کیلئے کس طرح ان کو گائے۔ تاہم اس کے کوشش کرنا ارادہ مضبوط کیا۔ اور اس شرط کو اپنے آپ کو کہہ کر سارے کو چھوڑ دیا۔ اور سب الٹا ہی شروع کی۔ اور پہلی لفظ عالم سکوت میں لکھ گیا۔ مگر یہ اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ سڑی کو کس طرح نہا سکے گا۔ تاہم اس نے کوشش کی اور کامیاب ہو گیا۔ اس طرح سب مشکل حل ہو گئی۔ اس نظم کے ختم ہونے پر کارروائی وہ اسے مودت ملی۔ مگر ساری نے کہا کہ مرے لئے نہ گئی میں یہ موقع بہت نارس ہے۔ ہمارے مہموں نے جو اب دیکھتے ہیں کہ یہ البسا گانا سنے کام تو نہیں آیا۔ اس کے لئے یہ گیت ہر خاص میں لکھ گیا۔ اور حلد دنیا میں مشہور ہو گیا۔

حسب ہم بالائے اس میں شروع ہیں۔ انہیں کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ جب انہیں البسا کرے میں ناکام ہوتے ہیں تو خود اہ کوئی کام اصرار کیا گیا ہو بالائیں سماج کے حصوں میں ہیں ناکامی ہوتی ہے۔ کہا تم تعجب کر رہے ہو تب بادر کہو کہ تمام علمی کاموں میں کامیابی کا راز یہ ہے کہ اپنے دل کیجا سب لکھا کر دے لکھو صاف دنی پر ہو۔ لکھو لکھو۔ اور اپنی روح کی حیثیات پر عمل کرو۔ یاد رکھو کہ مصنف اپنے تئیں لکھ کر کہہ نہیں سکتا۔ اگر زیادہ لکھنا چاہئے تو اس کو خود لکھ کر ہونا چاہئے یہ محض اپنا کاتب ہے۔ یہ ایک طرح اپنے آپ کو کتاب کی صورت میں لکھتا ہے۔ اور اپنے سے بڑھ کر کچھ دے نہیں کر سکتا۔

اگر یہ شخص بڑا آدمی ہو۔ اور اسے اردو میں کام بھی نظر ملتی دیکھنے والا اور ہر عہد بالائیں جو اہتمام اس کے مرکب و رفاطریوں۔ نو کوئی اسے سب بات اس کے سہولت و رفاطریوں میں داخل ہو کر نہ ہ طاقت کا افسوس نہیں ہوتا ہے۔ اور یہ ابھی طاقت ملی ہے، اس کتاب کے ہر ایک مطالعہ کر کے میں

نمائشے اہل انساں کے ہائے ہوئے اس سلسلے سے آزاد کرو گئے
جنہوں نے بہتوں کو ماسد کہا ہے۔ اور جس قدر ربانی افسوں کے
واسطے اپنی آیت کو اکرو گئے اسی قدر زیادہ تمہارے کلام پر سند ہونگے
اور جس حد تک تم اساکرو گئے بنیوں کی تحریروں کو کم پڑ ہو گئے۔ اور
خود بنی ہو جاو گئے۔ جس طرح دوسروں سے واسطے راستہ کہا نہا سٹی
یہ تمہارے واسطے سہی کہلا ہے۔

اگر تم دُعا میں کسی انگریزی لولنے والے خاندان میں تولد ہوئے ہو
تو تم غالباً عیسائی ہو گئے۔ اس عیسائی ہونے کے بہت سی میں کہ عیسیٰ
مسیح کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ اور اُن لوگوں کے ساتھ ہمبازی کی
جائے جن کے ساتھ ان کی ہمگر تھی۔ ان کی تعلیم و تلقین کا بڑا مقصد یہ
تھا کہ انسان کی اپنے باب کے ساتھ ہمگر ہو۔ ماسے ساتھ ہمگر کی
کامل مشابہت سے ہی عیسیٰ کو بچ کہا نہا۔ اور اُنہوں نے وہ طاق حاصل
کی تھی جو اُن کے حصہ میں آئی۔ اور یہ اس طرح بولتے تھے جس طرح کوئی
انسان نہیں بولتا۔

اُنہوں نے کہی اسے واسطے کسی کسی سے کا دعویٰ نہیں کیا تھا
جس کی نسبت تمام انسانی ذات کا مساوی حق نہ ہو۔ وہ جو کار عظیم علیہ
کئے جو نزلے نہیں تھے۔ یہ اُن کی حالت کی واسطے لازمی اور لا بدی تھے۔
وہ ان کو ہمیشہ عبرت منظر قسم کے ظاہر کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ کوئی
الوہی نہیں ہیں۔ بلکہ اس حالت کا نتیجہ ہیں جسکو خود شخص جیسا ہے حاصل
کر سکتا ہے۔ یہ اور ان کا اس قول ہے کہ کھنڈت آتا بقی یا واسطے اُنہوں نے
اپنی تنہا اثبات ثابت کر کے واسطے کہتے نہیں کیا تھا۔ وہ حضرت کی
مرداگی اور فتح نے انسانی نسل کی تاریخ میں ایک نیا داخل کیا۔ اُن کی
دنیا میں آکر فتح و نصرت حاصل کرے۔ سے انسانی معاملات میں ایک نیا
پستہ برآں ہوا۔ اور اُنہوں نے اس دُنیا میں ایک نیا زیادہ تر کامل
ایڈل مل داخل کیا۔ اور ان کے بننے کے ریفقوں نے کسی حد تک

دوسروں کی یہ بات تو مجھ نہیں دلا ماما۔

حرم و ادر و عورتیں ایسی اندرونی حقیقی طاقتوں سے واقف ہیں۔
ایسے مرد و ادر و عورتیں ہیں جو لطاہیر کے کام کرنے کے لئے نظر آتے ہیں مگر اصل میں
کچھ نہیں ہیں۔ ان کا ہونا کام کرنا اسوجہ سے نظر آتا ہے کہ یہ بالآخر دروغ
سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنا کام اعلیٰ پیمانہ پر کرنے ہیں۔ یہ سب سب سے پہلے
بایاں طاقت کے ساتھ اس قدر دلسلی رکھتے ہیں کہ یہ خود ان کا کام کرتی
ہے۔ اور وہ دروغ و دروغی سے کدوش ہو جاتے ہیں۔ یہ لطاہیر عرق و عرق معلوم ہوتے
ہیں۔ جس کا باعث یہ ہے کہ سب سے شگفتی ان کے اندر کام کرتی ہے۔ اور
اس طاقت کے ساتھ ملکر یہ کام کرتے ہیں۔

بالا تر میں طاقت کا راز مخفی یہ ہے کہ مرد و عورتی توانائے کو اندرونی
کام کرنا یعنی طاقت کے ساتھ ملایا جائے۔ کما حقہ افش ہو تو تب ہم جس
درجہ تک اپنے اندرونی جذبات کی طاقت کو وسیع کر دے گا اسی قدر ہم
درجہ کو چھوڑ کر بالا تر درجہ پر چڑھ سکے گا۔ ہم کہی اسی حواشیات کو اس سے
بالا تر مستقل شکل میں نہیں لاسکتے جو ہمارے ہی اندر ہے۔ یہ سب سب سے پہلے
بالا تر حالات کے لئے کے واسطے ہمیں اپنی درجہ کو اکرنا چاہئے۔ اسے اور
کے بالا تر میں شمع کے ساتھ اور سب سے پہلے اور سب سے پہلے کیا ہم فیضان
ہو جس حد تک ہم بالا تر طاقتوں کے ساتھ سب سے پہلے ہو اور
کے ساتھ ملکر کام کر لے جو جنکا اظہار ہمارے درجہ ہو رہا ہے۔ ہم میں
لوگوں کو سنا ہے کہ ہمارے اندر ہر شے کرنے کی طاقت پیدا ہوگی۔ اور اگر
ہم صرف جسمانی ذرا لے لے سے کام لے لے تو ہم جس طرح کے لہجہ رہے۔ اگر ہم
اپنے باطن کو اس طرح کہہ لے کہ خدا کی آواز ہمارے وسط سے نکل سکے اور
اس کے ساتھ ہی اپنے جسمانی ذرا لے لے کو استعمال کر دے۔ تو ہم سب سے پہلے
فیضان و بلیغ ہو گے۔ اور جس قدر ہم اپنے باطن کو کہہ لے کہ وہ سب سے پہلے
اور سب سے پہلے ہو گے۔

کیا تم معنی ہو؟ یہ ہم ایسے آپ کو اکر دے اور لے اندر سے

دستیں ہی حالات پیدا کرتی تھیں جو مصنف کی درسا طبع سے ظاہر کئے گئے ہوں
جو کچھ ملاحظہ رکھے ماسن لکھنا پھرنا نہ ہے۔ اس سے بہت بڑا کلمہ پڑتا ہے جس
کا سطر دوں میں اظہار کیا گیا ہے۔ مصنف کی روح بہ لاف نہ بگاڑتی ہے۔
بھی روحانی طاقت ہے جو لابی مصنف ابھی تھنیک میں ڈالتا ہے۔ اور ہر کے
لحد دیگرے کتاب کے لیے ہے دلوں میں پہل بپاتی ہے۔ اور اخیر میں کتاب کی
انشائت ایک کی زبان سے دوسرے کی زبان کے در بعد ہوتی ہے۔ اور
قیمت کی رعایت کے خیال سے ایک شخص دوسروں کی واسطے قیمت ملدیں
خیر بدلتا ہے جیسا نچا کر میں لیا کہ کا فوٹ ہے کہ وہ ہالو ماسن معقول لوگوں
کے پاس پہنچی ہے۔ جو اسکو مسترٹ سے پڑھ کر معقول بڑوں کے پاس پہنچا
دیتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف معقول اور مستقیم و حوالہ کی توجہ معطوف ہوتی
ہے اور دوسرے خفیہ نکالات کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی ہمدردی ان کو
شائع کر دیتی ہے۔

اس قسم کے مصنف کا تذکرہ ہے ماسن میں سے نہیں لکھتا کہ
اس کی تصنیف لکھتا ہے داخل ہو۔ بلکہ محض اس خیال سے لکھتا ہے کہ اسکا
اثر لوگوں کے دلوں پر پڑے۔ اور اس میں کوئی ایسی قسمی شے دے جو لوگوں
کی زندگیوں کو وسیع و پرامن کرے۔ اور انہیں بالآخر
زندگی کی کیمیا لکھتا ہے۔ اور اس طرح اس نے انہیں بالآخر طمانشہ اور بالآخر
صاف ہوئی مگر عموماً ایسا ہونا چاہیے کہ مصنف اس کی تصنیف عوام الناس میں مشہور ہو
جانی ہو اسکا کوئی حصہ پڑھ کر میں داخل ہو جاتا ہو۔

فطیہ نظر اس کے حوالہ دہوں اس لئے کہ جو شے ہے ڈرتا ہے اور اسے
آپ کو لے ایہی کا ماسن کرنا ہے۔ یہ ابھی پیدا کر کے والی طاقتوں کو اس
حد تک محدود کرنا ہے جس قدر کہ اس نے آپ کو باندھ کر ہے کی اجازت دیتا ہے
زبانہ حال کا عظیم مصنف لکھتا ہے کہ تیری کماست حسنہ کی خوشبو لے گی
اور کپڑوں کی ہینیا سٹ سے سا تہہ ہم خیر ہے۔ چاہے گی۔ اما بیل مہرے
کپڑی ہو وہ دبا کہ باہر ہے میرے ساتھ کبھی تہہ تہہ جو بہ انہی خوش

وہ دیکھا جو کچھ ان کی نبی ہستی نے ظاہر کیا۔ نہ مار سے خوف اور نہ چیر سے
 صدمہ کچھ نہ ہو کر زس ہو کر رہا۔
 باب کے سامانہ کامل پر گئی سدا کرتے سے۔ اور زندگی میں جو کچھ
 ان کے پیش آتا۔ ہر حال میں اس سے بالا رہتا رہتا۔ بلکہ جسم کے مرے پر
 سہی قلمہ نا کر اور یہیں وہ علم قانون دیکھ لائے سے جو ہمارے لئے ویسی ہی
 ہیں جیسے کہ ان کے لئے تھے۔ انہوں نے ہماری ہستی کی اہمیت ہمیں بھیج
 خیال پیدا کر دیا۔ اور یہ الہا الہا بل ہے۔ جو ہمیں یہاں اور اس وقت
 حاصل کرنا چاہیے۔ اور یہ ان کے اندر نہیں ہیں بلکہ تہا۔ اور ایک شخص
 نے پہلے فتح پائی ہے۔ اس کے بعد سب فتح کر سکتے ہیں۔ پہلے باب کے ساتھ
 خود کامل کر گئی حاصل کرے سے اور دوسروں کو باب کے ساتھ ملاپ پیدا
 کر لیا قانون عظیم بنا۔ یہ ہے یہ عالم کا دنیا کے سب سے عظیم گدروں ہیں۔
 ان کی زندگی اور ان کی تلقین کس بلکہ پیراں کے جسم کو لینے کا ہرگز قابل
 نہ کرو۔ غلطی مار یا تمام ٹرے ٹرے آتالوں کے شاگردوں سے سزا دہی
 ہے۔ اور اگر ہم ان لوگوں کی شمارہ قمار میں ہو جو مردہ صبح کی سیدیدہ دھفا
 کر رہے ہیں۔ سب الہا سیت کی خاطر مسیح کی خاطر اور خدا کے واسطے اور میں صدق
 دل سے کہتا ہوں کہ لوگوں کو بھائے روٹی کے نیچے دیتے میں ان کا وقت مت
 چوری کرو۔ اور نہ اس طرح ابالقصع اوقات کرو۔ کیونکہ اس طرح تم زندہ
 روح کی جگہ مردہ کو لائے ہو۔ دیا کچھ حضرت عیسیٰ کا اپنا فرمان ہے کہ "مردے نے
 مردوں کو گاڑے دو" غم در آما صدف، سے دایر لکل ٹیرو۔ اسی طرح سکا
 جس طرح کہ عیسیٰ زندہ مسیح کی بابت تعلیم دنا کرنا ہوتا۔ اور اسی طرح تعلیم
 دو جس طرح عیسیٰ ایسے اندر دلی مسیح کی ماب ہدایت کیا کہ تاکفا۔ اس
 بات کو اس کے تمام خیال اور طاقت کے سامانہ بھی لڑا۔ اور اسی طرح
 پہنچا تو جس طرح عیسیٰ اس کی کہہ کر در یافت کیا تھا۔ سب تم بھی اسی
 طرح با اختیار ہو کر لوں سے کر رہے۔ اور دوسرے لوگوں کی طریقی تعلیم
 کیا اس کی کہہ کر پہنچے کے واسطے ہدایت کر رہے۔ یہ ہے انتہا اہمیت

کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 ہم اس رسم دعا کا ہوتا ہے جس کو روح نے اکیس سال کی عمر
 کی حالت میں روح کو کہیں پہنچانا تھا یہ لوگوں کو روح سے کہے ۔ اور کہے
 انسان مسیحا اور اوہام میں خدا کا نام لے کر گویا یا اس شخص سے جس کی زندگی
 کو موت سے لوگوں کو مرنے سے روکنا چاہیے کہ اس نے کیا کر لیا ہے کہ اس نے کیا کر لیا ہے
 زماں میں کہا دوتا ہے کہ بھلے دو سر ہی بات کہے ہیں کہ اس نے کیا کر لیا ہے
 آدمیوں کی ضرورت ہے جو اس سے کہیں کہ اس نے کیا کر لیا ہے کہ اس نے کیا کر لیا ہے
 کہ اس نے کیا کر لیا ہے کہ اس نے کیا کر لیا ہے کہ اس نے کیا کر لیا ہے کہ اس نے کیا کر لیا ہے
 ایک دم پہلے معلوم ہو جائے کہ کس طرح زندہ رہیں اور جو کچھ ہم چاہتے
 ہیں اس کے مطابق زندگی بسر کریں مثلاً میرا (جیسا کہ ہم نام دیتے ہیں
 عجیب نئی کہے سا انداز میں حالت کو سمجھا رہے ہیں۔ وہ اصل صرف یہی عرض
 ہے کہ ہم اس کی احتیاط کر سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے کرتے والی ہوتے جاتے ہیں۔ کہو کہ لوگ محض
 سمجھتی اور جھگڑتے ہزار ہو گئے ہیں۔ اور کوناہ انہوں کی زبان
 سے نکلتا ہے کہ مذہب مذہب ہے۔ سوال یہ ہے کہ کس طرح مر رہا ہے
 کوئی شے فی الواقعہ بعد اس کے کہ اس نے کیا کر لیا ہے کہ اس نے کیا کر لیا ہے
 لوگوں کا لگاؤ ہے مذہب اس ہی مذہب پر ہے۔ بلکہ لوگ زندہ مذہب
 سے واقف ہونے لگے ہیں۔ ہم اس کی آواز سے نکلا جھمنٹ میں داخل
 ہونے لگے ہیں۔ جو تھانہ مذہب اور روح ہے۔ کس طرح مذہب مر رہا ہے
 یہ بات تو وہ ہم میں ہی کہیں آ سکتی ہے۔ کہو کہ مذہب اس ہی خدا کا نام
 روح کا حصہ ہے جس قدر کہ الہی روح خدا کا حصہ ہے۔ اور اس
 خدا اور انسانی ارواح زندہ ہیں مذہب نہیں مر رہا۔

مذہب مسیحا اور رسم و رواج کا بڑا حصہ مذہب کی جگہ پر لیا جاتا ہے اور
 ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا کا شکر ہے کہ بدعات جلد ختم ہو رہی
 ہے۔ اور اس قدر ختم کے ساتھ ہو رہی ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہیں

میں لئے بھرتا ہے۔ وہ لوگ کسی مصروف کے نہیں جو ٹھہرے۔ وہی سیکھے ہیں جو سیکھ کر گیا تھا اور اس بات کو یاد نہیں رکھتے کہ آج یا دن ہوگا۔
 جب شکایت یہ ہوتی ہے کہ مصروف کے مصروف ہوئے کا الزام عاید کیا گیا۔ مسٹر
 لکھنوی نے اسکا جواب دیا کہ "وہ جس ان کی سرور ہو اس سے اسکا دلی اُن
 سے بڑھ کر اسکی اصلی توجہ ہے۔ اس سے وہ کتنا مشغول رہا ہوں ہو گیا
 کر نہیں زندہ کیا۔ اس طرح کا اتنی اس قسم کا ہو گیا ہے۔ جو دیکھ کر اسے برا لگتا
 ملتا۔ بلکہ دنیا کو اپنی راہ پر لہاتا ہے۔"

بہتر ہے کہ میں یہ یا یاں خدا کی تسلی کروں۔ کیونکہ اصل میں میرا ہی حق
 ہے۔ نہ کہ اُن، تو خدا کا مظلوم ہوں جو کسی فصیح اللسان کے سامنے ہونے
 ہوں اور ان سے اسے سر تسلیم کر کے ہو کر کوئی نکتہ جس میں جھوٹ لگتا ہو۔ مجھے لوگوں کو
 کوئی ایسی شے دینی چاہیے۔ جو زندگی میں ہماری سامہ و زمانہ جہ و جہد کو
 ہلکا کر دے اور کوئی ایسی شے ہو جو یہاں کچھ شہر بنی ایسا کرے اور
 وہاں کچھ امیر بڑھائے۔ اور ایسی شے ہو جو مرد کی لئے خیال حوائی شہر
 کو بڑھالے۔ جو شہر میں کرے۔ اور یہ ایسی شے ہو جو اس مرد کو مخالف جو
 عورت کی بھی طاقتوں کو قابل کار کرے۔ اور یہ ایسی طاقتیں ہیں جن کا
 سیدار ہونے کی صورت میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ عورت خود کو
 دیکھ کر حیران ہوگی۔ مجھے کوئی ایسی شے دینی چاہیے جو ہر شخص کو ہر
 انسانی روح کی الوہیت کا علم دے۔ اور یہ ایسی شے ہو جو ہر شخص کو خدا
 اپنی زمانہ حقیقت اور اس کے ساتھ تمام عالم حلال اور طاقتوں سے
 واقف کرے۔ مجھے اسے اس مادہ میں کامیاب ہونے دیکھ کر مت چھوٹے
 اس بات کی کچھ سزا نہیں کہ آیا کچھ جیس میری تعریف کریں۔ باوجود الزام
 عاید کریں اگر میرے ساتھ الزام ہو گیا تو یہ سچی جنگلی صفو برائی
 نشانوں پر ہم باوجود ایسی کی خیرس اچھا ہے۔ جسے مقابلہ نہ کر سکتے۔ نشانوں کو
 زمین پر ہونے کی آرزو ہوگی۔
 کیا تم کسی قسم کے بیبی انا لیتے یا رسوم ادا کرنے کے لئے عورت ہر قسم

جب موقع باکریم تیار ہو جائے گا۔ یہی روح ہم میں داخل ہونے لگی۔ سگڑا سے
بہنے لگا۔ یہاں نہیں ہو۔ سگڑا۔

جان بلسفورڈ لکھتا ہے کہ ”دیبا کے تمام سطح پر انسانی روح کو جو کچھ
یکور ہے۔ یہ پر اسے نفس کا صلیب و بیخ و بن ہے۔ بلکہ خدا کے رواد
گرم اور سادہ شہزادہ کا سرور و ولعہ اور اس سرور و ولعہ پہلے ہی میں
محسوس نہیں ہوا۔ اور میں اسے ذاتی تجربہ کے نزدیک سمجھتا ہوں۔
اگر میں یہ شہادت نہ دوں کہ یہ انسانی روح کی ہجرت کے واسطے اس وقت
خبر دہی ہے جس قدر کہ حور کی صبح سارہ کے واسطے ہے۔ اور انہیں
درختوں کو اس قدر شاداب و آزاد سے نشوونما دینے کے قابل
نہیں کرتی۔ جبکہ خدا کا دم انسانی ماطن کو ایسی سرشت کے مطابق پہلے
بھولنے کے لائق کرتا ہے۔

خدا کے دم سے بڑھ کر کوئی روح کی بڑی بڑی کو منحوس نہیں کرتی۔
انہیں از سر تابا لاک حیثیت ہوتا ہے۔ اس کے حواس نہیں اور اس
خواہشات کی تحدید ہو جاتی ہے۔ اس کی عقل اس کی محسوس اور اس کے
حیالات اور سورتوں سے ہوتے ہیں۔ یہ شہر علی اسکی دالست سے بڑھ کر ہوتی ہے
اور اس دم کی مدد سے اسی طاقتوں کو بڑھتی ہے اور بڑھتی ہے اور بڑھتی ہے
بلکہ ہوتا ہے۔ یہ انہی سرشت کو اسے بیان خیال کرتا ہے۔ لہذا متفقین ہوں
جانتا ہے کہ اسے ماقابل فہم حیرت کا خزانہ اس کے واسطے موجود ہے۔ اس
اسے ماطن کو کہنا ہے کہ خدا کی ہستی اور دائمی الرسانی امید کی اسات
سے سہاوت ملتی ہے۔ اس خدا کا دم روح میں نیا موسم بہار پیدا کرتا ہے
اور اس سے گہرے دے ہوئے بیخ و بن کو باز کی بخشی۔ تب ہم کو انیسواں درجہ
کی ایسی ہی صاف و صریح شہادت ملے گی کہ ماہر نہیں عالم کی نسبت ملی ہے۔
اور ہماری زندگی کا اندرونی سچہ اور خدا ہی بے ماماں امیر بلا متنبہ
ہمارے قریب تر ہوگی۔ اور ہماری تمام نیچر اور دنیا کے بیرونی سچہ
بڑھ کر اس کے ظہور دکھائی دیکھا۔

نہیں آئی۔ یہ دو طریق سے غارت ہو رہی ہے۔ پہلے تو ان لوگوں کی بڑی تعداد موجود ہے جو رسم و رواج مذکور سے سراسر ہیں۔ اور یہ بڑھ کر اس بات کو ترک کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ اس کو اس طرح ترک کر رہے ہیں جس طرح موسم سرما کے آغازیں و ختم ایسی ٹیرا لے جاتے ہیں۔ اور وہ ان لوگوں کی تعداد بڑھ گئی ہے جس میں روحانی دم موجود ہو رہا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے اندر مسیح کو مع اس کے سعدیل حسن جمال اور کمارہ دشنے والی طائفہ کو بچا رہے ہیں۔ اور یہ ہی زندہ گی اور کریم کو نکال رہی ہے۔ لہذا جس طرح کہ موسم بہار میں وخت کی ہی زندگی رکھی ہو رانی زندگی کو تبدیل کر دیا کرتی ہے۔ اور موسم سرما کے بچا رہتے تھے ان کی جگہ پر آجاتے ہیں جس طرح یہ مرد بچوں کا ساتھ ہر جانب سے اور ہو رہا ہے۔ اسکو دیکھ کر سے بڑا حفا آتا ہے۔

پس جو لوگ بجائے روٹی کے پتھر اور بجائے حافان خوش انج کے سہارے دشنے کی کوشش سے ہمارے گرجوں کو جھوٹا ہاتھ ہیں کائنات کی جگہ ہر ایک لوگ آئیں جو مال تر خواہشوں کو جانتے اور ان کی پھیل کے واسطے کوشاں ہوں۔ اور جو لوگ کہتے ہو کہ مذہب دیار ہو رہا ہے ہم کو کہتے ہیں کہ وہ سنگا ہوا کو لے دو۔ دس کو سنگا گانا ہے۔ کچھ ہوا۔ کاسن اس سنگہ پر وہ لوگ آئیں جن میں روحانی دم داخل ہو گیا ہے۔ اور یہ اس وجہ سے لوگوں کے واسطے بہت پیسہ بہا اور عظیم پیغام لاتے ہیں اور یہ لوگ آئیں وہ ہر سے پیغام مذکورہ کی تصویر ترقی اور کامنڈ کے ساتھ ہوتا ہے کہ آئیں روح قائل آجاتی ہے۔ کھریم دیکھیں گے کہ اس وقت جو گرجے ہیں حال حال نظر آتے ہیں۔ اور ان میں بہت تھوڑے سے لوگ موجود ہیں۔ اس قدر سے ہو گئے ہیں کہ ان میں شل ہو گئے کی جگہ نہیں رہے گی اور گرجوں میں آئے دنوں کی سہائی نہیں ہو سکے گی۔ کاسن صدمہ بقاء ہوتا کہ وہ مہتمم لکے ابھی ہمیں کئی کے الہام کی ضرورت نہیں صرف وہ زندہ روح معلوم کرنی لازم ہے۔ جو پہلے ہی ہمارے اندر ہے۔ اور بچھ

ہے اور محو نہ ہے اور کھاتی ہے۔

تمام اشیاء کی افراط قانونی قربانی

یہ دعائیں افراط کی روح ہے۔ اور ایسی طاقت ہے جو سب اشیاء کو عالم شہود پارادیمی شکل میں لاتی ہے۔ اور انکار لار ہی ہے۔ جو شہد اس معاشطہ میں کتنا سہا سہا بنی پھر کون کون لگتا ہے۔ اس میں اس سہنا قہس کی کشش۔ یہ اہو جالی ہے کہ جس اس سہا کو یہ لہے ایسی جانب پہنچ لگتا ہے۔

جو کوئی شخص افلاس کے خیالات میں متفرق رہے۔ وہ اس دنیا سے۔ اور ایسے واقعات سے بے با ہو جاوے گا کہ کہہ سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص نواہ اس کی موجودہ حالت میں ہی رہا قبول مندی کے خیال میں رہے گا۔ یہ ایسی حد بات کو عمل میں لانا ہے جو اس کے لہو سے بعد اقبال مندی کے مالتو کس لاش کے۔ تمام عالم میں اس کی تیسرے کام کر رہی ہے۔ اور یہ کیا کہ ہم اس پر بنا کر رہے۔ اس کے سہاں اور ہی نا تبدیل ہوئے والا وقت یہ ہے کہ ہم کو بھی جس کے تمام کائنات میں ہے۔ اگر ہم اس بنیاب طاقت کے ساتھ رہیں۔ جو انشا کا مدد ہے۔ ہے۔ تب ہم جس حد تک اس پہنچ کر پہنچ رہے ہیں۔ اس کا سہا ہی ذات میں اس طاقت کو پاتے ہیں۔ جو سب اشیاء کی افراط کو بہا ہو جانے کے مطابق ہمارے طرف پہنچنے والی ہے۔ اس طرح ہم وہ طاقت حاصل ہوئی ہے جس سے ہم ہمیشہ ان حالتوں کو بدل کر سکتے ہیں۔ کہ ہم جو اس کر رہے ہیں۔

جس طرح سب صداقت اس موجود ہے؟ دم ہمارے ساتھ کر کے کے انتظار میں ہے اسی طرقت تمام اشیاء ہمارے ضرورت کے واسطے اس موجود ہیں اور شخص مصروف ہونے کی طاقت کے انتظار میں ہیں۔ صداقت اشیاء اپنے ہاتھوں میں نہ کہتا ہے اور ہمیشہ اس کا کہہ رہے ہیں کہ

عالم میں طاقت کا صرف ایک ہی منبع ہے۔ بت خواتم فصیح الساریہ
 ماجہ نواز۔ "مشتبہ مذہبی داعی یا اور جو کچھ کہے ہو۔ یاد رکھو کہ طاقت۔ از
 کو کھڑے یا اس بیاد طاقت کے ساتھ ملکر کام کرنا ہے۔ نہ کہ انہماک اور۔
 ست سرے لڑائی ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا کہنے میں یا کامیابی ہو تو اس۔ باب
 میں یا کامیابی ہوگی۔ اور اگر تم انسان کو یہ سکھو تو جو کچھ تم کہو گے۔ یہ سب حق ہے
 درجہ ہر ہوگا۔ اور اگر تم کہو کہ وہ سب حق ہے۔ مگر اول درجہ کی جی نہیں ہو
 اور اس حال میں نہ ہارنا۔ یہو نام اس یا کہیں ہوگا۔
 اسی سبب جس قدر ہمارے ہمارے گئے اسی ہمارے کام میں ہر کار کا
 حسب تک تم شخص مسلمان اور عقلی مخالف سے کی ہو گئے ہر ایش اور ایش دے
 لاحق کرو گے جو ہماری اس حالت میں رہنے تک کہ ہمیں حق و شرک کی۔ کمر
 حسب تم کے یا ان رنگی اور طاقت کے ساتھ ہم جی سدا کہ گئے اور اس سے
 آئیو اس طرح داکر کے کہ بہ تمہارے ذریعہ سے ظہور میں آسکے اور تمہارے
 محسوس ہوگا کہ تم بالکل ایک نئی زندگی میں داخل ہو گئے ہو۔ اور ہمیں ہمارے
 تہیٰ مذہب طاقت حاصل ہوئی ہے۔ اور یہ ہے صحیح نام ہوگا کہ ہماری طاقت
 دس کے برابر ہے۔ کیونکہ تمہارا دل پاک ہوگا۔ جیسا کہ ایک ہر ہر
 ذرا گئے ہیں۔
 اور خدا میں ہمارے آپس کے جلال کی وجہ سے ہر ہر ذرا کے ہر ہر
 ایک ہی ہوں۔
 آسمانی طاقتیں زمین کی استوائی طاقت سے کہہ رہی ہیں۔
 میں اس لانا فی حق یہ الینس کو سمجھنا ہوں اور میری ہر ہر ہر ہر ہر
 یہو لینی ہے۔ کیونکہ جو سب کا مادل یہی ہے کہ وہ اسے کہتے ہوئے ہے۔
 مجھے اپنی روح کے اندر مشرب کا مادل گت سائی دیا ہے۔
 یہ آسمانی سروں اور رتانی الاول سے مجھے میں ہر ہر ہر ہر ہر
 مجھے رہنے والی طاقت محسوس ہوئی ہے۔ یہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 سی طاقت ہے۔ جس سے با ہلال دیوار کے ساتھ مجھے محسوس ہوا

اور وہ وقت جلد آئیگا کہ ہم کو گئے کہ شکر ہے کہ پورا موقع مایل ہو۔
 اپنے اندر اور اسی واسطے سے اس عیانت و اکتاف کے عمل کو پہچانوں جو
 عالم میں تمام اشیاء کی پیدا کر کے والی اور ان کو محکوم رکھنے والی ہے۔
 اور یہ وہی بیجا مٹا فٹ ہے جو دنیا کے لئے انتہا و سنوڑ العلوں
 کی عیان کو اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہے۔ ایسے حال کو مانہ لکلا لو
 (اور حسب خیال صحیح طور پر اور عقلمندی سے استعمال کیا جائے اس
 میں نامعلوم مقداروں کی تحفہ طاقت ہوتی ہے) سب ٹیکس کام
 ٹیکس وقت پر ٹیکس تبدیل سے متاثر ہے واسطے ملے گا۔ اور حسب بہ
 وقع آئیگا کہ جو محسوس کر لو گے۔ اس حال پر قائم رہو۔ اور اس کو
 کہی گزرنے ہونے دو۔ اور منتقلی مراجم سے کام لو اور ہمیشہ اس کو بخت
 امہدوں سے سرسب کرتے رہو۔

ایسا کر کے سے تم اپنا اعلان رو حالی اخبار میں متاثر کر دے جس اخصا
 کی اساعت محمد وہیں۔ بلکہ ایسا ہے جو صرف دنیا کی انتہا تک پہنچ جائے
 مگر تمام عالم میں پہنچتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ ایسا اعلان ہے کہ اگر یہ
 ہمارے ہی حاسب سے صحیح موقع پر رکھا جائے۔ اس اعلان سے طبع کر پوشر
 ہو گا جو تم صوفی فرط اس پر چھاپے ہوئے خواہ اخبار جس میں یہ درج ہو جس
 کی ابتاعت کے واسطے گہا ہی عمدہ در لہر کموں نہ ہو۔ جہاں تک ہم
 بالآخر قوائیں اور جہاں بات کو پہچانے اور ان کے ساتھ ہمارے ہی پیدا کر دے تم
 اسی حد تک موثر طور پر اس کر کے کے قابل ہو گے۔

اگر ہم کسی اخبار کے اس کالم کو دیکھیں جس میں ملا رسول کی ضرورت
 کے اعلان ہوئے ہیں تب معمولی نگاہ سے اس اساعت کر دے اعلیٰ حد بات کو
 عمل میں لاؤ۔ اور ان کے اعلیٰ بنیاد پر رکھو جس سے تم اخبار کو اٹھانے اور دل
 میں بہ اچھی طرح بٹھان لو کہ اگر اس میں ایسا اشتہار ہو جس کے لئے میں سوز و
 محول بہر ہو تو میں اس کو دیکھنے ہی کھپاں لو لگا۔ اس پر قائم رہو یقیناً
 گزرو۔ اور اس کے متوقع رہو۔ اگر تم پورے اعتقاد کے ساتھ ایسا کر دو

دو میرے کھوئے اسے تمام طریقوں میں پہچانو۔ اور جس حد تک تم اس طرح رہو گے تب جو کچھ میرا ہے متیار ہو گا۔ پس مدھن۔ ہویدا بہن پکا گا۔ وہ سب لوگوں کو آزاد کرانا ہی دنا ہے۔ اور ملاحت نہیں کرتا۔ وہ سب لوگوں کو آزادی دیتا ہے جو اسے لینے کے واسطے ہنسک انداز اختیار کرتے ہیں۔ وہ کسی کو اچھی باتا دے رہا ہے دیتا۔

خدائی اور افلاس کے برابر ہے۔ کسی قدر مردِ خیال کے مطابق کر لی ہوتی نہیں ہے۔ اور جس قدر ہم اس سے نکلیں اسی قدر ہوتے ہیں یہ اسی طرح پیدا ہو گیا ہے جس طرح کہ زہد کا خیال پیدا ہو گیا ہے اور اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ جسم اور روح کے مابین جنگ ضروری ہے لہذا اس کی میادوں لوگوں کے ملکوں میں پیدا ہوئی۔ جس لئے دھن میں زندگی کا پلہ پا اور مکھڑہ خیال تھا۔ سچی خدائی ایک طرح دلی ہی ہے جیسی کہ سچی دامانی ہے۔ جو شخص پیدا ہوتا ہے اور جو شخص ایسے عداوت اور طاقتوں کو جس سے بہرہ ور ہے عمل میں لاتا ہے ہمہ اس کے واسطے عالمِ عظیم ایا خزانہ کھولتا ہے۔ جس کی ہم ساری ہمتہ مانگ کے مساوی ہوتی ہے۔ اور مانگ کے تب ہی مساوی ہوتی ہے جب مانگ صحیح طور پر اور عقلمندی سے لیا جائے جب کوئی شخص ان مال اور دوا میں کی کہہ کر پھینا ہے تب محتاجی کا خوف اس کو نہیں ستاتا۔

کیا تم نے در در گار ہو جو ہر کہی اس خوف کو اسے اُدیر غائب نہ آنے دو کہ تم کو دوسری جگہ نہیں ملیگی۔ اس سے اس سے ایسے اتفاقات پیدا ہوں گے کہ تمہیں بہت جلد دوسری اساجی مل جائیگی۔ درہ جو تمہیں ملیگی یہ بلاشبہ بہت کم درہ کی ہوگی پس حالات کیسے ہی ہوں تم کو یقین رکھنا چاہئے کہ تمہارے اندر ایسے عداوت اور طاقتیں ہیں اور تم انہیں اس طرح عمل میں لا سکتے ہو کہ وہ تمام طاقتیں اور ہاروی نقصان پر غالب ہو سکیں۔ ان حد باب کو عمل میں لاؤ کہ تم ایسی مقناطیسی کشتیں پیدا کر دو گے کہ تمہیں ایسی ملازمت ملیگی جو تمہارے نقصان سے بالآخر زبردست

سراب کرو۔ اس طرح تم ان اثناء کو بھیجی تم خواہش کرے ہو کہچنے کے واسطے اپنے آپ کو مصداقِ طبعی مافکے میں اپنا ہاتھ کی تھوکا کرنے اور اکی سمت یقین ہونے سے مت ڈرو۔ کہونکہ ایسا کرنے سے تم ایسا امید پل پیدا کرو گے جو ان کو ہستی کا لباس پہنا یگا۔ اس طرح کرنے سے تم ایسے درالغ سے مسفید ہو گے جو عالم میں نہایت لطیف اور طاقتور ہیں۔ اگر تم بالخصوص کسی چیز کی خواہش کرو جو تم ایسے کے اچھی مثال کرو۔ اور اس کا رکھنا صحیح اور جائز معلوم ہو۔ اور نہ شیخ ہناری نہ مدنی کو وسیع کر بیالی ہو۔ اور اس کے ایسے یاں رکھنے سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکو گے۔ یہ خیال قائم رکھو کہ ٹھیک وقت سر اور ٹھیک طریق سے اور ٹھیک دوسروں سے یہ ہتھارے یاں آئیں گی۔ اور ہتھارے کے واسطے ایسا راستہ کھولیں گی جس سے تم جو کچھ چاہو حاصل کر سکو گے۔

تجربہ یاد ہے کہ کچھ عرصہ گزرا ہے کہ ایک نوجوان عورت کو کچھ روپیہ کی اشد ضرورت تھی۔ وہ اس کو ایک کام کے واسطے مطلوب بنا۔ اور اس کو کچھ وجہ نظر نہ آئی کہ یہ کیوں اس کو نہ ملے۔ یہ عورت ان لوگوں میں سے ہے جو اندرونی جذبہ بات کی طاقت کو سمجھتے ہیں۔ اس سے اپنے مائل کا وہی انداز قائم رکھا جو ہم آدمیان کر چکے ہیں۔ صبح کے وقت چند لمحوں تک اس نے عالم تنہائی میں امنیہ غور کیا۔ اور اس طرح اپنے آپ کو بالآخر طاقتوں کے ساتھ بالکل ہر یک کہا۔ دن کے نیم ہوئے سے پہلے ماڈاں کے ایک شخص نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کچھ کام کرنا چاہتے ہو۔ اس کو یہ سن کر حیرت ہوئی مگر اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہی مسئلہ آئی ہے۔ اور میں دیکھوں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس نے وہ کام کرنا منظور کیا۔ اور اس کو بہت اچھی طرح سمجھنے کیا اور جب یہ اس کو ختم کر چکی اس کو اس قدر نقدی دستیاب ہوئی جس کی اس کو توقع نہیں تھی۔ اور اس نے سمجھا کہ میں نے جو کام کیا ہے اس کے واسطے بہ روپیہ بہت زیادہ ہے۔ لہذا اس نے اپنے لئے انکار کیا۔ مگر دوسری جانب سے جواب ملا کہ ”میں تمکو جو رقم دیتے ہیں اس سے تمہارا کام زیادہ ہے۔“ پس اس عورت کو جس کام کے واسطے روپیہ مطلوب

مہمیں کسی طرح العاقلہ جائے گا۔ اور نہ القاصص یہ ہو گا کہ مہماری طرح
مہمیں سادگی کے ساتھ صوبہ میں اس پر عمل کر دو
اگر ہمیں لکھ کر ہی چاہئے۔ اور یہی اسی بہت جلدی کہ تم چاہتے ہو اور
مہماری سے دل آئے کہ ہم مہمیں اسامی پر کام کرنے کے قابل ہو۔ تب اس
ملازمت کے اختیار لیتے ہی اپنے دل میں چٹانوں کے یہ ملازمت مہمیں اسامی
یہ پہنچا۔ مہم کا نہ ہے۔ اس خیال پر قانع ہو۔ اس اعتدال سے کام لو۔ اور
مہمیں۔ کہ متوقع ہو۔ اور ہر وقت اس اسامی میں ابھار رہو۔ اس وقت
مہمیں ملی ہو۔ اگر وہ ابھار رہے نہیں ہو گئے۔ ایسے افادات پیدا ہوں گے کہ
مہماری موجودہ ملازمت بہت ہی کارآمد نہیں۔ مگر مہمیں کی کارآمد ہو گی۔
حالانکہ اگر ابھار رہے ہو گئے تو ایسا وقت آئے گا جبکہ تقریباً فی ملازمت کے
کچھ یا بے برتاؤ اور حرجاں ہو گئے۔ اور شکر یہ ادا کر دے۔

بہ افال مہمیں کا قائل ہے۔ اس کے علاوہ افلاس کا دورہ بہت ہی بڑا
مہمیں ہے۔ اور مگر اس سے مستعد ہوئے کی کوشش کر دو۔ اور بہت ہی مہمیں کا
متوقع ہو۔ اور اس کے علاوہ افال کی حالتوں کے نگاہ میں رکھو۔ ایسے
کے انداز کہ اس طرح قانع ہو گئے۔ تم اپنے لطیف۔ خاموش اور ناقابل
مقابلہ جدت کا عمل میں لادو گے جو عہد مہمیں کے بعد ان باتوں کو عالم
مہمیں میں لا سکتے ہو آج بعض خیالات معلوم ہوئی ہیں۔ لیکن خیالات کی
طاعت ہیں۔ اور جب یہ صحیح طور پر قائم کے جائیں۔ اور ٹریک مل جائے
جائیں۔ نہ مہمیں مہمیں کے نظموں میں لائے گئے واسطے بیج کا کام ہے
کبھی لکھنے کے واسطے ہی تاکتی نہ ہو۔ بلکہ جو وقت آیا کرتے ہیں صرف
کہنا ہو۔ اس کو آگے نہ کہے اور اتنی خواہش کے مطابق حالتوں کو درست
کرنے میں صرف کر دو۔ ایسے آپ کو فہرہ حالی کا حرج کر دو۔ اور ایسے آپ
کو اسی حالت میں دیکھو۔ اور یقین کر لو کہ بہت جلد ہم آسودہ حال ہو گئے
شاید اور لیکن سے مگر اعتدال اور دلچسپی سے ایک کر دیتے ہیں۔ مہمیں اور
قطعی طور پر مہمیں رہو۔ متوقع ہو۔ اور لکھنا مہمیں سے اس خیال کو

ہمارے سامنے سرنگوں ہوگی۔ اور خوشحالی میں مدخل ہو جائیگی۔ پس جب یہ مسو دار ہو اسکی جانب سائنٹی اور اس سے دیکھو۔ اور جو وقت رہے اور خوف و غم میں سرگردا ہو وہ اپنے اندر دینی طاقتور خدمات کو عمل میں لانے میں سرگردا نہ ہو۔ تب معیت خود آہنگ جائیگی۔

یسا اعمال یا اعتقاد صحیح کامیابی کا قانون ہے۔ جب ہم اس امر کو پہچانیں کہ اسان ایسی کامیابی اور کامی اپنے ساتھ لے کر پہنچنا ہے۔ اور یہ بیرونی حالتوں پر موقوف نہیں ہوتی تب ہمیں وہ طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو بیرونی حالتوں کو جلد اپنی کامیابی کا ذریعہ قرار دیں ہیں۔ جب ہم اس بلا اثر منزل پر پہنچ کر اپنی ہمتوں کو بالکل بالاتر قوانین کی ہمسازی کرتے ہیں۔ تب ہم اندر دینی خدمات کو سرکاری عمل میں لانے ہیں۔ اور یہ باہر اس لئے کے ساتھ لائی ہوئی آواز ہے۔ آئے ہیں جس کی ہم خواہش کرتے

ہیں۔ ہم کامیابی کو انہی جانب پہنچنے کے واسطے خود دینی طاقتور مولاتے ہیں اور اپنے اندر ایسا مرد سب مرکز قائم کرتے ہیں کہ ایک یاد دوسری سے کے واسطے ادھر ادھر دھڑکتے کے کھانہ کھڑے ہیں۔ اور ان حالتوں کو انہی جانب پہنچتے ہیں جسکی ہمیں خواہش ہوتی ہے۔ اگر ہم اس مرکز میں اچھی طرح جاگزین رہیں تو اتنا متواتر رہا ہے کہ راستہ پر آتی ہوئی شخصوں سے ہونگی۔

ساتھ میں دیا کے لوگوں کی سطحی تعداد ایسا پہچاننا مشکل نہیں ہے۔ جس سے معمولی ہیں۔ اور یہ وہی نہ مانگی ہیں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جس قدر احتیاط کے ساتھ ہم ان قوانین کو دیکھتے ہیں جو عظیم صداقتوں کی تہ میں ہیں ہمیں نہ یا وہ نہ معلوم ہو کہ یہ صرف نہایت ہی معمولی ہیں بلکہ ایک نظر سے اور دقیق اور بھی نظر سے صرف یہی معمولی قسم کی ہیں۔

بہت لوگوں کو اعلیٰ درجہ کے عامل یا متاق ہونے کا فہم ہے۔ لیکن جو لوگ خود اپنی ماست کو پہچان نہیں کرتے وہ درجہ بڑھ کر عامل ہیں۔ قطع نظر اس کے جن لوگوں کو ایسے متاقی کا ہمنام ہے وہ کئی درجے کم متاق ہیں یا

کھا۔ یہ معاملہ اس کے نہ رحم نہ ہمت نہ یاد نہ تھی۔

اے لقاؤں کے مہول اور۔ مورتی اسہ مال کی گئی لٹا کر جس سے
 رہا نہ ہو جس سے تنگ سبق ملنا ہے کہ ہا ہونہ لپٹا کر اسے اسطر اسے میں
 بلکہ کہ اشیاء مملوہ بہ خود ہی ہوتا ہے یہ گود میں ایشیائی ملک بالاندر جذبات کو
 عمل میں لاؤ۔ اور پہلے جو سے ملے اس کو فالو کر لے۔ اور جو کام ملے۔ اس کو
 کر۔ اور اچھی طرح کر۔ اور اگر یہ کام کامل طور پر اطمینان بخش نہ ہو تب
 اس بات کا یقین کر۔ اتفاق اور رکھو۔ اور موقوف رہو کہ نہ تمہیں کسی نہ ہونے
 تنگ نہ ہونے کا ذریعہ ہے۔ دنیا کی تمام منہربن اشیاء کو انہی صاحب کیچنے
 کی بنا دہ ہے کہ پہلے ان اشیاء کو اپنے دل میں مقیم کر۔ ان کے مالک
 نہ اور ان میں سرگرد جس کو غلطی سے خدائی ملاؤ کہتے ہیں۔ حالانکہ اس
 قسم کے خیال فی الحقیقت ناویدہ عناصر کے جذبات میں ماطن میں محل ہیں
 رہو۔ اس طرح رقص رفتہ چل دے لے فرائض ہمارے ہی صاحب کت تن کو پیچ
 لیکن اس کے لیے کہ نہ معنی نہیں لائے کر۔ باسکی ہیکر کسی چیز کی خواہش کر۔
 بلکہ یہ ہے کہ جب تم یہاں دنیا میں ہوتا متنی اور استدلال سے اپنے آپ
 عالم بالاندر سمجھو۔ ہم نہیں کی رکالی میں کہا ہے کو مجبور ہو اس رکالی کو
 نقصانی طشت تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھو۔ نہ کہ دوسروں کو نقصانی رکابیاں دیکھ
 کہ جس کی آگ جلے شاکھی ہونا باحسد نہ یا باطنی جذبات سے نکال دیا گیا ہے
 ایک دوست نے جو اندرونی غذا مانتی طاقت سے واقف ہے
 اور اس کی زندگی کی اس سے ہدایت ہوئی ہے اس طرح کہ کہہ سکتی کہ۔
 حسب تم کو یہ سمجھنے اپنے بغل میں دبایا ہو اس کے چہرہ کی متکمل کو دیکھ کر
 ہنسوا دے ہنسوا اپنا خیال بیل کی جانب نہ کہو اور اگر تم تمام وجہ کو یہ سمجھ
 کے کام کی طرف مڑ چکے ہو گئے تو یہ چل ہمارے ہی نظر میں سے غائب
 ہو جائیگا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ اگر تم معیبت کے آگے سر
 نہ گزرتو اس لیے اتفاقات ہونگے کہ بہ تم پر غالب آسکی اور اگر تم ان حالتوں
 پر ایسی غالب آتی ہو طاقت کو پہچانو گے اور اس سے کام لو گے تمہیں

جو شخص یہاں بالکل دیوانہ کی مقصودات کی خواہش کا غلام ہو وہ اس جسم کو
چھوڑنے کی امید بھی دیکھ ہی نہیں سکتا۔ علاوہ اس کے جو کہ اس حالت میں اپنی
خواہشات کو پورا کرنے کے ذریعے نہیں ہو سکتے۔ لہذا اس عذاب کا مغلوب
رہنے سے ہم سے کم ہونے کے واسطے ہی دیگر اشیاء پر دل لگانے کے قابل نہیں
ہوگا۔ اور جس خواہش کو پورا کرنے کے ذریعے موجود نہیں ہونگے۔ وہ اس کو دیکھنا
سنا بلکی۔ اور ساتھ جس جمع حقیقت کو اپنا ملک سمجھتا تھا۔ اس کو فوری طرح سے برباد
ہوتے دیکھ کر اس کو زبانی نہ تکلیف محسوس ہوگی۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ایسی جو
جائیداد دوسرے کے نام دھین کر تھابت ہے۔ اس کے اسفہال کئے جاسکتے ہیں
اس کی کوئی نہیں ہوتی۔

اس صورت میں کس طرح ہم جہاں کر سکتے ہیں کہ دیوانہ کی مقصودات ہمارا
ملک ہیں کسی شخص کا حادھی اراضی کے چند ایک کو باڑ لگا کر بھی زمین کہتا کسی قدر
لغویت میں داخل ہے جس کو ہم اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے یہ ہمارا نہیں ہے۔ جو
اشیاء ہمارے ہاتھوں میں آتی ہیں۔ یہ ہمارے قصہ اور داخل کئے واسطے نہیں
ہوتیں۔ اور جس کے لئے اسے واسطے اس سے بھی کم ہوتی ہیں۔ یہ ہمارے تصرف
میں استعمال کئے واسطے بلکہ عقلمندی سے استعمال کرنا ہوتی ہیں ہم محض اس
کے خرچ کرنا اور لے ہوئے ہیں۔ اس میں ہمیت میں جو طرح ہم اپنی خرچ کر سکتے
ہیں ان کا حساب دینے کے وہ دہرا ہوتے ہیں۔ معادہ دیکھنا قانون
عظیم جو سب زندگی میں کام کر رہا ہے اس کی سنت کا ردانی ٹھیک ہے خواہ
ہم اس کو باضابطہ طور پر نہ سمجھیں۔ یا جب نہ ہمارے متعلق عمل کریں اس
کو ہم سمجھا سکتے ہوں۔

حسن شخص نے بالآخر زندگی کو بھیا پائی لیا ہے اس کو بہت ررو مال جمع
کونے کی خواہش نہیں رہتی۔ اور جس حد تک یہ اس بات کو ہی ثابت ہے کہ یہ
اپنے اندر مالا مال ہے۔ اس کے خیال میں میری متحمل کی وقت گنت
جانی ہے۔ اور جب یہ اس امر کو پہچان لیتا ہے کہ اس کے اندر ایک
ابسا مبع ہے جس سے یہ ایک طاقت کو نکال کر کسی وقت ایسی ضرورت کے

لوں کھوکھلی طرح عامل ہو سکتے ہیں۔ مگر جہاں زندگی کی کھبتت مجموعی تعلق ہے،
یہ کچھ بھی نہیں۔
مثلاً اس شخص سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جس سے دیادھی خیال سے تلاء
دیبا حاصل کر لی ہو۔ اور اسہی ابی روض سے واقف نہی ہوا ہو۔ اچار سے
گرد ایسے لوگوں کے اردہام موجود ہیں جو حقیقی زندگی کو کھولے ہوئے ہیں
اور سچی زندگی بسر کرنے میں محض انکا جواں ہیں۔ اور عارضی دیبا دھی جمع
حتما کے غلام بلکہ ناجیز غلام ہیں جو لوگ دیبا دھی دولت پر ایسے آسپ کو
قابل خیال کرتے ہیں یہ دراصل بالکل دولت کے قفس میں پونے ہیں اور
ایسے انخاص ہیں جنکی زندگیاں سنا ان لوگوں کی سرس میں سے تھرتھتی ہیں جو
ان کے گرد ہوں بلکہ تمام دیبا کے سدے ہوئے ہیں۔ یہ ایسے لوگ کہ جب
اپنے جسم کو قائم و برقرار نہیں رکھ سکتے جو اس دیبا کے ساتھ تعلق رکھنے کا ذرا
ہے یہ بیشک اس دیبا سے ناوار بلکہ فائل رحم بی زور جاتے ہیں۔ اور اپنے
جمع جہتا کا نفع بھی اپنے ساتھ نہیں لجا سکتے۔ پس دوسری زندگی میں
برہنہ اور خالی ہاتھ داخل ہونگے۔ شفقت آمیز اعمال۔ نیک خیال جیل۔ روض
کی طاقتیں۔ اندرونی زندگی اور کشف کا حقیقی حصول اور نہ پزیر قبول۔ پند
کچھ جو حقیقی اور روحانی مقبوضات ہوتے ہیں۔ انکی زندگیاں اس سے
بے بہرہ رہتی ہیں۔ اور یہ اس طرح زندگی کے حقیقی سامانوں سے خالی
ہاتھ رہتی ہیں۔ بلکہ اس سے مدد جہاں ہی حالت میں ہوئے ہیں۔ ہمیں خیال
ہمیں کرنا چاہیے کہ جو عادات ایک دفعہ پڑ جائیں زندگی کی دوسری ہیئت
میں اس سے بڑھ کر آسانی سے ٹوٹ سکتی ہیں جس قدر کہ اس زندگی میں ایسا ہو
سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہاں دانستہ کسی دھنک کو پڑ پڑے دے تو ہمیں خیال
نہیں کرنا چاہیے کہ محض اس خاکی پیرو لا کو چھوڑا۔ اس سب عالموں کو درست کرنا
سب کچھ قانون کے مطابق ہے۔ اور سب علت و معلول پر اس ہے۔ عیب
ہم لوہے ہیں دیبا ہی کا پتہ نہیں۔ اور بہرہ اس زندگی میں نہیں ہو تا بلکہ بہ
زندگیوں میں ہو تا ہے۔

اور جب استعمال نہ کیا جائے تو سہاگے (مادہ) دے رہے کہ رکاویٹ ہو جاتی ہے۔ اور سہاگے رکت کے لئے بہت ہمارے گرد آئیے لگوں کی ٹری لگا دو موجود ہے جس کی رند کیاں کند اور چمکائی ہیں اور ان کو معمول اور جسے ماسکتے ہیں۔ اور ان کو دیکھی مسرت سے موزے کر سکتے ہیں رند طے کہ ان کو عقلمندی سے استعمال کر یا شرع کریں۔ حکما نے حقہ ادنیوں سے دیادی فرق لکھا جمع کرے جس میں صرف کر دیا ہو جو شخص اسی سالم زندگی جمع کرے جس میں صرف کرے۔ اور سب کچھ جو اس نے جمع کرے ہو خزانہ کام کے واسطے پہنچے ہو۔ اس کی حالت آید بل زندگی سے کمتر ہو رہی ہے۔ مجھ میں یہ کوئی تحریر بات نہیں کہ میں انیا پر ظاہر ناجو واجب کہ میں کہی نہیں سنبھالنا کسی محتاج کو دیدوں۔ اگر کرنی بات قابل تشریف ہو سکتی ہے۔ تو وہ بہتے کہ میں موسم سرما میں کسی پر بند یا محتاج کو غمہ مضبوط ہوتا دوں۔ اور یہ شخص ایسا ہو جو دہانتدار ہی سے کام کرے کی کمائی سے اپنے حال کی ضروریات چھوڑتا ہو۔ اور اگر جو تھے کے سامہ میں اس کو ایسا آب و ہوا تو اس کو دیکھنا فائدہ اور مجھے دگنی رکت حاصل ہو۔

اس سے بڑھ کر کوئی عقلمند استعمال نہیں کر جس کے پاس بہت مال ہو اس کو یہ ایسی زندگی میں حیرت کرے سے زندگی کو مال والا کرے۔ اس طرح ایک رند گہاں معمول اور ترقی پذیر ہو گئی۔ اور وہ وقت آگیا۔ جب کہ انہاں ایسے مرد نے کے لئے بہت جمع چٹھا چھوڑا جو جتنی خیال کر سکتے ہیں۔ لوگ جو یہاں محلوں میں رہتے ہیں جھپٹی زندگی میں ان لوگوں سے زیادہ تیر و شب ہو سکتے ہیں۔ اس ماہ کے واسطے چھت پری موجود ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص محل میں رہ کر ایسی چھوٹی شہر میں ہو۔ جو تھے جمع کیجائے اور استعمال میں نہ آئیو الی ہوا اس کو اس عالم میں کر کے کہتے ہیں۔ اور رند کا رنگنا ہے۔ مگر حدائی طریق یہ ہے کہ اس کو اس طرح پہلایا جائے کہ یہ سے طریقوں میں استعمال میں آسکے نہ

مطابق اشیاء کو اپنے واسطے طلب کر سکتا ہے۔ دنیاوی حرج منہا کے ایسے
لوہرہ سے اپنے آپ کو لاتا ہے جو ہر وقت اس کی توجہ اور احاطہ کا مستحق ہی ہو
اور اس طرح زندگی کی حقیقی اشیاء سے اس کی توجہ کو اپنی جانب متوجہ
رہے۔ ورنہ اسے الفاظ میں لوں کہو کہ پہلے یہ بادشاہت کو پاتا ہے۔
اور سمجھتا ہے کہ جب یہ اس کو ملے گی ہے تمام دیگر امتیاز پوری مقدار میں اس
کے قبیل میں آتی ہیں۔

چنانچہ آستانہ کا جس کے پاس بادجو دیکھ نہ ہو اسے کے سب کچھ تہا قریں
ہے متبول کے واسطے بہشت کی بادشاہت اس داخل ہوا ایسا ہی مشکل
ہے جس کا شہر کے لئے سوئی کے ناک سے گزرتا۔ دیگر الفاظ میں لوں
کہو کہ اگر کوئی شخص اس تمام وقت دنیاوی دولت کے جمع کرنے میں حرج کرے
اور اس قدر ہم پہنچائے کہ یہ اس کو حرج کر سکتا ہو تو اس کے پاس اس
عجب بادشاہت کو معلوم کرے کہ واسطے کو اس وقت باقی رہا ہے
کہا لکھو کہ اگر لکھو کہ اس وقت اس کے بچا نے اس میں حرج کرنا اچھا ہے یا
کہ ان دنوں سے واقفیت حاصل کرنا کہ ہر ایک ضرورت جس وقت پر
ہم پہنچ جائیگی۔ اور اس بات کو معلوم کرنا ہے کہ کوئی عمدہ شے سے
دریغ نہیں کی جائیگی۔ اور اس بار کی کہ کوئی پختیا کہ ہم میں ہر ایک ملنے
والی شے کو اپنی مالک کے مطابق کرنے کی طاقت ہے۔ جو کوئی بالآخر ظلم
کی منزل پہنچتا ہے۔ وہ کہی کسی خاص قسم کی ولی جنوں میں ہمیں پڑنا جس
نے آج دنیا کو سخت بندوں سے بھر دیا ہے۔ یہ اس بات اس طرح
نہر کرتا ہے جس طرح کہ کسی لہرت انگریز عالمی عدالت سے پہنچ گیا تھا
ہے۔ جب ہم بالآخر طاقتوں کی کٹہ کو پہنچیں گے حقیقی دنیا کی حالت زیادہ
ترتیب ہوئے کے قابل ہوئے۔ اور اس بھاری مفوضات سے
دائیں نہیں ہوئے۔ جو سوائے امداد دینے کے نہیں بار کرے ہیں۔ یہ
مرکز ہی سداں ہے۔ جہاں سب مسائل حل ہوتے ہیں۔

دولت ایک خاص تعداد سے بھر اس فعال نہیں کی جاسکتی۔

ایک طیرِ قافلہ سراسر ایسے کام میں لگا ہوا ہے جس کی تاثیر یہ ہے کہ جمع کمرہ والی
کے سچے اسنادہ کی طاقتوں کو ایسا ہی مردار کرتے ہیں جس کا کہ اس کی تمام
اعلیٰ قابلیتوں کو جواب دیتا ہے۔ بہت لوگ مالا اور ہتھ انداز کو بلی ہ
سکے کہ ہمیشہ تیرا فی اشیاء سے چپے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ اگر انکو اسنادہ کر کے
یہاں اشیاء میرا نہیں۔ تو ہی ایسا کے آئے گیوا سچے ہ گئے نکلے۔ جمع کرنے
سے ضرور کسی نہ کسی طرح ذوق مان پہنچتا ہے۔ حالانکہ مقلد ہی سے
استعمال کر کے ہمیشہ نیا فائدہ ملتا ہے۔

اگر درخت لہ نہ نادانی اور لالچ اس سال کے بتوں کو قابو رکھے
جب یہ ایسا کام کر چکے ہوں تو نئی کامل اور جس میں زندگی کہاں سے آئیگی۔
جس کا موسم بہا میں اٹھا ہوا کرتے ہیں۔ ہر قدر بے فربہ فرودگی اور اخیر میں
سوت اس کا نتیجہ ہوگی۔ اگر درخت پہلے ہی مر چکا ہو تب یہ میرا نئے
پتوں کے ساتھ چیاں رہ سکتا ہے۔ کہو لگے ہر پتے نہیں نکل سکتے۔
لیکن جب تک درخت میں جان ہے تب تک ضروری ہے کہ نہ
میرا نئے پتوں کو چھوڑ دے تاکہ نئے نکلے کے واسطے راستہ پیدا ہو
عالم کا قانون اہم ہے۔ ہر ایک ضرورت بکثرت پہنچائی جاتی ہے
وہ ملکہ اس کے راستہ میں کہی اہم جابل نہ ہو۔ ہمارے قدرتی اہر
حقیقی زندگی۔ ہے کہ ہمیشہ کامل زندگی اور طاقت حاصل کرے۔
اور بیخایت زندگی اور طاقت کے ساتھ۔ انہی ہر گئی کو پہنچائیں۔ اہر
اس طرح خواہاں ہمیں مطلوب ہیں وہ ہمیشہ باخراط ہمارے پاس موجود
ہوئیگی۔ تب خواہاں ہمیں ملتی ہیں ان کو جمع کرنے سے نہیں بلکہ مقلد
کے ساتھ خدیح کرنے سے ہم اپنی سیلابی کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس طرح
ہم ہر بیخایت نیکی کے متحمل خواہاں قابض نہیں ہوتے بلکہ ایسے
آپ کو انکی روانی کے واسطے وسیع ہر بنا تے ہیں۔

ہی میں۔ سب انکس کی اطلاع ہے کہ خدا کا نام و سائنات ہمارے سے آگے کیا ہیں۔
ساتھ ساتھ طور پر نہیں سمجھ سکتے کہ اس کو دور سے اللہ کا من لائے سے اس
کا اس سے کم یا زیادہ ہیں کہ ہم اب کے زندگی کے ساتھ ہر گئی
بیدار کرو۔ سب نہیں۔ یکسر گئی کا وہ طرح ملے گا۔ تم ما دستا ہر ت ما دے کے اور جب
تم ہر ما دے کے باقی تمام چیزیں اس کے نیچے ہمارے سے یاں آجائیں گی۔

فصل چہرے لکھنا خدا کی اسی طرح ہی تعلیم کی دوسری خوبصورت
لکھنا ہے۔ حسب حصول حیرت سب کچھ حیرت کر چکا۔ اور حیرت کی حیرتوں
کی بادشاہت میں حیرت و اساطیر کی تلاش کرنا اور اس سے اسکی تکیں ہوتی
ملنے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی کی لے رہا ہیں۔ سب ہر اس سے آگے اور اس
نے کھانے میں اسے ماب کے یاں بھاڑا گا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ اس
سماں آدما کر دیوں کے خدا کی اسی طرح اس کو بنایا کہ وہ جسے چھوٹا نہیں
بلکہ اسے ماب کا سر ہے۔ آٹھ کر اپنے بارے میں کہے پاس۔ تمام اسے اس کے
پاؤں میں ہیں۔ اس طرح اس کو معلوم ہو گا کہ وہ بھی زندگی بلا واسطہ خدا
کی زندگی سے ملتی ہے۔ ہمارے بارے میں اور ہمارے ہی مابیں ہر جسم دے کا درجہ
ہیں۔ یہ مکان ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔ لیکن حقیقی زندگی گئی۔ زندگی کے ریاضات
منبع اور خدا سے آتی ہے جو ہمارا ماب ہے۔

ایک روز آتش کے یاں سماں لایا گیا کہ تہا، جہاں اور ہوائی باہر کر رہی
ہیں اور کچھ کہنا جاتے ہیں اس نے جہاں مار مری ماں اور مریت ہو گئی
کوں ہیں جو شخص میرے ماب کی مری کو جو ہر تہا ہو، یہ پورا کہہ سکتے ہیں ہر
مہائی میں اور ماں ہے۔

بہت لوگ اس ماب کے عالم ہوتا ہے جس کو خدا فی الخاق کہتے
ہیں۔ مگر میں یہ یاد رکھنا چاہتا ہوں کہ ہر آدمی ضروری اور تہا۔ جس پر
چھ ماب ہمارے انویں کا تعلق ہو۔ ہمارے سے تہا۔ جس میں جو ماب و
روح میں ہمارے ساتھ تہا کہتے ہیں۔ اس طرح ہر آدمی سے فریب تہا
دار وہ ہی ہو سکتے ہیں جو کہہ سکتے ہوں۔ ہر ماب ہر تہا ہوں۔ اور یہ تہا

چلتے ہوئے ۷۷ عدا ہوں سیکے ہیں۔ یہی لڑی رہا وقت جس میں اب ہم غور کر رہے ہیں گو ہم رکبان کی لڑائی اور لڑنے میں تیار ہی تھے مگر آخر میں لودھو ہوا۔ اور اس نے کہا کہ لو کہ اس سے غلام ہم جس کے اسی اس کہہ دل سے "میں" کا خیال غچ نہیں ہوا۔ حال کی دور کردار۔ اس نے آپ کو لے اہتہ میں لکر رک کرنا انکی تمام افواج دھن کی روح رہاں چھ، سب کی ارد گول میں داخل ہو یا یہی لڑی جاؤاقت سے ہمیں کہ جہاں کے ساتھ ملایا جکتے ہیں۔

یہ اس نے رہا کہ ایک پیرا لڑنے سے اہل لشکر نہ ایمو میل سوئے مورگ دیکھتے ہیں جس سے عظیم دھالی عالم کے تیار میں کاتکرہ کیا ہے اور یہاں سے کہ کس طرح ہم اپنے آپ کو اس کے محل کے سامنے رہا اور کمال کے ساتھ داکہ سکے ہیں فریڈ عہدہ داروں کے مہمب اور عبادت کا لڑا کر اندر دینی روشنی سے خدا

اساں کی روح میں اسی قدر درجہ آؤتا چاہا ہے۔ حنفیہ روح اس کے سامنے داکھا ہے۔ روح کو الہام ہوا کرتا تھا جب نہ ہمارے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ ہی انہی وحدت کو پوجتا تھا جب کہ اس نے لکھا کہ "ہم سب زندگی کے بحر عظیم کی بالماں ہیں۔ اور لے لے لگو اس نے سامنے پورے طور پر داکر نے سے اس کے الہام آئے تشریح ہوئے ہیں ۷۷

دعا کی تمام بارگاہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو مرد اور عورتیں سچی داناؤں کی اور
طاقت کی مادہ سہاگت میں داخل ہوئی ہیں اور اس طرح انہیں اس اور تکبیر کی
میرل نصیب ہو گئی ہے۔ اس کی طاقت عظیم کے ساتھ ہم رنگ رہتے ہیں
و اگر مرد و عورت اور طاقت رکھتا اور اس کی روح اسی حد تک تعریف اور
لوصیف میں پہلی رہی جس حد تک اس لئے خدا کی آواز کو سنا اور اس کی اعلیٰ
ہدایت پر عمل کرتا رہا۔ اور جس تکبیر اس کو ایسا کر رہے ہیں یا کلامی ہوئی۔ ہم اس کی
روح کو چھتے اور مرد و عورت کے سب سے پہلی ماں ہر دم پر صادق آتی ہے
جب اسے اپنی اور اپنے خدا کو پہچاننا اور اس کی ہدایت پر عمل کر کے رہتے ہیں یہ حد شمال
رہنا اور طاقتور رہتے اور کوئی مانتا ان پر نہ اندیشہ آتی۔ اور جس تکبیر اور ہر
لئے اپنی طاقت پر ہر دم رہے کہ اور اس حد کو انہی طاقت کا ذریعہ نہ سمجھا یہ ہمیشہ

و دانی تھا اور تفرقہ دور ہوئے ہیں۔ اور لوگ سب کچھ بھول کر ملکر دوس
دوس کا رعبہ کر رہے ہیں۔ خود ہی سے عام جگہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر مستقل
رو دانی فاسحت اور عمارت کی بالائیں کوششوں میں سب کو شامل
کر رہی ہے۔

حب الوطنی ہم سب غم ہستے ہیں۔ میرے لئے اچھے ملک پیار کے۔ یا
ایچھا ہے۔ مگر کیوں مجھے اپنے ملک کے ساتھ اس سے ٹھیکہ کرنا پڑا ہے
اس قدر میں عام دیگر ملک سے محبت کرتا ہوں، اگر میں اپنے ملک سے
پیار کرتا ہوں اور دوسروں سے کھٹکتا ہوں میں اپنی کوتاہاں سمجھتا ہوں
کہتا ہوں۔ اور میری حب الوطنی کا معیار اپنے ملک کی نسبت بھی دوسرے
آئرلینڈ۔ اگر میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور اسی طرح دیگر تمام
سامعہ پیار ہے۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس کی طرف کوٹا ہوتا ہوں۔ اور میں
فہم کی حب الوطنی بہت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اور اس پر ہمیشہ اعتقاد رکھتا ہوں
ہماری نسبت جمال میں بارہ میں ہم سب کا اتفاق ہے۔ طاق
اور زندگی کی بعائت روح سب کے غم میں ہے۔ اور اب میں اس کے
واسطے سے کام کر رہے ہیں۔ اور سب کی یاں ہے۔ یہ اس مسئلہ سے جس کی
سب تمام لوگوں اور تمام مذاہب کا اتفاق ہے۔ اس واسطے کہ فی نفس کا دیا
دوسرا ہمیں ہو سکتا۔ خدا کے متعلق جو کئی خیالی قائل ہیں ان کے لحاظ
سے ہمیں دوسرے اور کافر موجود ہیں۔ اور خدا کا شکر یہ ہے کہ اسے لگے ہو
ہیں۔ کہ وہ ہمارے دوسرے ہیں۔ اس لیے وہ سب سے زیادہ اور زیادہ
جو دوسرا ایسے الہام عائد کرتے ہیں۔ جس کو کوئی اور مرد یا عورت بھی اسی
امت میں نہیں کر سکتا۔ بہ جمال ان لوگوں کے واسطے اطمینان بخش ہے جس
کی سچ میں نہ نہیں آتا کہ کس طرح خدا ایسے غمور اور اتمام لینے والے کیوں
سے ان میں نہیں ہوتا۔ ان خاصیتوں کا اطمینان مردوں اور عورتوں کی عزت
کر کہ تم تاسدہ تیار ہو اس کا نہ سرا طلاق کر رہے ہیں۔
مگر کہ ہم اس قدر ہی پہنچے ہیں۔ کہ ہم سب کے لئے۔ یہ دوسرا ہے۔

کے دل کو سمجھ کر دیا میں اس امت کو کہیں مارا۔ کونکہ ہر کسی کے دل کو سمجھ کر
 کہیں کرنا ضرور ہے۔ لیکن جو اسے دل کو سمجھ کر دیا اور اس کا السلام دیا اور لگا گیا
 لیکن میں اسے دل کو سمجھ کر دیا۔ اور خدا کی بات کی اور مافی کی اور مارا دل
 ہوئی۔ یہاں بھی ملک اور مملوک کا معاملہ ہے۔ ہر ملک اس کے لئے اگر ماس
 خدا کو دیکھنا اور دل کو سمجھ کر دیا اور اس کے دل کی عقل کو بکریا زہا بار دل ہوئی
 اس کے ہم ایسی ہی رہی ہو وہ سب اور اپنے ہی شریک سے دشمن ہو چکے ہیں۔ لیکن
 جس کے ملک ہم بالآخر اس کے رشتہ دار اور اس کے سرور یک صاف مائل ہیں۔
 ہم۔ ہر ملک و سب ہر ملک ہو۔ اور جس کے ملک بالآخر اس کے دشمن ہو
 ہم۔ ہر ملک دشمن ہو رہے ہیں۔ اور جس کے ملک ہم اپنے آپ کو بالآخر
 طاقتور بن گئے۔ اور اپنے اس لیے جو سے ظہور میں آئے۔ کا مخرج
 دیتے ہیں ہم ای باطنی صفائی سے اپنے ایسا ہے جس کے سچے ہو رہے ہیں۔ اور
 اسے طرح ہم ایک دوسرے کے مچے ہیں اور میں سکتے ہیں۔ اور اس طرح
 ہم لا مشہور دے کے بنائے ہو سکے ہو۔

تمام مذاہب کا اصول عالمگیر مذہب

جس خدا کا عظیم ہم عمر کر رہے ہیں۔ یہی تمام مذاہب کے ابتدائی
 اصول ہے۔ ہمیں ہر ایک میں نظر آتی ہے۔ اس بارہ میں سب کا اتفاق
 ہے۔ علاوہ اس کے۔ مذاقت عظیم ہے جس میں سب لوگوں کا اتفاق ہو سکتا
 ہے۔ چاہے یہ ایک ہی مذہب یا مختلف مذاہب کے لوگ کیوں نہ ہوں۔
 لوگ بہت چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے ذاتی مصلحت امور کے مصلحت چھوڑتے
 رہتے ہیں۔ مگر ان کا ہمیشہ ان عظیم ابتدائی مصلحتوں کے بارہ میں اتفاق
 ہے جسکی نہراں کے پچھلے رول ہے۔ چھوڑتے اور فی حالت میں ہوتے
 ہیں۔ اور اتفاق بالادب سے منع ہے۔

میں معام میں چھوڑتے۔ فنا اور دنگہ مستی رہتا ہو اس سر میں خط
 دیا۔ طوفان و عہد کی بلائے عظیم کو مارل ہوئے دیکھی مہر دیکھی کس طرح

جو شخص اس صداقتِ عظیم کو نہیں پہچانتا۔ مثلاً اگر عیسائی
ہو تو یہ مانتا ہے کہ مسیح کا کہہ دیا عیسائی ملہم نہیں تھا، تو ہم
اس کا رد کرتے ہیں کہ مسیح تھا۔ مگر صرف یہی ایک شخص ملہم نہیں تھا بلکہ
شخص جو پورے مذہب کا پیر ہے۔ دریافت کی جا کہ ”کیا پورے ملہم ہیں؟“ اس کا
جواب دینے کا وقت تھا۔ مگر صرف یہی ایک شخص ملہم نہیں تھا بلکہ عیسائی سوال
کر چکا کہ کیا ہماری انجیل الہامی نہیں ہے؟ ہم کہیں کہ ہمارے گروہ بھی الہامی نوشتہ
ہیں۔ یہ نہیں بلکہ وہ مذہب کا پیر کہہ جا کہ ”کیا وید الہامی نہیں ہے؟“ ہم کہیں کہ
ہمیں ایک مذہب کا پیر ہے الہامی ہیں ہمارے ہی غلطی اس بات کے یقین
کرتے ہیں نہیں پائی جاتی کہ ہمارے خاص مقدس کتاب ہیں بلکہ اس بات میں پائی
جاتی ہے کہ ہم مذہب کا پیر ہیں الہامی نہیں سمجھتے جس ہمارے قابلِ تسخیر و عویت
اور کو ماہ اندر ہی کا نشو و نما ہے۔

مقدس کتاب اور الہامی نوشتہ ایک ہی منبع سے آئے ہیں جو خدا ہے اور
خدا ان کی روح کے پیچھے لڑتا ہوا ہے اگلا سطورج و اگر تھے ہیں کہ یہ ان کے پیچھے لڑتا
ہوئے۔ اللہ تعالیٰ دوسروں کی سمت نہ پڑتا تھا الہامی ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا حصر
مغفل اس درجہ پر ہوتا ہے جو قدر یہاں یا وہاں کسی شخص سے اینو آگیا یا نہ آئے
آگے و آگیا ہو۔ چھڑی کوشنوں میں ایک ملہم مصنف کہنا ہے کہ وہاں خدا کی
طاقت کی سانس ہے جو تمام راست میں مقدس روحوں میں داخل ہو کر ایسے حال
کا درشت اور ہی مانی ہے۔

ہمیں ایسے کوتاہ اور بگ حال مصنف لوگوں کی تعداد میں شامل نہیں ہونا چاہیے
جو سمجھتے ہیں کہ اے یا ماں خدا کہہ کہ خفقہ جہدیر ایک خاص وقت میں اپنے ہونے سے پھر
میرا ہوا۔ خدا ہرگز اس طرح کام نہیں کرتا چچا چچا دین، عیسوی میں لکھا ہے
کہ خدا لوگوں کا طور دے نہیں جو قوم خدا کی عبادت کرتے ہیں اور راستہ انہوں نے
ہے وہی اسکی منظور طریقہ ہے۔

جب ہم اس صداقت کو کامل طور پر پہچان لیں گے کہ ہمارے فہم میں ایسا ہے کہ
اس باب کا کچھ مضامین ہمیں کہ کوئی شخص کس قسم مذہب کا پیر ہے۔ لیکن اس امر کا

ہوتا۔ یہ اس قسم کے دسی خدائے سحر سے اعلیٰ قادموں میں سے ہونے
 ہیں۔ اور سرائے الیٰ دانت، ایک سحر وادو (۱) میں مار گئے تھے۔ جس سے اعلیٰ
 عظم ہد فتم (۲) سے تھکا دیا۔ اسی طرح کئی کئی کپڑے
 باقیہ و اعلیٰ با اعلیٰ کا نام نہ ہونے دیا۔ نفسی اعلیٰ درجہ کا جامع تھا اور جو
 تیسرے شخص جس کا نام ایک ہمارے، کمال ہوتا تھا۔ اور جو اس قسم کی خود
 لکھا تھا۔ اور جو اس درجہ سے اعلیٰ ہوتا تھا۔ اور ایک خاص جگہ میں رہتا
 اور ساکن تھا۔ اور جو اس امر کو جانتا تھا کہ ہر فرد پر کتنی گناہ
 ضرور شہید کیا تھے اور اس کے پیچ کسی خود کا یا مدد تھا۔ یہ بالکل جامع تھا اور
 اس کے لئے اسے خاص اور ام کے لئے ایک خاص اور ہر فرد پر کتنی گناہ
 واسطے اس کے کرتا تھا۔

نہ لے رہا ہے وہ بڑا قس جس کو چھ سالانی سہ ہونے کی تاخیر کر کے عظیم مایوسی میں ڈالی
 اور سب سے بڑا غم یہ ہے کہ یہ سچ دعوے نہ پاس ہوئے ہیں اس کو اس کی سہ ہونے میں
 عظیم تاخیر کر رہی ہے۔ سب عام حالات کے اعتبار سے اور نہ کہ اس کی حالت اور قابل
 شہر ہو و گناہ اور نہ یہ اس کی وجہ سے کہ وہ ہو جائیگی اور یہ ہودی
 کتنی تک سہرے جس اور کہ یہ سہرے عبادت گاہوں اور موجودہ عبادت
 گاہوں تک عیسائی طرح میں اور عیسائی بڑے عبادت گاہوں کے ساتھ ہیں اور نہ
 کرنے کی گنجائش ہے۔ اس کے لئے وہاں سے باہر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 کار و بار میں اس کی زیادہ سہرے اور نہ کہ یہ عبادت گاہوں کے ساتھ عبادت اور
 اسلامی روح کا یہ تاخیر نہ ہو سکتا ہے اس کا کہ اس کے ساتھ ہونے میں تاخیر نہ ہو
 انصاف ہے۔ کہ یہ تاخیر اور نہ کہ اس کے لئے اس وقت چھ سالہ تاخیر میں بھی
 مل سکتے ہیں

سے عالمگیر ہے۔ ہمارے علم انسان کے احوال سے جس کی نسبت اتفاق کر سکتے ہیں بہ عظیم واقعہ (اچھے) ہے۔ یہ اتنی سی باتیں ہیں جن کی نسبت ہمارے اتفاق نہیں ہو سکتا۔ یہ دانی اس سے کہ وہ وہی ہیں۔ اور وہ اس کے گہرے سکے یا قہر میں نئی حالتیں ہیں۔

ماہین کوئی تر بہار پر ہی آجماں، کہ بطورج اس میں سب کے لئے گنجائش ہے۔
 اور سہوہ یانی کیلئے چہ سہوہ کو کیا ماس دہریا ہے؟ یہی کہتا ہے کہ گڑبہل مائل عینیت
 ظاہر ہے نہ لائق کہ یہ کہہ سکتا ہے۔ اور کہہ دے دل والے اختلافات میں نظر آتے
 ہیں! ایک ہندو نے کہہ دیا کہ اس کا منہ ہے کہ تنگ دل لیتا ہے کہ یہ کیا یہ شخص
 اچھی چیز یا کہ عمارت سے فرقہ کا ہے۔ لیکن جس شخص کے دل میں شکت ہے
 اس کو خام دیا کہ یہی بار بار لیا آج ہے، "تبار" سہوہ دل سے بھول جائے
 اسام کے ہیں بلکہ اور ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 ہیں یہ ہیں یہ شخص اسے اسے طریق سے دیکھ لیں ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 کہ اسے کہہ دیا کہ یہی بات کہہ دے۔ یہ ہیں یہ ہمارے تمام قوموں کے وسط
 زمین پر ہے کہ اسے ایک ہی ہون۔ یہ ہیں یہ کیا ہے؟ زما حال کے
 اہل لغت کا قول ہے کہ انسان کی روح کے واسطے جو کچھ ضروری تھا۔
 وہی بات ہے جس سے اس کو رہا ہوا۔ اور انسان کی روح کے واسطے
 جو کچھ لازم ہے وہی ہے کہ ظاہر کرتا ہے۔

طہس سے کہا ہے کہ رخصت اب آگاہ میں سے ہے پھر یہ پھر یہ کہ ایک حد میں
 عبادت گاہ شاہ ہے۔ یہ ہے یہی کہہ دیا کہ یہ ہیں یہ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 اور نہ مادہ نہ مادہ ہمارے اس کے دروازے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 واسطے کہہ دے۔ اور ہمارے اس کے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 میں اس کا انتشار کیا؟

مہم ہے کہ یہ معنوں میں الہی ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 انسانی روح کو کوئی صورت نہیں ہوتی اور نہ جس حقیقی مذہب ہم میں
 آج نام ہے۔ یہ ہیں یہ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 ہے۔ یہ ہیں یہ ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 کاس ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 لوگوں کو ان کی حقیقی فائدوں کی شناخت کرانے میں صرف کریں۔ اور ان
 کو بے مایاں ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

ہر ایک کے لئے یہ ہو گا کہ یہ ان اصولوں کو کہاں تک یا کچھ زیادہ سے زیادہ تسلیم کر لیں۔
 ابھی فارغ ہو کر رہے ہیں اور وہ اذیت دینے والے مادہ سے بھرے ہوئے ہیں اسی حد تک
 ہم لوگوں کو اپنے خیال کر کے لئے تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ اس کے لئے ہیں۔
 انہیں ابھی فارغ کر کے اس کے لئے ہیں۔ اس کے لئے ہیں۔ اس کے لئے ہیں۔
 کی کال سے اس کے لئے ہیں۔ اس کے لئے ہیں۔ اس کے لئے ہیں۔
 انہیں ابھی فارغ کر کے اس کے لئے ہیں۔ اس کے لئے ہیں۔ اس کے لئے ہیں۔
 ہر شخص کی تعلیم کا یہی ماہر ہے جو اس کے لئے کام کرتا ہے۔

تمام ملکہ پر بس کہ عظیم اصول ایک ہی ہیں صرف یہی اختلاف ہے کہ بعض لوگوں میں اس قدر تفاوت ہے جس قدر مختلف لوگوں کے کسے کسے کے مدارج میں تفاوت ہے۔ بعض دفعہ مجھے دریافت کیا جاتا ہے کہ وہ نہایت مذہب کیا ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ مذہب کیا؟ خدا کو نہ کہ وہ۔ یہ صرف ایک ہی مذہب ہے۔ اور نہ مذہب خدا کا مذہب ہے۔ اللہ مختلف عقاید مختلف لوگوں کی تدویر ہے۔ یہاں ہو گئے ہیں۔ مگر یہ خدا کا مذہب کی بات نہیں۔ کہو کہ جس قدر روح کا زیادہ اکتاف ہو اسی قدر یہ جھجک اکتاف لاف لگاتے جاتے ہیں۔ اللہ لوگوں کے مختلف ماحول پر کسب کرتے ہیں۔ ورنہ جھجک میں مذہب ایک ہی ہے۔

حس و فہم ہم اس عظیم واقعہ کی سطرانہ زکریہ نہیں سمجھتے مگر یہ ہے کہ وہ اس کی رندہ
 اور سچ سے فخر ہوئے ہیں۔ اور اس لیے کہ پورے رسم کے اس کے گریہ تھیں۔ اور
 جس حد تک اس کے تپیں ہم اس کے گریہ کا لگا لے ہیں جو دوسروں کو بہت ہے
 علیحدہ کر رہی ہے۔ اور ہم بھی اس طریقہ سے لکھ کر عالم گیر ہوا کہ ہمیں
 بھی اپنے جو شے جامع ہو۔ خدا کے نام کے قابل ہیں ہوں۔

فرما ایک ہی مذہب ہے۔ چنانچہ ایک فارسی عالمی لوشٹہ میں مسلمہ
درجہ بہ درجہ جن شرک پر عیلا ہوں بہ اس شان و عمام سے ملے جو کسی عالم
ایمانی ہے تاکہ لوگ ان کو خدا کے کچھ یا بہت سے رب مانتے ہوئے اور انکو جو
شرک مانتے ہیں یہ خود پرست، انکار و کفر سمجھیں تاکہ ان کو فی مذہب
کے ہر شکل کی تشبیح لانا بہت ہی سہی و آسان اور ان کے ہر مذہب اور قوم کے

شروع میں ہر درختوں کے واسطے کسی بلورہ درخت میں نکل کر رہا۔
 جہاں جمالی جو اس کے درخت کوئی مانتا تھا یہ نہ کر رہا۔ وہاں ہر ماٹھ گروں
 وہاں سے خدا کی طرف موصول ہوئے اور قبول کر کے کا امداد را حیدار کر دے شاہی اور اس کے
 توفیق سے ہرچیز کر لیں مانت کی خواہش کر دے۔ تاکہ اس کی ماریت نہ کہ تمہاری روح کے
 اندر داخل ہو۔ یہ کہنا ہی روح میں بہ کر اور اس میں دھندل کر کے بہ تیار سے مانت
 میں جلوہ افیل ہوگی۔ اور وہاں سے تمہارے جسم کے ہر حصہ سے بہ کر ہوگی
 جس میں ہر تک تھا اس کی ایک بات یہاں دیکھو اس کے تصور کے ہمیں سالن شناسی آئیں
 اور قدر کر نیوالی طاقت محسوس ہوگی۔ جسم روح اور باطن میں ہر اڑی پیدا
 کر کے کے بعد اس کو خام دنیا کے ساتھ ہمساری کر لگی۔ اس حال میں تمہارے
 کی جوٹی برہم ہو گئے۔ اور نہ ان کی ہدا ہمارے ساتھ مانت کر رہا کی یہ ہمیں
 سے آدھے ہوئے اس حقیقت کو اپنے ساتھ لاؤ۔ تاکہ کام کر کے رہے۔ حالے
 اور سوئے ہوئے اس میں مجھ رہو۔ اس طرح کو ہم ہر اڑی جوٹی نہیں
 ہو گئے تاہم اس تمام حال۔ اہام اور طاقت کی حقیقت میں رہو گئے جو ہم
 وہاں چھوڑ آئے۔

اس طرح تندرست ہوئے وقت آگیا کہ ہم وہ وقت کی وقت اور رکھوں
 کے سورہ میں جس میں اس حال کی ہر رکھ دلیٹ کر عالم تہائی میں جاؤ گے اور ہمیں
 مانت ہو گا کہ وہاں اور ہر گئے غنت۔ دما کی۔ مانت۔ طاقت اور مانت۔ اور ہر
 کہ ہم ان کے روح ہمارے ہر طاقت اور مانت تہائی کر رہے۔ ہر گئے اور
 مانت کی روح ہے۔ اور ہر گئے کے بعد دما مانت رہے کی حالت ہے۔ ہر گئے اور
 اور اس کی راہ ہر گئے ہے۔ یہ اسے اندر مانت کرنا ہے۔ یہی پہلی اور دوسری ہر گئے
 ہے۔ پہلی ہر گئے ہر گئے ہے اور دوسری ہر گئے ہے۔ اس طرح آدم کی
 پہلی ہر گئے کا ہر گئے ہر گئے ہے۔ ہر گئے کا اس ہے۔ اور دوسری
 ہر گئے میں داخل ہوا ہے خواہ کسی کا عقیدہ کساہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ خدا کا ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہے۔

یہ اسی حقیقت ہے جس کو میں اور اب اگر چاہوں آج ہی بلکہ اسی گھنٹہ

بیمار سے مسرت پیدا ہوگی اور اس قدر لوگ وہاں آئیں گے کہ اس کے
درواز پر پہنچی ہوئی نظر آئے گی۔ اور مسرت کے ایسے گشت لگا تا رہا گی وہ
اور لوگوں کو مذہب کے ساتھ ایسا پیار ہو گا جیسا کہ ان کے اچھے رازہ زندگی
کے ساتھ ہو تا ہے۔ پس پھر پھر اور زندہ مذہب ہے۔ تمام نئے مذہب کا
میکار۔ اب اور یہاں زندگی نہ کہ روزانہ زندگی کے واسطے

اس کی عزت ہے۔ اگر یہ اس اتمی میں گور نہ آئے۔ یہ سب یہ مذہب ہی نہیں۔
ہمیں ہر دور اس دسا کا در کا ہے اور دوسری بات میں جو وقت صرف کیا جائے
یہ محض تفریح اوقات میں داخل ہے۔ اس وقت ہم جو دراجی زندگی بسر کرتے
ہیں یہ بگولی بسر ہو سکتی ہے۔ لہذا ہمیں جو تہوڑا وقت یاد دہیو مانا ہے اس
کی ہم بہت کچھ احساظ کریں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہم ہر بات میں ناکام ہونگے

بالاترین معمول کی حقیقت

میں اکثر یہ سوال نشا ہوں کہ اس کو حقیقت کو سمجھنے کا طریق کیا ہے؟
اسکی یہ میں جو واقعات ہیں یہ بلاشبہ نہایت جہل اور سبب ہیں۔ لیکن کس طرح
ہم اس منزل کو پہنچ سکتے ہیں؟ اس کے نتائج اس قدر عجیب و غریب ہیں۔

اگر ہم خود اس طریق کو مشکل نہ کریں تو اس میں کوئی دھت پیش نہیں
آتی۔ اس بارہ میں جو تہوڑا کلمہ استعمال کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ محض
اپنے دل اور ضمیر کو اس رہائی پہاؤ کے واسطے وا کر دے جو صرف اپنے داخل
ہونے کے واسطے دروازہ کے پہلے کا منتظر ہے۔ یہ بعد اس شہید کا دہاں کو
کی طرح جو آدیر سے کھنوں میں نیچے پانی لانا ہے۔ یا فی ایسی صاحب کے ہاتھوں
وہاں کے کھنکے ہی پر کہ کہتیں کہ سب کرنا ہے۔ یہ حالت زندگی اور طاقت
کے ساتھ ایسی یک رنگی کو بھیان کر دے اس کی کہ کوئی بھی کہ یہ معلوم کرنے کے
بعد کہ ہمارا اس کے ساتھ اور اس کا ہمارے ساتھ فطری ہے جس پر کرا
باقی رہتا ہے کہ اس یک رنگی کی منزل پہنچیں۔ اور ایسا باطن اور صبر کو کر اس
کو قبول کرنے کا اندازہ اختیار کریں۔ اور پھر اس کی خواہش کریں۔

کے ساتھ اپنی لگاؤ نگاہ کو کیا ہے اور اسے اپنے آپ کو پرانی ہالینٹ کے واسطے ہوتا ہے اس قدر کامل طور پر بادشاہہ تیار ہو کر داخل ہو کر گئے ہیں۔ اور اس منزل پر پہنچ گئے ہیں کہ اس کیے نہ دیکھو کہ بظرف ہاہم طور پر یہی اس طرح ہالینٹ ہونے ہوئی بلکہ اس کو ہر ایک تفصیل میں پہنچتی ہے۔ اور صرف اس سے حد طاعت کے ساتھ ہم چھوٹی سے کس کر گئے ہیں۔ اور ہمیشہ اس کے ساتھ ہم ساتھ ہی رہتے ہیں۔ اس طرح اسماعیلی بادشاہت کی حقیقت ہمیں فراموش کرنا ہوتی ہے۔ ہر ایک شے کی افراط کا مالک ہوتی ہے۔ اور ہمیں کسی شے کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ ان کیے مالک ہیں کہیں جلد نظر نہیں آتا۔ اور یہ کہیں اس اعطاب میں پڑنے ہیں کہ کیا کریں اور کس طرح کریں۔ ان کی نہ دیکھو کہ ہم چھوٹی ہیں اور کہیں مزید نظر نہیں آتیں۔ بلکہ یہ ہمیشہ اس انداز سے واقف رہتے ہیں کہ اعلیٰ طاقتیں ان کی رہنما ہیں۔ اور اس طرح یہ ہمہ طرح کی دہرے دار سے بہت بڑی ہوتے ہیں۔ اس وقت جن لوگوں کی رہنمائی ہمیں کے لشکر میں ہیں ان میں سے دو میں کا بطور حقیقت منورہ اور شہزادے کیان کرنا اگر دوام الناس کو جو ہمیں تاہم قابل اعتقاد معلوم نہ ہوگا۔ مگر ہمیں اس باب کو نہ بھولنا یا در کہا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص حاصل کر کے جاتا ہے وہ دوسرے کے واسطے ہی ممکن ہے۔ یہ علاقہ بھول اور ہوتی نہیں گئی ہے اور جو شخص مالدار حقیقت میں سر کرنا ہے۔ اور اعلیٰ قوا میں کے ساتھ ہماری رہا کرتا ہے۔ اس شخص کی اس قسم کی رہنمائی نہ زندگی ہوتی ہے۔ اور اس کا راز شخص پہنچے کہ اس رہنمائی میں رہیں جو تمام عالم میں رہ رہتی ہے۔ اور یہ ایک دفعہ اس میں آھا میں سب زندگی میں مقفوت نہیں رہتی اور دن بدن اس پر کے ساتھ رہنا رہتی ہے۔ جس طرح کو یا رہے ہوسبوں کے مطابق ایسے ایسے راستہ ہر طرف سے ہوتے ہیں۔

سماں کا لایفٹ سے بیدار کیا لیفٹ۔ مہر ارب بیاریاں اور دنیا خطرات و خیرہ اس وجہ سے لاحق ہوئے ہیں کہ ہم استیاء کی روحانی ترتیب سے باہر نکل جاتے ہیں۔ اور جب تک ہم اس حالت میں رہتے ہیں۔ سب کے پیچھے نازل ہوتا ہے۔ اس رو کے مقابلہ میں گوانٹر کا ماسٹرکل اور بے یقینی اور ہے۔ حالانکہ وہ

اور اسی لمحہ میں ماسکینے ہں۔ اُنہی میں اسی وقت راہ راست اختیار کر کے فیہم عرصہ
یا کر اسی کامل تہذیب کی کہہ کو پہنچ سکتی۔ بہار کے جابجاء کر کے بلبلہ ما آہستہ قدموں
سے سفر کر کے ہونے پر دراصل قدر دیر پہنچ جائے۔ لیکن اگر سید ہی تہذیب پر ہو،
چلنے کے لئے کبھی سیرل مقصود دیر پہنچ سکتی ہں۔ جسے جیسا کہ کہہ رہی تھیں اسے اُنکی ہمہیں
شوق ہے پلانتہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو یا ہمیں کہہ رہے کانواسا آتا ہے اس کے شروع
کردہ جو صلہ میں فرسب۔ طاقت اور حادہ صفت۔ صرف کام میں لگے ہو اور یہ
دل ہر گرجم ہوتا تھا کٹا سرور کے اور دیر پہنچ کام کامل ہو جائے گا۔
اوجوان کے نام سے ہا رہا اگر یہ ہے کہ کتنے عداوت کے چہاں لیا ہے۔ اور
میں نے اپنا مدعا کو کر دیا اور اُنہی کو لیا ہے۔ ملاشتہ میں کوئی بار بوجھاؤ لگاؤ
اس نام سے اُنکی زندگی کو کر دیا اور یہاں اسی نہ ہدی میں حق نہ رکھا اس
کی جہم میں آگیا۔ اور اُنکی تعلیم بھی نہیں کر دیا اور اسی یہ حقیقت اور زندگی
سمس کے لئے ممکن ہے۔ اسی نام سے اس کو لکھ کر کہا لوگوں کا مشعل برقرار نہایا۔
اوجوان بدلی نے کہا اور کیا تم ہمیں جانتے کہ مجھے ایسے مایہ کے کام میں لگنا
چاہئے وہاں اس نام کو اب ہر ہدی کا طرہ امتداد فرار دیکر اس نے کامل حقیقت کے چہاں
لیا کہ میں اور مایہ ایک ہی ہں اور اس طرح یہاں اسی نہ ہدی میں اُنکی باورشا
کی کامل حقیقت کو پہنچ گیا اور اس کی تعلیم و تعلیم کا ہی مدعا ہا کہ اسی اُنہی ہدی
میں سب لوگ اس حقیقت کی کہہ کو پہنچ سکتے ہں۔ اسی نام سے اس کو ہوا اور کہا لوگوں
کا مشعل برقرار مانا۔

جہاں تک علم بالوں سے تعلق ہے تمام عالم میں پہلے سے ہی معلوم ہو گا کہ
اس سے شکر کہ کوئی حکم قابل تقبیل نہیں کہ پہلے حد کی ماوشامت اور اس کی
راستداری کی تلاش کر دے اور تمام دیگر امتداد اس میں ہوتا رہے لئے ہر جہاں
میں جہاں کہہ تا ہوں کہ جو توحش اسی وقت میں دیانت نہ اور صہ اذیت شاس ہوا
جو کچھ پہلے طور میں آج کا ہے اُنکی رہنمائی سے ہر دور ہی اُنکی عدلت کو معلوم کرے
گا۔ اور وہ قیاس اُنکی سچ میں آج کا ہے جہن میری ہدی ہے۔

فلسفی طور پر مجھے کسی اُنسی نہ دنگوں کا حال معلوم ہے جو بعادت زندگی

کے شمار میں نہیں رہتے۔ جو اس کے خیال میں ایسا دھنسا ہوا
 کہا کرتے ہیں۔ کہ آنا یہ شخص یا وہ شخص یا اسی کا ہر وقت رکھنا تھا۔ اور
 اس کو ایسی ایسی ملا دینا حالانکہ ان کے ہاں بلکہ ہم خود اس کا قیام
 کو محسوس کرتے ہیں۔ اور نہ ہم ان کی تشخیص میں رہتے ہیں۔ خود
 کسی دوسرے شخص کی سنی سنائی باتوں سے لوگوں کو جلاسنے کی
 کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم کس کی حالت سے لول
 رہتے ہیں۔ اور صرف اس طرح نہیں رہتے بلکہ اس سے لول
 ہیں۔ کئی ایسی باتیں ہیں جو اس وقت تک کہ ہم ان سے نہیں
 جانتے کہ ہم ابھی حال کو دیکھنا کریں۔ یہاں ان کا ہم دیکھنا
 ممکن ہو۔ جتنا کہ وہ آگاہ ہے کہ وہ ان کی شخصیت کی طرف کو برا کرنا
 چاہے تو اس کو اس کا دل معلوم ہونا چاہیے۔
 یوں نہیں ہے کہ ایک دور کا دور اندازہ کرنا چاہیے اس کے
 خود خدا ہو مالا نام۔ یہ ہے کہ جس دور ہم آئے۔ مگر مالا نام
 نہیں کے شکستہ ہے۔ یہ کہ ہاں کہ ہے۔ یہ ہے کہ ہم وہ ہیں
 ہوئے ہیں۔ اور ایسی ہی ہیں جو ہاں۔ یہ ہیں ہر دور کے ہر دور
 ہر شکستہ ہو سکتے ہیں۔
 جب کوئی شخص کا دل اور ہر اس کے اس کو بھیجنا چاہیے
 جن کا اس مالا نام یہ ہے کہ شکستہ ہے۔ یہ ہے کہ اس کے ہر دور
 ہے۔ یہ ہے کہ اس کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور
 ہو اس کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور
 نکال رہے ہیں۔ یہ ہے کہ ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور
 ہم اسی طرح کرتے ہیں جس طرح کہ ہر ایک پہلے اپنی نو سیدھا
 ہے۔ کل گلاب اپنی نو سیدھا ہے۔ یہ ہے کہ اس کے ہر دور کے ہر دور
 ہاں ہاں ہیں۔ یہ ہے کہ اس کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور
 ہیں۔ یہ ہے کہ اس کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور

کے سامنے حاداً اور عظیم قدرتی طاقت کے کام سے مستفید ہونا۔
 آسانی اور جھلک بکھش ہے۔ بیجا نیکی زندگی اور طاقت کے ساتھ
 اسی بھرگی کو پہنچا دیا اور اس طرح کو بہت خوبیاں بھاری سے ارد گرد کے
 سامنے ہمسازی پیدا کرنا ہے۔ اور انسانوں کی زندگی کی منزل
 پر پہنچا ہے۔ اور اس طرح تمام عالم کے ساتھ بہتر بنی پیدا ہو جاتی
 ہے۔ اور یہ سب سے سڑی بات یہ ہے کہ ہمارے اپنی ذات کے ساتھ
 ہمسازی ہو جاتی ہے۔ جس جسم روح اور ماضی ماضی ایک دوسرے کی بہت
 ہو جاتے ہیں۔ اس طرح زندگی کامل اور بہرہ ور ہو جاتی ہے۔
 تب ہماری نفسانی زندگی عاقل ہو کر نہیں غلام نہیں بناتی۔
 بلکہ حافی حالت ماضی حکومت کے اور پیدائشی نوسٹ میں روحانی
 زندگی کے زیرِ اقتدار ہو جاتا ہے۔ پھر زندگی عیب نہیں رہتی۔
 بلکہ ہمیں سہ گونہ اور کامل زندگی میں (یع اس کے تمام حالات اور
 ہمیشہ سنی زیرِ دستوں اور طاقتوں کے) بسر ملتا ہے۔ اس طرح
 ہمارے فہم میں لامتناہی ہے۔ کہ درحقیقت زندگی کا عظیم کشف
 ہے۔ جس کے ایک جامع زہد اور دوسری جامع اس کا بڑا استعمال
 ہوتا ہے۔ ہر ایک شے استعمال کے واسطے ہوتی ہے۔ مگر استعمال کے
 کامل فائدہ اٹھانے کے واسطے معقول ہو جانا چاہیے۔

حب ہم میں مالا تر حقیقت میں محو رہتے ہیں۔ خواہ میں غافل
 نہیں رہتے۔ بلکہ زیادہ تر مکمل ہو جاتے ہیں۔ حب نہ کنہ نگین
 ہو جاتے ہیں۔ ان کی عام نوعیت لطیف ہو جاتی ہے۔ اور عورتیں
 پہلے ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ تب ہی نشو و نما لے لگتی ہیں
 اس طرح ہم کامل طور پر قدرتی حالت پر آ جاتے ہیں۔ اور باخبر
 کی بالائے منزلتیں ہماری سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔ جس کے ہم بالا
 ترین قوانین کو اور صداقتوں کا اسی ذات میں ظاہر ہونا ممکن
 کرتے ہیں۔ حب ہم ان مدارج میں داخل ہوتے ہیں کہ ہم ان لوگوں

مقررہ قوس قزح کے دائروں میں چمکنے والی مٹھ کی مختلف دکھائی دیتی ہے۔
اور اس کے کمری۔ نیلے۔ اور سطلار رنگوں میں۔
اور تمام بوقلمونی پرندوں میں بونگار ہے ہیں۔
اور تمام پہلوں میں خوشگفتہ ہو رہے ہیں اور ان کی خوشنودی میں
میرے وناخ کو معطر کر رہی ہے۔ یہ سب اسی کے ظہور اور لوہے میں۔
دن کی باجلال روشنی میں اور رات کی عجبیب پرند مشکس میں وہی
رہتا ہے۔

ہماری روح مائے مسرت کے پڑتی جاتی ہے۔
اور میرے حواس اس لہریں میں گم ہو گئے ہیں۔
عجب کوئی شخص اس بنیاد پر روح اور طاقت کا کیا بہتہ اس کی پیمائی کی کامل
حقیقت کو پہنچتا ہے پھر اس کو سب کچھ ملتا ہے۔ الہی حقیقت کا جمال عظمت
اور مسرت اس کی زندگی کو عجبیب ہونے میں جو اس طرح بنیاد پر روح کسا ہوا
اپنی مکملی کو بھلائے۔ زمین پر چلتے پھرتے آسمانی رسول اور خدائے کی
حقیقت کو پہنچتا ہے اسی کو کہتے ہیں۔ اسی سے کمزوری اور نامردی کو طاقت
ہے۔ اور غم اور آہوں کو مسرت و انبساط میں خوف کو ایمان میں اور
ادھام کو حقیقت میں تبدیل کرنا ہے۔ یہی اس طاقت اور قبول کے کمال
کو حاصل کرنا ہے۔ اور یہی حقیقت کے ساتھ ہمہ گیر ہونا ہے۔

وصاف نہی رکھنی۔ باکہ اگر کسی شخص کو دیر تک اس کے پاس رہنے کا اتفاق ہو تو نہ سخت مدد نہ ہو کر بچا رہو جانا ہے۔

بن ملاحوں کو بھر بند میں، سفر کرنے کا اہا حق رہا ہے بہ اکثر کہا کرتے ہیں کہ ابھی جوڑے کے نظر آئے سے پہلے ان کے قریب نہ آنے کی خبر بندل کی خوشبو سے بھجایا کرتی ہے۔ جن کو ہوا سمندر میں لئے پھرتی ہے۔ کیا تم اسی مہیں سمجھتے تھے کہ اس قسم کی روح کے جسم میں ہوئے گا کہا فائدہ ہے۔ جب تم اوپر اوپر سب چاپ بھرو گے۔ اس طرح جو با ہتھارے اندر سے نکلا کر لوگوں کو محبتوں ہو کر خوش کر رہے گے۔ اس طرح کشف تمہارے ساتھ رہیگا۔ اور جہاں کہیں تم جاؤ گے لگا تار لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہو گے۔ تمہارے دوست اور سب لوگ بہ کہنے لگیں گے کہ وہ کہ اس کے آنے سے ہمارے گھر دل میں اس اور مسرت ہوتی ہے۔ اب ہم اس کے آنے کو خیر نہیں کہتے ہیں۔ اور جب تم کو جوں سے گزرو گے ہنسنے ماننے سے ملے گا۔ ہوں گے دلیں مردوں اور عورتوں کو کچھ نہ کچھ رمانی اثر محسوس ہوگا۔ جس سے ان کے اندر بھی خواہشیں اور بھی بڑھ سکیں گی۔ اور تمہارے پاس سے گزرنے سے گروٹر سے کامر بھی عجیب نصف ایسانی شکل کا سا نظر آئے گا۔ ایسانی روح کی لطیفہ واقفیت رسانی نہ سے اس وقت ایسی ہی صداقت و شہادت ہو جائیگا کہ تمہیں اس بات کا علم کہ ایسی زندگی بہاں اور اسی وقت کہیں شخص کے اندر ہے۔ اس کو بلا ٹھانسا ستر شائے گہک گانے سیرا ادہ کرنے کے واسطے کافی ہے۔ اور جب یہ زندگی نصیب ہو کم سے کم اس کے ایک گھنٹ کا حاصل یہ ہوگا۔

اور میں تجوید کے لئے اس عظیم کے سہارے سرکڑا ہوں۔

میرے نزدیک سب انسان رمانی ہیں۔

میں آجھانی مٹن کہانا ہوں۔

اور آسمانی شراب پیا ہوں۔